بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مجددِ عصرِ حاضر

شہنشاہِ خراسان

تصنیف

بقیۃ السلف ابو عرفان مفتی محمد عابد حسین سیفی

شعبہ نشر و اشاعت

دار العلوم جامعہ جیلانیہ

نادر آباد، بیدیاں روڈ لاہور کینٹ

مکتبہ محمدیہ سیفیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مجددِ عصر حاضر

شہنشاہِ خراسان

مجددِ عصر قیوم زماں غوث دوراں، مقام صدیقیت وعبدیت
پیر طریقت رہبر شریعت، الحاج قبلہ
حضرت
اخندزادہ سیف الرحمٰن مبارک صاحب پیرارچی وخراسانی

تصنیف

بقیۃ السلف ابوعرفان مفتی محمد عابد حسین سیفی

شعبہ نشرواشاعت

دارالعلوم جامعہ جیلانیہ

نادرآباد، بیدیاں روڈ لاہور کینٹ

ناشر

مکتبہ محمدیہ سیفیہ

حسین ٹاؤن، راوی ریان شریف

0321-8401546, 0321-6686205

marfat.com

بفیضانِ نظر

قیوم زماں غوثِ دوراں مقام صدیقت وعبدیت حضرت اخندزادہ
سیف الرحمٰن مبارک صاحب پیرارچی خراسانی دامت برکاتہم العالیہ

﴿جملہ حقوق محفوظ ہیں﴾

نام کتاب	———	شہنشاہِ خراسان
مصنف	———	علامہ مفتی پیر محمد عابد حسین سیفی
اہتمامِ اشاعت	———	صوفی غلام مرتضیٰ سیفی
معاون اشاعت	———	صوفی فیاض احمد محمدی سیفی
تاریخ اشاعت	———	رمضان المبارک ۱۴۲۹ھ
ناشر	———	مکتبہ محمدیہ سیفیہ
مطبع	———	اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور
قیمت	———	135 روپے

ملنے کے پتے

دارالعلوم جامعہ سیفیہ فقیرآباد شریف بندروڈ لاہور

دارالعلوم جامعہ حنفیہ سیفیہ محمدیہ بالمقابل راوی ریان ملز حسین ٹاؤن لاہور

جامعہ جیلانیہ رضویہ نادرآباد بیدیاں روڈ لاہور کینٹ

پیر طریقت صوفی گلزار احمد سیفی آستانہ عالیہ سیفیہ بابا فرید کالونی چونگی امرسدھو لاہور

پیر طریقت شیخ الحدیث علامہ مفتی احمد الدین توگیروی سیفی امع مسجد تالاب والی باغبانپورہ لاہور

دارالعلوم جامعہ سیفیہ رحمانیہ للبنات بادشاہی روڈ ادھوال کلاں گجرات

پیر طریقت ملاں عبداللہ عرفان سیفی کارپٹ عظمت شہید مارکیٹ نکلسن روڈ لاہور

marfat.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱	سرکار مبارک کا مختصر تعارف	۵
۲	حدیث مجدد کی اسنادی حیثیت	۱۴
۳	مجدد عصر حاضر شاہ خراسان کا تقویٰ	۱۷
۴	تقویٰ کا معنی اور مفہوم	۱۲
۵	تقویٰ کی شرعی حیثیت اور مبارک صاحب	۲۲
۶	خدمت خلق	۲۷
۷	آپریشن	۲۹
۸	کھانے پینے میں زہد واتقا	۳۲
۹	تواضع	۳۵
۱۰	احسان کا ذکر حدیث میں	۳۹
۱۱	احسان	۴۱
۱۲	انسانی تربیت	۴۲
۱۳	سرکار مبارک کے تقویٰ پر ایمان افروز واقعہ	۴۶
۱۴	فتویٰ (مسلمان کو کافر کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے)	۵۲
۱۵	تاثرات علماء و مشائخ اہلسنت والجماعت	۶۴
۱۶	تائید کنندگان	۶۵
۱۷	استاذ العلماء شیخ الحدیث صاحبزادہ نور المجتبیٰ چشتی	۶۵
۱۸	علامہ مفتی مقصود احمد چشتی	۶۶
۱۹	علامہ ابو الفیض محمد عبد الکریم و علامہ ڈاکٹر سرفراز نعیمی	۶۷
۲۰	علامہ غلام مرتضیٰ شازی و علامہ دوست محمد نقشبندی	۶۸
۲۱	مولانا محمد منور چشتی	۶۹
۲۲	حضرت مفتی غلام فرید ہزاروی و علامہ محمد شریف ہزاروی	۷۰
۲۳	شیخ الحدیث علامہ غلام رسول رضوی و علامہ صاحبزادہ محمد بشیر الدین سیالوی	۷۱
۲۴	علامہ نور المجتبیٰ و علامہ احمد الدین توگیروی	۷۲
۲۵	علامہ الحاج فتح محمد باروزئی	۷۳

marfat.com

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۲۶	مولانا باغ علی رضوی	۷۴
۲۷	مفتی محمد جمیل رضوی	۷۵
۲۸	شیخ القرآن علامہ سید عمر دراز شاہ صاحب	۷۶
۲۹	مولانا محمد وسایا صاحب	۷۸
۳۰	علامہ مقصود احمد شرقپوری و قاری غلام جیلانی	۷۹
۳۱	سید عمیر علی شاہ زنجانی و حافظ عرفان اللہ	۸۰
۳۲	قاری غلام مصطفےٰ و پروفیسر مشتاق احمد	۸۱
۳۳	پروفیسر محمد نواز و مفتی محمد انور و مولانا محمد ابراہیم	۸۲
۳۴	حافظ محمد آصف و مہتمم جامعہ سیفیہ	۸۳
۳۵	مولانا فضل الرحمان و پیر رحمت کریم	۸۴
۳۶	صاحبزادہ ساجد محمود گولڑوی علامہ عبدالرشید نعیمی سیالوی و مفتی محمد فرید	۸۵
۳۷	صوفی ظہور احمد سیفی	۸۶
۳۸	اظہار خیال (صوفی گلزار احمد سیفی صاحب)	۸۷
۳۹	حضرت میاں محمد سیفی حنفی صاحب	۸۹
۴۰	ایک ضروری وضاحت	۹۱
۴۱	سپاس نامہ	۹۵
۴۲	قائد جہاد اسلامی	۹۷
۴۳	اسمائے سپاس گزارندگان	۹۸
۴۴	نقل سند خلافت (مبارک صاحب)	۱۰۴
۴۵	حضرت مبارک صاحب	۱۰۶
۴۶	منقبت درشان حضرت مبارک صاحب	۱۲۰
۴۷	سلسلہ طریقہ علیہ نقشبندیہ سیفیہ	۱۲۵
۴۸	سلسلہ طریقہ علیہ چشتیہ سیفیہ	۱۲۷
۴۹	سلسلہ طریقہ علیہ قادریہ سیفیہ	۱۲۹
۵۰	سلسلہ طریقہ علیہ سہروردیہ سیفیہ	۱۳۱

marfat.com

مجدد عصر غوث دوراں شاہ خراسان پیر طریقت، رہبر شریعت الحاج
قبلہ حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن مبارک صاحب پیرارچی و خراسانی

کا مختصر

تعارف

marfat.com

(پیر طریقت رہبر شریعت شیخ التفسیر مفتی پیر محمد عابد حسین سیفی مہتمم دار العلوم جامعہ جیلانیہ نادر آباد بم 1 بیدیاں روڈ لاہور کینٹ)

اَلْحَمْدُ للّٰہ الذی رفع منار الاسلام والدین بالحجج و البراھین وایدہ بالائمۃ المھتدین والعلماء العاملین والاولیاء الکاملین وَالصلوٰۃ وَالسلام عَلیٰ سید المرسلین وعلیٰ اٰلہٖ واصحابہٖ الطاھرین واتباعہ الکاملین اِلیٰ یوم الدین اما بعد۔

میں نے اس کتاب کو مکمل پڑھا جو سالکین کے نفع اور ضروری فوائد و مسائل کے لیے لکھی گئی ہے اِن مسائل کو دلائل قاہرہ کے ساتھ مزین کیا گیا ہے۔ ہر قسم کے سالکین جو اِس سے فائدہ حاصل کریں گے ان کو بطور منزل فائدہ و ترقی دے گی جس میں ہمارے مرشد کامل المجدد المائۃ خامس عشرہ شیخ العلماء والمشائخ الصفی الذکی المؤید من اللہ اعنی اخندزادہ سیف الرحمٰن دامت برکاتہم العالیہ کے ملفوظات و ارشادات عالیہ کو ترتیب دیا گیا ہے۔ ماشاء اللہ اس کی ترتیب میں فاضل عزیز پروفیسر مشتاق احمد حنفی سیفی وائس پرنسپل گورنمنٹ کمرشل کالج دیپالپور مقیم رینالہ خورد نے بڑی عرق ریزی اور محنت شاقہ سے کام کیا ہے۔ خاص کر کے صحت اردو، فارسی و عربی عبارات کا اردو میں ترجمہ اور ایک ضخیم کتاب کو مختصر کرنا یعنی اس کا خلاصہ بیان کرنا انتہائی مشکل و دشوار ہے۔ اس کو پروفیسر صاحب نے بڑے ہی احسن طریقے سے پایہ تکمیل تک پہنچایا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کی محنت کو قبول فرمائے۔ (آمین)

چونکہ یہ کتاب میرے مرشد کامل جو علم ظاہر و باطن میں پوری دنیا میں اپنی نظیر نہیں رکھتے۔ کے افاضات عالیہ پر مشتمل ہے تو میں چاہتا ہوں کہ سرکار کا مختصر تعارف بھی

marfat.com

تقریظ کے اندر شامل کرلیے جائے۔

مجدد عصر حاضر شیخ المشائخ سیدنا و مرشدنا حضرت علامہ اخندزادہ سیف الرحمٰن پیر ارچی خراسانی مبارک قدس سرہ دل صوفی باصفا قاری سرفراز خان قادری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت ۱۳۴۹ ہجری کو کوٹ باباکلی (افغانستان) میں ہوئی۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد بزرگوار سے شروع فرمائی۔ آپ آٹھ سال کی عمر کے تھے کہ آپ کی والدہ ماجدہ کا انتقال ہوگیا۔ ان کی وفات کے بعد آپ نے مزید علوم دین حاصل کرنے کے لیے افغانستان و ہندوستان کے مختلف شہروں کا سفر کیا علوم دین سے سند فراغت حاصل کرنے کے بعد آپ نے شیخ المشائخ حضرت خواجہ شاہ رسول طالقانی رحمۃ اللہ علیہ سے طریقہ عالیہ نقشبندیہ میں بیعت فرمائی۔ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد آپ انکے خلیفہ اعظم غوث دوراں حضرت مولانا محمد ہاشم سمنگانی کی تربیت میں رہے انہوں نے آپ کی مکمل تربیت فرمائی اور آپ کو اپنا خلیفہ مطلق اور نائب بنایا اور حضرت مولانا محمد ہاشم سمنگانی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے بارے میں اپنے خلفاء کو یوں ارشاد فرمایا کہ اخندزادہ سیف الرحمٰن کو جو شخص مقبول ہوگا وہ مجھے مقبول ہے۔ اور اُن کی طرف سے جو مردود ہوگا وہ میری طرف سے بھی مردود ہے۔ پھر آپ بہت عرصہ تک افغانستان میں روس کے خلاف جہاد کرتے رہے۔ آپ لوگوں کو شریعت اور طریقت میں تربیت بھی فرماتے رہے۔ اور کافی تعداد میں علماء کرام آپ کے حلقہ ارادت میں داخل ہوئے اور جب افغانستان میں خانہ جنگی شروع ہوگئی۔ تو اس کے بعد آپ نے قطع تعلق اور سکوت فرمایا

تلقین وارشاد اور اصلاح خلائق کی طرف توجہ زیادہ کردی۔ فتنہ و فساد کی فضا سے دور رہ کر ظاہری و باطنی علوم کا فیض عام کرنے کیلئے آپ نے عظیم الشان دارالعلوم جامعہ سیفیہ کی بنیاد رکھی جس میں جید علمائے کرام تدریس فرما رہے ہیں اور سینکڑوں کی تعداد میں طلباء علم کی

marfat.com

تشنگی بجھا رہے ہیں۔ آپ سے استفادہ کے لیے دور دراز سے علماء کرام حاضر ہوتے ہیں۔ اس وقت ۱۵ ہزار سے زائد علماء آپ کے حلقہ مریدین میں داخل ہیں۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر، وکلاء، بزنس مین، سیاسی و سماجی زندگی سے تعلق رکھنے والے ہزاروں کی تعداد میں اور مختلف مکاتب فکر اور بیرونی ممالک سے خاصی تعداد میں لوگ آپ سے فیوض و برکات حاصل کر رہے ہیں۔ قرآن و حدیث اور فقہ حنفی کی ترجمانی عقائد اہلسنّت وجماعت کے مطابق فرما رہے ہیں۔ آپ کے ہاتھوں کثیر تعداد میں غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا اور حلقہ بیعت میں داخل ہوئے۔ اور آپ سے تربیت حاصل کرنے کے بعد اپنے اپنے ممالک میں جا کر اسلام کی خدمت کر رہے ہیں۔ کمال کی بات یہ ہے کہ غیر مسلم جب آپ کی زیارت کرتے ہیں تو آپ کے روحانی کمال کو دیکھ کر دائرہ اسلام میں داخل ہو جاتے ہیں اور آپ کی زیارت سے واقعی خدا یاد آتا ہے۔ ایک مرتبہ آپ کے علاج کے لیے ایک انگریز ڈاکٹر کو لایا گیا تو آپ نے اس ڈاکٹر کو دیکھ کر فرمایا یہ تو خود بیمار ہے میرا کیا علاج کرے گا۔ تو ڈاکٹر صاحب نے جواب میں کہا اگر میں بیمار ہوں تو یہ بزرگ میرا علاج کریں۔ تو آپ نے ڈاکٹر صاحب کی یہ بات سن کر انکی طرف توجہ فرمائی۔ توجہ فرماتے ہی ڈاکٹر صاحب نے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ لیا۔ تو ڈاکٹر صاحب سے پوچھا گیا کہ آپ کو کس نے کہا کہ یہ کلمہ پڑھو تو اس نے کہا مجھے ابھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قُلْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ اسی طرح آپ کی توجہ شریف سے ایک اور ڈاکٹر جس کا تعلق آسٹریا سے تھا کو آپ نے توجہ فرمائی تو اس کے سینے میں درد شروع ہو گیا۔ جب کمپیوٹر سے اس کے سینے کی تصویر لی گئی تو اس کے سینے پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ نقش تھا، جس سے تصویر لینے والے ڈاکٹر بہت متاثر ہوئے اور آپ کی زیارت کا شوق پیدا ہو گیا کہ ایسی عظیم شخصیت کی زیارت کی جائے، جو نہ

marfat.com

صرف کلمہ زبان سے پڑھواتے ہیں بلکہ سینوں پر بھی نقش کر دیتے ہیں۔ اس وقت امریکہ، برطانیہ، جرمن، آسٹریا، جاپان، کینیڈا، فرانس، بھارت اور عرب ممالک میں کافی تعداد میں آپ کے مریدین ہیں۔

اس دور میں سرکار اخندزادہ مبارک کے علاوہ اس طرح کی شخصیت ہم نے کہیں بھی نہیں دیکھی۔ آپ وہ ہیں جو لاکھوں دلوں کو ذکر الٰہی سے منور فرما رہے ہیں۔ اور آپ کے غلام آپ کے اشاروں پر قربانی دینے کے لیے تیار ہیں۔ جس کی شہادت سنی کنونشن موچی دروازہ لاہور اور سنی کانفرنس اٹک ہے۔ اور مخالفین کا پروپیگنڈہ جھوٹ اور فریب پر مبنی ہے۔

حضرت مرشدنا اخندزادہ مبارک دامت برکاتہم العالیہ نے اپنی زبان سے اولیاء متقدمین پر اپنی ذات کو کبھی بھی فوقیت نہیں دی۔

نہیں محتاج زیور کا جسے خوبی خدا نے دی

حضرت کے یہ ارشاد گرامی معترضین کی اصلاح کے لیے کافی ہیں کہ فقیر سلسلہ عالیہ قادریہ میں حضرت غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا تابع ہے۔

(ہدایت السالکین)

اور مزید وضاحت میں سرکار تحریر فرماتے ہیں۔ کہ بحمد للہ میں اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کا عاجز بندہ ہوں کہ تمام سرزمین پر اپنے آپ سے باعتبار ذوق کوئی اور مجھے ادنیٰ ترین نظر نہیں آتا اور خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امتی ہوں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت پر اعتقاد رکھتا ہوں اور فروع و فقہ میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کا مقلد ہوں۔ اور اصول و عقائد میں اہل سنت جماعت کے عظیم پیشوا حضرت امام ابومنصور ماتریدی

marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ کا تابع ہوں۔ اور تصوف و طریقت میں حضرت خواجہ بزرگ محمد بہاء الدین شاہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کا تابع اور انہیں بزرگان دین کا بالواسطہ مرید ہوں۔

اولیائے کرام امت مسلمہ کا وہ طبقہ ہیں جن کے دم سے اسلام کا پیغام چار دانگ عالم میں پہنچا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اُنکے بعد یہی مقدس ہستیاں ہیں، جنہوں نے اپنے کردار و عمل سے مخلوق خدا کی رہنمائی فرمائی اور تشنگانِ ہدایت کو اپنے چشمۂ فیض سے سیراب فرمایا۔ انہوں نے اپنی دعوات و تبلیغات کی صورت میں آنے والے لوگوں کے لیے بہت بڑا سرمایہ چھوڑا ہے۔ یہ اولیاء کی پاکیزہ جماعت کبھی تو محراب و منبر سے حق و صداقت کی صدا بلند فرماتی ہے۔ اور کبھی یہی لوگ اپنی خانقاہوں میں بیٹھ کر ذکر و فکر اور تلقین و توجہ سے طالبان حق کے سینوں کو گرماتے ہیں۔

اِن کی توجہ اور صحبت میں طالبان حق کو تزکیہ نفس سے وہ روحانی کمالات حاصل ہوتے ہیں، جس کا اندازہ خود طالب حقیقی ہی لگا سکتا ہے۔ امام جلال الدین سیوطیؒ فرماتے ہیں، میٹھے شربت کا ذائقہ اس کا پینے والا ہی بتا سکتا ہے۔ انکی تعلیمات مقدسہ سب کے لیے مینارۂ نور ہیں۔ بعض دفعہ حاسدین منکرین حسد و عناد و منافرت کی وجہ سے حقائق کو سمجھنے سے قاصر ہو جاتے ہیں۔ کبھی انسان زہر کو تریاق سمجھ کر خوشی سے قبول کرلیتا ہے۔ اور کبھی تریاق کو زہر سمجھ کر اُسے حقارت سے ٹھکرا دیتا ہے۔

ہدایت السالکین میں حضرت سیدی و مرشدی سرکار آخندزادہ مبارک نے علم کے گوہر نایاب جمع فرما کر امت کے لیے ایک تریاق مجرب تیار فرمایا ہے جس میں

marfat.com

ہر خاص وعام کے لیے ہدایت ہی ہدایت ہے۔ اور بعض نے بے سروپا الزامات عاید کرنے کی کوشش کی ہے۔ لطف کی بات تو یہ ہے کہ فقط کتاب سے ایک جملہ دیکھ کر نہ اگلے حصّے کو پڑھا اور نہ پچھلے کو۔ لَا تقربوا الصّلوٰۃ کی رٹ لگادی اور آپ کی پوری کتاب پڑھنے کی زحمت برداشت نہ کی، گویا کہ اپنے ذہن وضمیر میں چھپے ہوئے حسد وعناد کو آشکار کر دیا۔

برصغیر پاک وہند وافغانستان میں گستاخی رسالت وتنقیص شان الوہیّت کی تحریکیں چلتی رہیں اور دم توڑتی رہیں اور علماء ومشائخ ہمیشہ اُن کا مقابلہ فرماتے رہے۔ ورنہ آج ہم اُن استعماری طاقتوں کی غلامی میں جکڑے ہوتے۔ ہر تحریک کے پس پردہ مغربی صیہونی ذہن پوشیدہ ہے، چاہے وہ امریکہ ہو یا برطانیہ ہو یا روس ہو یا اسرائیل وغیرہ کی شکل میں۔ اور تحریک چاہے فتنہ نجد ہو یا فتنہ انکار حدیث، چاہے فرقہ جبریہ تبلیغی جماعت کی صورت میں ہو یا فتنہ قادیانیت مرزائیت کی شکل میں ہو۔

تقدیس الوہیّت وشان رسالت کی پاسداری وتحفظ کا علماء ومشائخ اہلسنت نے نہایت جوانمردی اور جانفشانی سے سدِ باب کیا۔ اور ہمیشہ سیسہ پلائی دیوار کی مانند مقابلہ فرمایا۔ اور ہر اُٹھنے والے فتنے کو تار تار کر دیا۔ اور ان فتنوں کے مذموم عزائم سے عوام الناس کو روشناس کرانے میں تحریری وتقریری کردار ادا کیا۔ خاص طور پر امام ربانی قندیل نورانی شہباز لامکانی غوث صمدانی سیدی شیخ احمد فاروقی سرہندی المعروف مجدّد الف ثانی نے خود اور آپکے خاندان واحباب نے ہر دور میں اُٹھنے والے فتنوں کا سدِ باب کیا اور ہمیشہ ہر قسم کے فتنوں کا ہر دور میں مقابلہ کرنے کا شرف اسی خاندان کو حاصل ہے۔ ان کے علاوہ علمائے دہلی، علمائے خیر آباد، علمائے بدایون رام پور اور خاندان فرنگی محلی کے علماء سر فہرست ہیں۔ اور افغانستان (کابل) میں خاندان حضرت مُلّا شور بازار جدِّ امجد حضرت صبغت اللّٰہ مجددی سابق صدر افغانستان، حضرت مولانا شاہ

marfat.com

رسول طالقانی، حضرت مولانا محمد ہاشم سمنگانی خصوصاً علمائے بلخ میں سے علامہ علی محمد بلخی، مولانا عبدالحیٔ زعفرانی، مولانا محمد نبی صاحب محمدی مرکزی امیر حرکت انقلاب اسلامی افغانستان، مولانا محمد یحیٰ صاحب وغیرہ جن میں اکثریت حضرت سیدی ومرشدی اخندزادہ مبارک کے خلفاء کی ہے۔ اگر تفصیل میں جاؤں تو ایک دراز فہرست تیار کرنی پڑے گی۔ جس کے لیے طویل کتاب کی ضرورت ہے۔

بہرکیف افغانستان میں ہر قسم کے اٹھنے والے فتنوں کا مقابلہ کرنے کے لیے حضرت کے خلفاء ومریدین کمربستہ ہیں۔ خاص کر کے کمیونزم اور روسی بربریت کے خلاف جہاد کرتے آپ کی تمام عمر صرف ہوگئی۔ آپ کے بھائی اسی جہاد میں شہید ہوئے۔ آپ کے بڑے صاحبزادہ مجاہد ملت علامہ سعید احمد حیدری کا کردار کسی افغان سے پوشیدہ نہیں۔ انہوں نے اپنی تمام عمر جہادِ افغانستان میں صرف فرمائی اور اسی روزمرہ کی مشقت بے آرامی اور بے خوابی کی وجہ سے کمر کی تکلیف میں مبتلا ہوئے۔ اس تکلیف کے باوجود ابھی بھی افغانستان میں مصروف عمل ہیں۔ شیخ الحدیث حضرت صاحبزادہ محمد حمید اخند بنفس نفیس کئی محاذوں میں روس کے خلاف برسرپیکار رہے اور بہت بڑی جماعتیں مریدین وخلفاء کی لے کر شامل جہاد ہوتے رہے۔ حضرت سیدی مرشدی کے بڑے بھائی حضرت باچالالا عبدالباسط صاحب کا بے وطنی اور مسافری اور ہجرت میں وصال ہوا اور ان کے جسد خاکی کو افغانستان لے جایا گیا۔ اور اسی طرح آپ کے دوسرے بھائی باچا محمد صادق نے بھی حالت غریب الوطنی میں رحلت فرمائی۔

یقیناً آپ نے حق وصداقت کی راہ پر مسلمانوں کو گامزن کرنے میں عزم وہمت سے کام لیا۔ مسلمانوں کو روس کی غلامی سے نجات دلانے میں اہم کردار ادا کیا۔ آپ نے جو علماء ومشائخ کے لیے راہیں متعین فرمائی ہیں۔ انہی پر چل کر ترقی کی منازل

marfat.com

حاصل ہو سکتی ہیں۔ اور جن گمراہ عقائد کی آپ نے نشاندہی فرمائی اور اپنے غلاموں کو گمراہوں کے گمراہ کُن عقائد سے دُور رہنے کی تدابیر فرمائیں۔

لوگ جب اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی ہدایت کو بھلا کر گمراہی کو اختیار کر لیتے ہیں تو دنیا رشد و ہدایت کی بجائے فسق و فجور کی آماجگاہ بن جاتی ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ لوگوں کی ہدایت کے لیے ہر صدی کے شروع میں مجدد پیدا فرماتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد عالی ہے:

اِنَّ اللہ یبعث لھذہ الامۃ علیٰ راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا امر دینھا۔ (سنن ابی داؤد)

ترجمہ:

"بیشک اللہ تعالیٰ اس اُمت کے اندر صدی کے آخر میں ایک مجدد بھیجے گا جو تجدید و احیاء دین کا فریضہ انجام دیگا۔" (سنن ابو داؤد)

marfat.com

حدیث مجدّد کی اسنادی حیثیت:

نویں صدی ہجری کے مجدد جلال الملۃ والدین خاتم الحفاظ امام جلال الدّین سیوطی فرماتے ہیں:

ابوعبداللہ الحاکمؒ نیشاپوری نے مستدرک میں اور امام بیہقی نے مدخل میں اس حدیث کی صحت پر جزم کیا ہے اور ایسا ہی بعد والوں میں سے حافظ ابن حجرؒ نے اس حدیث کی صحت پر جزم کیا ہے۔

محدّث عبدالرؤف مناوی رحؒ (متوفی ۱۰۰۳ھ) نے امام جلال الدّین سیوطی سے نقل کیا ہے کہ مجدّد کے لیے یہ شرط ہے کہ جس صدی کا مجدّد ہوگا وہ صدی اس کی زندگی میں ہی گزر جائیگی یعنی تجدید دین کی پوری صدی گزار کر فوت ہوگا۔

امام علی بن برہان الدّین الحلبی الشافعی (م: ۱۰۴۴ھ) فرماتے ہیں کہ صدی کے سرے سے یہ مراد ہے کہ مجدّد اپنی پوری صدی گزار کر آئندہ شروع ہونے والی صدی کے بھی چند سال گزار کر فوت ہوگا۔

علامہ محمدّ بن سالم الحنفیؒ (م: ۱۰۸۱ھ) فرماتے ہیں کہ صدی کے آخر میں مبعوث ہونے والے میں ایک بات یہ ہوگی کہ وہ مشہور و معروف ہوگا اور مرجع خاص و عام ہوگا۔

"سراج منیر" میں ہے۔

معنی التجدید الاحیاء مما اندرس من العمل بالکتاب والسّنۃ والامر بمقتضاھا۔

ترجمہ: یعنی تجدید دین سے مراد کتاب و سنت کا زندہ کرنا ہے۔ جو مٹتا جارہا ہو اور کتاب و سنت کے مطابق حکم جاری کرنا۔

marfat.com

علامہ مناویؒ فرماتے ہیں۔

ای یبین السُّنة من البدعة ویذال اھلھا۔

ترجمہ: مجدد سنت کو بدعت سے علیحدہ کرتا ہے اور اہل بدعت کو ذلیل کرتا ہے۔

اس عبارت میں تجدید کا مفہوم واضح ہوگیا۔ اس سے مجدد کے منصب اور دائرہ کار کو سمجھنا آسان ہوا۔

علمائے راسخین کی تشریحات کے مطابق مجدد کا کام سنت کو بدعت سے علیحدہ کرنا اور ہدایت وضلالت میں تفریق کرنا ہے۔ یعنی شریعت کے حاملین و عاملین کی مدد کرنا اور اہل بدعت وضلالت کی سرکوبی کر کے اُن کو ذلیل وخوار کرنا اور ان کی پہچان وشناخت کر کے اُن کو اپنے مقام تک پہنچانا ہے۔ یہی مجدد کا منصب ہے اور جب وہ حق پر ڈٹ جائے تو اس کو اس کے مؤقف سے دنیا کی کوئی طاقت ہٹا نہیں سکتی۔ جو دُکھی دِل کے قریب آئے تو اُن کے دِل کا سہارا بنے۔ بے دین آئے تو دیندار بنے۔ بھٹکا ہوا آئے تو راہ راست پر آئے۔ زخمی آئے تو مرہم ملے۔ تو یہ کس قدر اہم ذمہ داریاں ہیں جو مجدد کو سونپی جاتی ہیں۔ اور جو اُس صدی میں جدید مسائل پیدا ہوں اُن میں تحقیق کر کے علماء کی رہنمائی کرے۔

آئمہ مجتہدین واکابرین امت کی تشریحات وتصریحات سے معلوم ہوا کہ:

۱۔ مجدد اپنی پوری صدی گزار کر فوت ہوگا۔

۲۔ علم ظاہر وباطن کا حامل ہوگا۔

۳۔ سنت واہل سنت کا حامی وناصر ہوگا۔

۴۔ اہل بدعت کو ذلیل ورسوا کرنے والا ہوگا۔

۵۔ وہ اپنی حیات مبارکہ میں ہی مشہور اور خاص وعام کی جائے رجوع ہوگا۔

marfat.com

۶ ۔ قرآن و سنت کے علم کو عام کرنے والا ہو گا۔

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو راہ حق پر قائم رکھے۔ محبت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام عطا فرمائے۔ مکار فریبی اور علم شیطان کے حاملین کے دامن فریب سے محفوظ فرمائے

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ محمدٍ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین

تاریخ

۲۲ ربیع الاول ۱۴۱۹ھ

بمطابق ۱۷ جولائی ۱۹۹۸ء

خاک راہ صاحب دلاں
محمد عابد حسین سیفی
ناظم اعلیٰ دارالعلوم جامعہ جیلانیہ نادر آباد بیدیاں روڈ
لاہور کینٹ۔ فون ۵۷۲۱۶۰۹

marfat.com

مجدد عصر قیوم زماں غوث دوراں مقام صد یقیت و عبدیت
پیر طریقت رہبر شریعت الحاج قبلہ
حضرت اخندزادہ **سیف الرحمٰن** مبارک صاحب

شاہ خراسان کا

تقویٰ

urfat.com

شاہ خراسان

گردش زمانہ کے ساتھ افکار و نظریات میں تبدیلی آجاتی ہے اور احوال کے مسائل دھندلا جاتے ہیں۔ قضا و قدر کا یہ اصول ہے کہ کفر و باطل اور شرک و بدعت کی تاریک گھٹائیں جب افق عالم پر چھانے لگتی ہیں اور بے راہ روی اپنا جال پھیلانے لگتی ہے تو رحمت خدا جوش میں آکر ایسے عناصر کی تخلیق فرماتی ہے جو زمانہ میں پیدا ہونے والی معاشرتی غلاظتوں اور ناپاکیوں کو دُور کرنے کی خدمت سرانجام دے جو وراثت انبیاء کو سنبھالتے ہوئے حق اور ناحق کو جدا کرے۔ سنّت اور بدعت کے فرق کو خلق خدا کے سامنے عیاں کرے جس میں کفر سے نفرت کا درس حاصل ہو۔ اور فسق و فجور میں ڈوبے ہوئے لوگوں کو تقویٰ و طہارت کا پیکر بنا دے جس سے دلوں میں ایمان کی محبت اور قدر و منزلت پیدا ہو۔ جہالت اور غفلت کی مدہوشی میں گھرے ہوئے افراد کو خود شناسی اور خدا پرستی اور سرور عالم صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم کی احادیث پر عمل پیرا بنا دے۔

وہ ایسی ہستی کون ہو سکتی ہے وہی جو زیادہ معرفت سے سرشار راہ طریقت کے شاہسوار، درجہ کمال کے سالک اور رموز حقیقت کے شہنشاہ۔ راز حقیقت الٰہی سے آشنا۔ شمع ولایت۔ بحر عرفان سلطان الاولیاء مجدد بھی معتبر بھی۔ لاتعداد علوم کے علامہ۔ جو شیخ الاسلام بھی اور قیوم زماں۔ سرفراز مقام۔ صدیقیت اور سیف ملت و دین سیدی حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن صاحب المعروف پیرارچی خراسانی مدظلہ جنہوں نے لاکھوں دلوں کو پاک فرمایا۔ اور فرما رہے ہیں۔ آپ کے حسن کردار اور

marfat.com

اعلیٰ وارفع صلاحیتوں کی بدولت ہر کس و ناکس آپ کا گرویدہ ہے۔ آپ کی ذات وہ صاحبِ کمال ہستی ہے جس نے لاکھوں تاریک دلوں کو روشن کیا ہے۔ اور لاتعداد بھٹکے ہوئے لوگوں کو اُجالا عطا کر کے راہِ راست پر گامزن فرمادیا۔ بڑے بڑے صاحب زہد و تقویٰ اور علم کمال والے بھی آپ کے نقش قدم پر چل کر فخر محسوس کرتے ہیں۔ بلکہ آپ کے زہد و تقویٰ اور علم و ریاضت اور سنّت کی پابندی کو دیکھ کر بڑے کمال والے بھی حیران ہو جاتے ہیں۔ اور ان کو اپنا زہد و تقویٰ معمولی نظر آنے لگتا ہے۔ ایسا کیوں نہ ہو، کیونکہ سورج کے سامنے چراغوں کی کیا حیثیت۔ اگر شمع سورج کے مقابل روشن بھی کی جائے تو وہ کیا مقام رکھتی ہے۔ یہی عالم زمانہ کے اہل تقویٰ کا سرکار مبارک کے سامنے ہے۔

جس کی ہر ہر ادا سنّت مصطفیٰ

ایسے پیر طریقت پہ لاکھوں سلام

سرکار مبارک تقویٰ اور پرہیزگاری کے اعلیٰ درجہ پر فائز ہیں۔ ظاہر و باطن میں خوف خدا ہمہ وقت دامن گیر رہتا ہے۔ مشتبہات سے بچتے ہیں۔ غیبت سے پرہیز کرتے ہیں نہ سنتے ہیں نہ کرتے ہیں۔ لوگوں کے حقوق کا پورا خیال رکھتے ہیں۔

پیری مریدی اور ذکر و فکر کی وجہ سے مال حاصل کرنا آپ کا مقصد نہیں اور نہ ہی وہ دین کی خدمت کے روپ میں تجارت و مالی منصب والی زندگی کے آرام کے خواہاں ہیں اور نہ ہی سرمایہ کاری اور اقتدار حکومت حاصل کرنے کے متمنی ہیں۔ کیونکہ افغانستان سے ہجرت کے بعد جتنی بھی تنظیمیں افغانستان میں معرض وجود میں آئیں تو ان تنظیموں کے لیڈر امریکہ اور مختلف ممالک سے امداد حاصل کرتے رہے ان میں سے کچھ ایسے لیڈر بھی ہیں جن کی تنظیمیں محض کاغذی حد تک تھیں لیکن وہ اپنی چالاکی سے خوب پیسے کماتے رہے مگر سرکار مبارک نے کثرت افراد کے ہوتے ہوئے

marfat.com

بھی مالی اور دنیاوی مقاصد کے لیے نہ تنظیم بنائی اور نہ کسی تنظیم سے مل کر مال کمایا لیکن جہاد میں بدستور بمع خلفاء و مریدین ہمہ وقت برسرپیکار رہے۔ اگر آپ چاہتے، تو اپنے علم کو کمال و دولت کمانے کا ذریعہ بنا سکتے تھے۔ لیکن وہ دنیا کی دھوکہ بازیوں فساد آرائیوں اور حیلہ سازیوں کی گرفت سے کہیں بالاتر ہیں۔ اس لیے آپ دنیا کے فتنوں سے بفضل الٰہی محفوظ ہیں۔

شائد آپ نے کبھی یہ سوچا بھی گوارا نہ کیا ہو کہ دنیا کی فریب کاریوں سے بچنے کے لیے گوشۂ تنہائی اختیار کیا جائے اور معاشرے کی ناہمواریوں سے محفوظ رہنے کا ذریعہ رہبانیت کو بنایا جائے مگر اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا۔ اور دنیاوی معاملات میں بھی رہنمائی فرماتا ہے۔ اور ایک مسلمان کو دنیاوی امور میں اعتدال پسندی اختیار کر کے اس کی مقررہ حدود کے اندر رہ کر معاشیات کو حل کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔

اگر آپ چاہتے تو افغانستان کے دوسرے رہنماؤں لیڈروں کی طرح دولت کے انبار لگا کر آج اقتدار پر قابض ہو جاتے جبکہ طالبان کی تحریک میں نصف سے زیادہ آپ کے مرید شامل تھے۔ اور افغانستان میں طالبان کی حکومت میں آپ کے غلام اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں اس کے باوجود سرکار نے ان سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کیا اور پوری لگن اور ذوق و شوق سے ذکر و فکر کی محافل کو جاری رکھا اور تبلیغ کے عظیم فریضہ کو انجام دیتے رہے اور اقتدار و حکومت سے کنارہ کش رہے اور جب بھی آپ کو دعوت دی گئی تو آپ نے خدمت اسلام کی دعوت اور استقامت کی دعا پر ہی اکتفا کیا اور ہمہ وقت لوگوں کو اپنے علمی فیوض و برکات سے نوازا اور وسیع لنگر کا انتظام جاری رکھا اور ہزاروں افراد کو دنیاوی خدمت یعنی مالی خدمت سے اور روحانی دولت سے نوازا۔

marfat.com

انسان کے روحانی کمال کی آئینہ دار اس کی سیرت و کردار ہوتا ہے۔ انسان کی عظمت کا راز اس کی سیرت کمال میں مضمر ہے۔ فخر دو عالم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے مکارم اخلاق کی تکمیل کے لیے مبعوث فرمایا گیا۔ غرض یہ کہ ہر بڑے انسان کو اس کی سیرت ہی بڑا بنا دیتی ہے تو سرکار مبارک بھی چونکہ اولیاء اللہ میں ایک ممتاز ہستی اور مقرب بارگاہ الٰہی ہیں اس لیے آپ کی سیرت مقدسہ شریعت مطہرہ کی منہ بولتی تصویر اور اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی شکل نظر آتی ہے۔ آپ کی سیرت مقدسہ در البیان تاریخ اولیاء تصویر مجدد الف ثانی اور سیرت مجدد خراسان میں بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ اسلام کا بنیادی اور مرکزی نقطہ عقیدہ توحید ہے جو بندہ عقیدہ توحید میں قوی ہے اور مخلص ہے وہ درجہ کمال کو بھی پہنچ سکتا ہے اور اس ذات سے انتہائی عاجزی کا نام تقویٰ ہے۔

سرکار مبارک جب ایام ابتدائی سلوک میں تھے تو مرشد کریم حضرت مولانا محمد ہاشم سمنگانی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک دن ملاقات ہوئی تو مولانا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مبارک کی حرکت لطائف کا جب مشاہدہ کیا تو مبارک صاحب اس کو چھپانے کی پوری کوشش فرما رہے ہیں۔ مولانا صاحب نے یہ اندازہ لگا لیا کہ یہ پردہ محض عجز و انکساری اور تقویٰ کی وجہ سے ہے کیونکہ نمود و نمائش اخند زادہ مبارک کی طبع میں نہیں تو مولانا صاحب نے حرکت لطائف کو چھپانے سے منع فرمایا کیونکہ مبارک نے جبہ وغیرہ کے ذریعے اس عظیم نعمت پر پردہ ڈالا ہوا تھا کیونکہ ارشاد ربانی ہے۔

واما بنعمة ربك فحدث

تقویٰ

تقویٰ کا معنی و مفہوم

پرہیزگاری، بچنا۔ تقویٰ سے اسم ہے۔ لغت میں تقویٰ کے معنی ہیں "حفظ شئی

marfat.com

مما یوذیہ وغیرہ۔

ایک چیز کی حفاظت کرنا اس سے جو ایذا دے اور نقصان دے جس سے عمل خراب ہوں اور انسان برائی کی طرف جائے اور تقویٰ کی تعریف یہ بھی ہے۔

اَلتقویٰ ان لا یراك اللّٰہ حیث نہاك ولا یفقدك حیث امرکہ۔

ترجمہ: تیرا رب تجھ کو اس جگہ نہ دیکھے جس جگہ سے اس نے تجھ کو روکا ہے اور اس جگہ سے غیر حاضر نہ دیکھے جس جگہ اس نے تجھ کو حاضری کا حکم دیا ہے

تقویٰ کی شرعی حیثیت اور مبارک صاحب مدظلہٗ

تقویٰ رہبانیت کا نام نہیں ہے کیونکہ رہبانیت کا اسلام میں جواز نہیں اور تقویٰ عین اسلام ہے اور اسلام بالکل فطرت انسانی کے مطابق ہے۔

ارشاد خداوندی ہے:

"فطرت اللّٰہ الذی فطر الناس علیہا" (الروم)

ترجمہ: کہ اس دین کی پیروی کرو جو اللہ نے لوگوں کی فطرت پر بنایا ہے۔

اسلام چونکہ دین فطرت ہے اس لیے ہم اسلام پر کسی ایسی بات کا گمان نہیں کر سکتے جو خلاف فطرت ہو۔ فطرت اور شریعت میں فرق یہ ہے کہ فطرت ایک مبہم اشارہ ہے اور شریعت اس اشارے کو واضح کرتی ہے۔ مثلاً فطرت میں شراب نوشی اور زناکاری اور سود سے کراہت آتی ہے اور شریعت نے ان پر حرام کا حکم لگا کر ان کو واضح کر دیا ہے۔ اسی طرح ان سے کراہت آنا فطرت ہے۔

پس شرعی تقویٰ کی حقیقت و حیثیت یہ ہے کہ آدمی اپنی زندگی کو خدا کے مقرر کیے ہوئے قوائد و ضوابط کے تحت رکھے اور دل کی گہرائیوں میں اس بات

marfat.com

سے ڈرتا رہے کہ اگر میں نے اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ کسی حد کو توڑا تو اللہ تعالیٰ سزا دینے والا ہے اور پکڑ کرنے والا ہے۔ اس کی پکڑ نہایت سخت ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے۔

ان بطش ربک لشدید

ترجمہ: بے شک تیرے رب کی پکڑ بہت سخت ہے۔

یہی وجہ ہے کہ مبارک صاحب نے رہبانیت کو اختیار نہیں فرمایا آپ صبح فجر کی نماز باجماعت ادا کرنے کے بعد تا اشراق صحبت و توجہ کے معمولات کو اپنانے کے ساتھ ساتھ اپنے معمولات بھی ساتھ ساتھ جاری رکھنا نماز اشراق ادا کرنا۔ اس کے بعد ناشتہ مریدین کی ایک کثیر جماعت کے ساتھ مل کر کرنا پھر ناشتہ کے بعد تبلیغی امور کو ساتھ جاری رکھنا اور اپنے ہر قول و فعل میں پوری طرح اتباع سنت کو لازم پکڑنا آپ کے اوصاف میں سے ہے۔

اس وقت آپ کے ۱۰ ہزار سے زائد خلفاء کی تعداد ہے جس میں لاتعداد حفاظ و قراء و علماء کرام شامل ہیں۔ ہدایت السالکین کی اشاعت اوّل محرم الحرام ۱۴۱۴ھ میں ہوئی۔ اس وقت آپ کے آٹھ ہزار خلفاء تھے۔ جیسا کہ ہدایت السالکین میں ہے: "اس طرح آٹھ ہزار خلفاء کرام اور ہزاروں کی تعداد میں متعدد طلباء علماء کرام حفاظ و قراء حضرات اور لاکھوں کی تعداد میں دانشور عوام مسلمانان اہل سنت اس فقیر کے حلقہ بیعت میں شامل ہیں اور عقائد سنیہ کے عاملین ہیں۔ (ہدایت السالکین صفحہ ۲۸۶") ظاہر ہے ان سب کی تربیت کا سہرہ سرکار مبارک کے سر ہے اور مریدین کے علاوہ گھریلو معاملات کی مصروفیت کے ہونے کے باوجود اپنے معمولات بھی باقاعدگی سے جاری رکھتے ہیں۔

توکل و تقویٰ یہی خانقاہی نظام کا روح رواں ہوتا ہے۔ اگر یہ نظام تقویٰ و توکل

marfat.com

کے بغیر ہے تو پھر دھوکہ اور فریب ہے کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شریعت کی پابندی کے بغیر نہ تو تزکیہ نفس ممکن ہے اور نہ ہی تقویٰ توکل کہا جا سکتا ہے۔ چونکہ تقویٰ عمل بالاخلاص کا نام ہے اور اخلاص کی دو صورتیں ہیں۔

اوّل۔ محبت۔ وہ عمل ہے جو محبت کے ساتھ ہے۔ محبت ہو گی تو عمل میں اخلاص بھی ہو گا۔

دوئم۔ خوف و ڈر۔ اس کی بھی دو صورتیں ہیں۔

اوّل وہ ڈر جو محبت کی وجہ سے ہے کہ محبوب کہیں ناراض نہ ہو جائے۔

دوم۔ وہ ڈر جو تشدد ظلم و زیادتی کی وجہ سے ہے اور جو خوف ظلم و زیادتی کی وجہ سے ہے اسے تقویٰ نہیں کہا جا سکتا۔

اس میں پہلی قسم ہے اس کا تعلق تقویٰ و اخلاص کے ساتھ ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور احکام پر عمل اس کی محبت کی وجہ سے ہے ورنہ کوئی عمل فائدہ مند نہ ہو گا۔

ہم نے سرکار مبارک مدظلہ کے تقویٰ کا مشاہدہ کیا ہے۔ جس میں کیا مجال ہے کسی موقع پر بھی پاؤں لرز جائیں یا کبھی کوئی قول و فعل میں تضاد ہو فی زمانہ پیروں کو مرید اکٹھا کرنے کا شوق ہے۔ اور مریدوں کی دنیا سمیٹنے کی فکر ہے۔ یہ ممکن نہیں کوئی آسانی سے فقط صرف دنیاوی مقاصد کے لیے دعا بھی کروا سکے ایک شخص فقیر کی موجودگی میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی سرکار کاروبار میں کامیابی نہیں ہوئی۔ فوراً ارشاد فرمایا جو اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں کو چھوڑ دیں کہ مطلب یہ ہے کہ اپنے آقا سے اخلاص و اتباع ختم کرے تو اللہ تعالےٰ بھی اس سے نظر رحمت اٹھا لیتا ہے۔

حاضرین محفل کو مخاطب ہو کر فرمایا لوگ کہتے ہیں کہ ہماری دعائیں قبول نہیں ہوتی

marfat.com

جب گھر گھر سینما (ٹیلی ویژن) بن جائے جس گھر میں کنجر خانہ ہو اور غیر محرم کی تصویریں دیکھی جائیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ السلام نے ارشاد فرمایا جس گھر میں کتا اور تصویر ہو اس گھر میں رحمت کا فرشتہ نہیں آتا جب رحمت کا فرشتہ ہی نہیں تو قبولیت دعا کہاں سے آئے قبولیت دُعا کے لیے رزق حلال بھی ضروری ہے، کیونکہ طریقت کی بنیاد سنّت کی پابندی اور آداب طریقت ہیں۔

حدیث قدسی میں ہے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔

من شغلہٗ ذکری مسلتی اعطینہ افضل ما اعطی السائلین۔

جس کو میرے ذکر نے مجھ سے سوال کرنے سے روک رکھا تو میں اس کو تمام سائلین سے بڑھ کر دیتا ہوں۔

کسی شخص کو بھی مکمل سنّت کی پابندی کے وعدہ کے بغیر کبھی مرید نہیں فرمایا اگر وہ شخص دوبارہ حاضر ہو، اور اس میں سابقہ وعدہ کی پاسداری نظر نہ آئے تو ایک دفعہ اس کو اس کی سابقہ غلطی کا احساس دلاتے ہیں۔

جب دوبارہ اس میں عمل کی رمق نظر نہ آئے تو پھر یہ ناممکن ہے کہ وہ شخص تیسری بار آستانہ عالیہ میں حاضر ہونے کی جرات بھی کر جائے۔

کیونکہ استقامت تقویٰ کا حصہ ہے۔

بزرگان طریقت کا ارشاد ہے کہ استقامت کرامت سے افضل ہے۔

نیز ارشاد ہے کہ استقامت ہزار کرامت سے بہتر اور افضل ہے۔ کیونکہ استقامت ہی تقویٰ کا معیار ہے۔ سرکار مبارک کی ذات گرامی میں یہ وصف یعنی استقامت بدرجہ اتم دیکھا ہے ارکان شریعت مطہرہ اور اصول۔ آداب طریقت کی پابندی آپ کی رگ رگ میں رچی بسی ہوئی ہے۔

marfat.com

فرائض۔ واجبات۔ سنن۔ مستحبات۔ آداب۔ طریقت پر بڑی سختی سے کاربند ہیں اور نماز پنجگانہ میں سے کبھی آپ کی کوئی نماز ایسی نہیں جو آپ نے باجماعت ادا نہ فرمائی ہو، نہ آپ کبھی بے وضو رہے اگر وضو ٹوٹنے کے قریب گیا. فوراً فرمایا کہ میرا وضو تنگ ہے اور دوبارہ اسی وقت وضو فرمایا. کبھی کبھی آپ کی کوئی نماز قضا نہیں ہوئی معمولات شریف سفر و حضر صحت و بیماری میں بالعموم یکساں ہی ہوتے ہیں۔ چاہیے کاشانہ اقدس پر تشریف فرما ہوں یا خانقاہ عالیہ میں یا مسجد میں۔

marfat.com

خدمتِ خلق

سرکار مبارک کی خدمت خلق کا عجیب عالم ہے۔ کیونکہ خدمت کا تعلق بھی تقویٰ کے ساتھ ہے ہر شخص سے شفقت اور خندہ پیشانی سے پیش آنا اور ہر ملنے والے سے خیریت دریافت کرنا اور نئے آدمی سے نام جائے سکونت دریافت فرمانا جس سے ناواقف اجنبی آپ کے اخلاق وتقویٰ سے فوراً آپ کی طرف مانوس ہو جاتا ہے واقف ناواقف ہر ایک کی بات بڑی توجہ سے سنتے ہیں اور اگر کوئی سائل سوال کرے تو اس کا جواب بڑے مشفقانہ انداز میں فرماتے ہیں۔

غرضیکہ جو بھی آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ کے فیوض وبرکات وتقویٰ سے پوری طرح استفادہ حاصل کیا۔ آپ کی محفل پاک میں خصوصیت یہ ہے کہ اس میں خاص وعام واقف وناواقف کی قید نہیں۔ سب کے ساتھ خوش اخلاقی مہربانی نوازشات میں یکساں سلوک فرماتے ہیں۔ اور مہمانوں کی خدمت میں خود بھی مصروف عمل ہیں اور ساتھ آپ کے صاحبزادگان شیخ الحدیث محمد حمید جیسی شخصیات کبھی تو مہمانوں کے ہاتھ دھلوا رہے ہیں، کبھی کسی کے آگے کھانا رکھ رہے ہیں۔ آپ کے صاحبزادگان کو خدام میں تلاش کرنا ناممکن ہے۔ کیونکہ مہمانوں کی خاطر مدارت میں خدام کے ساتھ ہمہ وقت شامل ہوتے ہیں۔ اور خدمت وایثار کے کاموں میں بڑے انہماک اور خلوص سے حصہ لیتے ہیں۔ کیونکہ خدمت خلق ہی اہل طریقت کا نمایاں

marfat.com

وصف جمیل ہے بلکہ اہل طریقت نے تو مخلوق خدا کی خدمت سے کمال حاصل کیا ہے توجہ و تربیت اہل اللہ کی خدمت کا عظیم حصہ ہے۔

طریقت بجز خدمت خلق نیست
تسبیح و سجادہ و دلق نیست

ایک بار راقم الحروف سرکار مبارک کی حاضری کے لیے بارہ منڈیکس حاضر ہوا۔ تو معلوم ہوا کہ سرکار مبارک شدت گرمی کی وجہ سے بحرین تشریف لے گئے ہیں میرے ساتھ چار اور ساتھی بھی تھے۔ سرکار نے کرایہ پر دریا کے کنارہ مکان لے رکھا تھا۔ ہم ظہر کی نماز کے بعد حاضر ہوئے۔ سرکار نماز سے فارغ ہو چکے تھے۔ قدم بوسی کے بعد آپ نے فرمایا کہ آپ لوگوں نے نماز ادا کر لی ہے ہم نے عرض کی نہیں تو آپ نے ہمیں نماز ادا کرنے کا حکم فرمایا اور خود گھر میں تشریف لے گئے اور ابھی ہماری نماز ختم ہی ہوئی تھی ہم نے دیکھا کہ سرکار مبارک ہمارے لیے پانچ آدمیوں کا کھانا خود اٹھائے ہوئے تشریف لا رہے ہیں۔ کیونکہ نہ تو اس وقت صاحبزادہ موجود تھا نہ ہی کوئی خادم تو جب ہم سرکار مبارک کے آنے کا یہ منظر دیکھا تو لرزہ براندام ہو گئے۔ فوراً لپک کر آپ کے ہاتھوں سے کھانا لیا تو اندازہ ہوا کہ یہ افعال آپ کے کمال تقویٰ کے ہیں۔ الغرض جہاں سرکار مبارک کا قدم لگا اور لگ رہا ہے وہاں ظاہری باطنی فیوض و برکات کی برسات ہوتی گئی۔ دلوں کی دنیا، تقویٰ، پرہیزگاری، علم و عرفان، دین داری کے کمالات کی دولت سے مالا مال ہو گئی جس سے انقلاب برپا ہو گیا۔

عاجز کو یاد ہے جب جناب میاں محمد سیفی اور راقم الحروف نے مل کر عریانی اور فحاشی کے خلاف جلوس نکالا تو جلوس مال روڈ پر پہنچا۔ ڈیوٹی پر اے سی کینٹ سے ملاقات ہوئی اس کے الفاظ آج بھی ذہن میں گونج رہے ہیں کہ مجھے اس جلوس کے شرکاء کو دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آسمان سے فرشتے اتر آئے ہیں۔ ان کی صورتوں اور تقویٰ

marfat.com

کو دیکھ کر دل چاہتا ہے کہ ان کا غلام بن جاؤں اور الحمدللہ سرکار مبارک کے غلاموں کا تقویٰ اور کمال آپ ہی کی برکات اور نوازشات کی وجہ سے ہے۔

ان کا سایہ اک تجلی ان کے نقش پا چراغ
وہ جدھر گزرے ادھر ہی روشنی ہوتی گئی

مریدوں کے کمال میں پیر ہی کا کمال ہوتا ہے کسی پیر کے کامل و ناکامل ہونے کو دیکھنا ہو تو اس کے مریدوں کو دیکھ لو۔

آپریشن

پتہ میں درد کی شدت جب بڑھ گئی تو ایکسرے دیکھنے کے بعد ڈاکٹروں نے بغیر آپریشن کے علاج ناممکن کہا اس کی وجہ یہ تھی کہ پتہ میں بہت زیادہ پتھر بن چکے تھے۔ کیونکہ ڈاکٹروں نے یہ کہا کہ اگر آپریشن میں تاخیر ہوگئی تو پتہ پھٹنے کا خدشہ ہے۔ جو انتہائی خطرناک ہے۔

آپریشن کا سن کر سرکار اس وجہ سے پریشان ہوئے کہ آج تک نہ تو میری نماز قضا ہوئی نہ جماعت اور ان معمولات میں فرق آئے گا۔ نمازیں قضا ہوں گی اور وضو سے بھی محروم ہونا پڑے گا یہ مجھے کسی صورت میں بھی گوارا نہیں اس کے علاوہ ہسپتالوں میں جوان نرسیں ٹیکہ علاج وغیرہ کے لیے رکھی جاتی ہیں جو غیر محرم مردوں کو ہاتھ لگاتی ہیں جو جائز نہیں۔ اس قدر تکلیف کے باوجود سرکار مبارک پوری طرح آپریشن کیلئے ڈاکٹروں کے فیصلے کو قبول نہیں فرما رہے تھے۔ اگر یہاں پر سرکار مبارک کی تکلیف کی کیفیت کو تحریر میں لاؤں تو اس کیفیت الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں۔ سرکار کے بڑے صاحبزادے جسٹس سعید احمد حیدری صاحب نے عرض کیا کہ علاج بغیر آپریشن کے ناممکن ہے۔ جواباً سرکار نے فرمایا، تو پھر نمازوں کا کیا بنے گا، اس

marfat.com

موقع پر معالج ڈاکٹر محمد امین بھی موجود تھے انہوں نے عرض کیا کہ آپ کے علاج کے لیے ہم نرسیں نہیں بھیجیں گے۔ اور آپریشن ایسے وقت میں کریں گے جس میں نماز قضا نہ ہو۔ خدانخواستہ آپ کا آپریشن نہ کیا گیا تو بیماری بڑھ جانے کا اندیشہ ہے۔

آپریشن نماز ظہر کے فوراً بعد شروع ہوا تاکہ نماز عصر تک ہو جائے۔ آپریشن کے بعد جب سرکار مبارک نے آنکھیں کھولیں تو پہلی بات یہ تھی کہ میری نماز تو قضا نہیں ہو گئی۔ یہ آپ کے کمال تقویٰ کی دلیل ہے۔ سرکار مبارک نے تیمم پر ہی اکتفا نہ کیا وضو کیا کمرے کے اندر بیڈ سیدھا کر کے مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری کو امامت کا حکم فرمایا ناچیز اور آپ مقتدی بنے۔ اور نماز باجماعت ادا ہوئی۔ آپریشن کا زخم چار انچ سے قدرے زیادہ تھا۔ ڈاکٹر صاحبان یہ کہہ رہے تھے کہیں نماز کی وجہ سے ٹانکیں نہ کھل جائیں تو حضرت فرما رہے تھے کہ اگر اللہ تعالیٰ کے حضور میں حاضری کی وجہ سے ایسا ہوتا ہے تو اس کی پرواہ نہیں۔ جب دوسری نماز عصر کا وقت آیا تو اس کی امامت کے فرائض سید جعفر الحسینی نے فرمائے۔ تو آپ نے نماز عصر اشارے کے بغیر کھڑے ہو کر تمام ارکان کو کامل طور پر بجالاتے ہوئے ادا فرمائی۔

جب نماز مغرب کا وقت آیا تو آپ نے فرمایا کہ اب ہم نماز باجماعت مسجد میں جا کر ادا کریں گے کیونکہ مسجد کا اہتمام ہسپتال کی اسی پوزیشن میں تھا۔ جب سرکار نے مسجد میں جانے کا ارادہ فرمایا تو ڈاکٹروں سمیت سب پریشان تھے۔ کہ آپریشن تازہ ہے مبارک نماز ادا کرنے مسجد میں تشریف لے جا رہے ہیں۔ پریشان ہونے والوں میں صاحبزادہ حیدری صاحب کا نام سرفہرست ہے۔ مبارک نے ان کے چہرہ کی پریشانی کو دیکھ کر فرمایا۔ تم میں سے کسی کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں کیونکہ اللہ تعالےٰ کی بارگاہ میں حاضری سے نقصانات نہیں ہوتے بلکہ فوائد ہی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ یہ تمام باتیں آپ کے اعلیٰ تقویٰ اور کمالات کی نشانیاں ہیں۔ انہی چیزوں کو ہی میرے نزدیک

marfat.com

کرامت کہتے ہیں۔ دراصل یہ کرامت سے بھی اونچا درجہ ہے جس کا نام استقامت ہے۔ کرامتیں بعض دفعہ ایسے لوگوں سے بھی ظہور پذیر ہوئی ہیں جو کمالات کے اعلیٰ درجہ پر فائز نہیں ہوتے استقامت ہمیشہ اعلیٰ کمال سے سرفراز لوگوں سے ہی ظہور پذیر ہوتی ہے۔

کھانے پینے میں زہد واتقا

پہلے بیان ہو چکا ہے زہد سے مراد دنیا سے بے رغبت ہو جانا اور اتقا ہے۔ سرکار مبارک مدظلہ کو زہد واتقا میں ارفع واعلیٰ مقام حاصل ہے۔

آپ کو چھوٹے چھوٹے کاموں میں بھی شریعت مطہرہ کی انتہائی پابندی فرماتے ہوئے دیکھا ہے۔ ہر وقت ذکر الٰہی میں مشغول رہنا خدائے واحد وقہار کی بندگی کا اس قدر شوق اور غلبہ کے ساتھ کرنا اس کیفیت کو ہم سرکار مبارک کی جوانی سے لے کر اب تک یکساں دیکھتے آرہے ہیں۔ مجال ہے معمولی بھی فرق آئے۔ یعنی پہلی کیفیت کا غلبہ ابھی تک ویسا ہی ہے۔ چند دفعہ راقم الحروف کے سامنے مختلف سیرپ ڈاکٹر کے مشورے سے لائے گئے۔ تو معلومات حاصل فرمائی تو اس میں کہیں الکوحل تو نہیں جس قدر بھی تکلیف ہو جب دوائی میں الکوحل ثابت ہو یا کوئی کہہ دے کبھی بھی اس دوائی کو دوبارہ استعمال نہیں فرمایا۔

جب سرکار اس خادم کی دعوت پر لاہور تشریف لائے۔ چونکہ سرکار مبارک نے غلام کے نکاح پڑھانے کی خاطر آبائی گاؤں موضع کوٹ سرور تحصیل پنڈی بھٹیاں ضلع حافظ آباد میں تشریف لے جانا تھا۔ میری شادی کے انتظامات قبلہ والد صاحب صوفی سلطان محمود صاحب نے ہمارے جانے سے پہلے کیے ہوئے تھے تو اس میں پینے کے انتظام میں سیپی کی بوتلیں تھیں تو لاہور میں ساتھیوں نے کہہ دیا اس میں

marfat.com

نو الکوحل ہے کیونکہ گاؤں میں متبادل بوتلوں کے ملنے کا انتظام نہیں تھا تو حضرت نے سادہ پانی نوش فرمایا۔ سادہ پانی پینے کی وجہ یہ تھی جب بوتلوں سے انکار کیا تو انہی جگھوں میں پیپسی کی بوتلیں ڈالی گئی تھیں اور دوبارہ انہی میں شربت تیار کر کے دیا گیا۔ آپ نے فرمایا کیا پیپسی والے کو نکال کر برتنوں کو صاف کیا گیا ہے۔ قبلہ والد محترم نے عرض کیا کہ حضور نہیں تو آپ نے فرمایا صفائی کے بغیر برتنوں میں دوبارہ شربت تیار کرنے سے الکوحل والی پیپسی کی تاثیر شامل ہے اس لیے مجھے سادہ پانی ہی کافی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وتعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان ص.

(المائدۃ - ۵ : ۲) ۲٦

ترجمہ: اور ایک دوسرے کی مدد کرو نیکی اور تقویٰ پر اور نہ مدد کرو گناہ اور زیادتی پر۔

یعنی اہل مکہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کو روز حدیبیہ عمرہ سے روکا۔ ان کے اس معاندانہ فعل کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقام نہ لیا۔ بعض مفسرین نے فرمایا جس کا حکم دیا گیا اس کا بجالانا اور جس سے منع فرمایا گیا اس کو ترک کرنا تقویٰ۔ اور جس کا حکم دیا گیا اس کو نہ کرنا گناہ اور جس سے منع کیا گیا اس کا کرنا زیادتی کہلاتا ہے۔ کیونکہ کفار نے مسلمانوں کو کعبہ کی زیارت یعنی عمرہ کرنے سے روک دیا تھا تو مسلمانوں میں یہ خیال پیدا ہوا کہ جن علاقوں پر مسلمانوں کا قبضہ ہے۔ وہاں سے ان کو روکیں۔

حدیث پاک ہے راوی حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ ہیں:

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

ان الحلال بین والحرام بین وبینهما مشتبهات یعلمهن کثیر من

marfat.com

الناس فمن اتقی الشبہات استبرا لدنیا وعرضہ ومن وقع فی الشبہات وقع فی الحرام کالراعی یرعی حول الحمی یوشک ان یرتع فیہ الا وان لکل ملک حمی الا وان حمی اللہ محارمہ۔

(صحیح مسلم کتاب المساقات باب اخذ الحلال وترک الشبہات)

ترجمہ: انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ حلال واضح اور حرام واضح ہے اور ان کے درمیان کچھ چیزیں مشتبہ ہیں جن کو اکثر لوگ نہیں جانتے جو ان مشتبہ چیزوں سے بچا وہ اپنے دین اور اپنی آبرو کو بچالے گا اور جو مشتبہات میں پڑا وہ حرام میں مبتلا ہوا۔ جس طرح وہ چرواہا جو چراگاہ کے پاس اپنا گلہ چراتا تھا۔ اغلب ہے کہ اس کا گلہ چراگاہ میں پڑ جائے۔ آگاہ! ہر بادشاہ کے پاس محفوظ علاقہ ہوتا ہے اور اللہ کا محفوظ علاقہ اس کے محارم ہیں۔

اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ جو چیزیں حلال ہیں وہ واضح طور پر ظاہر ہیں جو چیزیں حرام ہیں وہ بھی کتاب وسنت سے ثابت ہیں۔ اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حرام قرار دینا اور حلال چیزوں کو حلال سمجھنے کے بغیر وہ شخص مسلمان نہیں ہو سکتا بعض چیزیں ایسی ہیں نہ ان کو واضح حلال کہا گیا ہے۔ اور نہ حرام کہا گیا ہے ان صورتوں میں احتیاط کے پہلو کو اختیار کریں۔ مشتبہ میں نہ پڑے تو وہ بہتر ہے۔ الحمد للہ سرکار مبارک مدظلہ کو چھوٹی چھوٹی چیزوں میں انتہا درجے کی احتیاط کرتے دیکھا ہے۔

یہ حالات تو اب ہیں ورنہ اس سے پہلے جب صحت مبارک اچھی تھی اور کھانا پرہیزی نہ تھا تو سب کے لیے ایک جگہ کھانا آتا اور آپ سب کے ساتھ مل کر تناول فرماتے۔ اب تو نہ نمک مرچ نہ گھی فقط ابلا ہوا کھانا ہے۔ اس کو کھانا آپ ہی کی ہمت ہے اور چند سالوں سے متواتر صحت مبارک کی خرابی کی وجہ سے ایسا ہے بعض دفعہ آپ کے

marfat.com

لیے علیحدہ کھانا گھر سے تیار ہو کر آتا۔ آپ کھانے سے فارغ ہونے کے بعد بچا ہوا کھانا احباب میں تقسیم کرتے تو دوستوں کو خود ہی پتا چل جاتا یہ تو ایسا کھانا ہے کہ اس کو کھانا ہی بہت مشکل ہے مگر کھانا کیونکہ گھر سے تیار ہو کر آتا ہے لیکن نسبت کی وجہ سے فیض کی کیفیت مختلف ہوتی ہے۔ دنیا کی لذت کے اعتبار سے تو اسے بے مزہ کہا جا سکتا ہے مگر سرکار مبارک کے فیض برکت کی وجہ سے اس کھانے کے متبرک ہونے کا صحیح اندازہ تو ایک مخلص سالک ہی لگا سکتا ہے۔

کھانا شروع کرنے سے پہلے نمک ضرور استعمال فرماتے ہیں اسی طرح آخر پر بھی۔ اسی طرح ہاتھ کھانے کے شروع میں بھی دھلائے جاتے اور آخر پر بھی۔

حدیث پاک میں ہے کہ :-

قال قرأت فی التوراۃ ان برکتہ الطعام الوضو بعدہ فذکرت ذلک لبنی صلی اللہ علیہ وسلم واخبرتہ بما قد ات فی التورۃ. فقل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برکتہ الطعام الوضو قبلہ والوضو بعدہ۔

marfat.com

تواضع

حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من تواضع رفعہ اللہ

جس شخص میں جتنی تواضع ہو گی اس میں اسی قدر حقیقی بلندی و بزرگی ہو گی۔

تقویٰ کے معنی اللہ تعالیٰ کے منع کردہ یا ناپسندیدہ چیزوں سے خوف، محبت، حیاء کی بنا پر رکنا، بچنا اور اللہ تعالیٰ کی معرفت اور اس کی محبت پر یقین رکھتے ہوئے احساس یقینی کے ساتھ اس کی عبادت کرنا۔ اور جب بندہ میں یہ اوصاف پیدا ہو جائیں تو وہ ولی اللہ کہلاتا ہے۔

چونکہ تقویٰ کے بغیر تواضع ناممکن ہے۔ تواضع کا سب سے زیادہ حق اللہ تعالیٰ کا ہے۔ اس کی بارگاہ میں جس قدر تواضع ہو گی اس قدر کمالات بڑھیں گے جس طرح پھلدار درخت کی خدمت ہو تو پھل زیادہ ہوتا ہے اور جب پھل لگ جائے تو اس میں جھکاؤ پیدا ہو جاتا ہے۔ جس قدر پھل زیادہ ہو گا جھکاؤ اور تواضع اسقدر زیادہ ہو گی۔

کسی شاعر نے خوب کہا ہے۔

جو عالی ظرف ہوتے ہیں ہمیشہ جھک کے ملتے ہیں
صراحی سرنگوں ہو کر بھرا کرتی ہے پیمانہ

یہی حال اہل اللہ کا ہے جس قدر اللہ کی بارگاہ میں تواضع ہو گی اسی قدر انعامات

marfat.com

کمالات، انوارات ومشاہدات کی برسات ہوگی، کیونکہ اس کی ذات اقدس سے تو انسان کی کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ وہ تو ہماری خلوت وجلوت کے تمام چھوٹے بڑے حالات کو جانتا ہے۔ جب کسی بڑے کی بارگاہ میں یا اس کے سامنے جو رازوں کو جانتا ہو، نظر نہیں اٹھا سکتا اس ڈر سے کہ کہیں یہ راز فاش نہ کردیں۔ الغرض ہر کام میں اسی کے سامنے تواضع کرنی چاہیے، خاص طور پر عبادت میں، اگر کوئی شخص صبح وشام ذکر کرتا ہے اور اسے ہر کمال وملکہ حاصل ہے۔ مگر اسے تقویٰ اور تواضع حاصل نہ ہو تو جاننا چاہیے کہ اس کو بھی تعلق یا نسبت کامل حاصل نہیں ہوئی اور نہ ہی وہ اولیاء کی مبارک جماعت میں داخل ہوا ہے۔ اس لیے کہ کسی کو جس طرح کی صفت احسان حاصل ہوگی۔ وہ اس درجہ کا متقی اور تواضع والا بن جائے گا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :-

ان اولیاءہ الا المتقون

ترجمہ : اللہ تعالیٰ کا کوئی ولی نہیں ہو سکتا سوائے پرہیزگاروں اور متقین کے۔

احسان

حضرت مولانا قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی قدس سرہٗ "مالابدمنہ" کتاب الاحسان" میں تحریر فرماتے ہیں :

جان تو نیک بخت کہ تجھ کو اللہ تعالیٰ یہ سارے مسائل جو مذکور ہوئے ہیں ایمان، اسلام اور شریعت کی صورتیں ہیں یعنی شریعت کے ظاہری احکام ہیں اور شریعت کی

marfat.com

حقیقت اور مغز درویشوں کی خدمت میں تلاش کرنا چاہیے اور یوں نہ کہنا چاہیے کہ حقیقت شریعت کے خلاف ہے کہ یہ جاہلوں کی بات ہے اور ایسا کہنا کفر ہے یہی شریعت ہے کہ درویشوں کی خدمت میں اور رنگ پیدا کرتی ہے یعنی دل جب جسمانی تعلق اور علوم ظاہری کے تعلق اور اللہ کے سوا جتنے علاقے ہیں سب سے پاک ہوجاتا ہے اور خدا کی بندگی میں خلوص پیدا ہوجاتا ہے تو یہی شریعت اس کے حق میں مغزدار ہوجاتی ہے اور اس کی نماز خدا کے نزدیک اور علاقہ (تعلق) بہم پہنچاتی ہے یعنی دو رکعت اس کی اور دل کی لاکھ رکعت سے بہتر ہوتی ہے اور یہی حال اس کے روزے اور صدقے وغیرہ کا بھی ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تم سب احد پہاڑ کے برابر سونا خدا کی راہ میں خرچ کرو گے تو میرے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین جو خدا کی راہ میں ایک سیر یا آدھ سیر جو دیں تو وہ اس سونا کے برابر نہ ہوگا۔ یہ مراتب قوت ایمان اور اخلاص کے سبب تھے۔ اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے باطنی نور کو درویشوں کے سینے سے ڈھونڈنا چاہیے اور اسی نور سے اپنے سینے کو روشن کرنا چاہیے تاکہ ہر نیک وبد صحیح فراست سے دریافت ہوجائے۔ قرآن شریف میں ولی، متقی کو فرمایا گیا اور حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ اولیاء اللہ کی علامت یہ ہے کہ ان کی محبت میں خدا یاد آجائے یعنی ان کی محبت میں دنیا کی محبت کم ہوجائے اور خدا کی محبت زیادہ ہو لیکن جو آدمی متقی نہیں ہوتا وہ ولی نہیں ہوتا۔

مولانا رومؒ فرماتے ہیں:

اے بسا ابلیس آدم روے ہست
پس بہر دستے نشاید داد دست

بہت سے ایسے آدمی بھی ہیں جن کی صورت انسانوں کی سی ہے لیکن درحقیقت وہ شیطان ہیں لہذا ہر ہاتھ میں اپنا ہاتھ نہ دینا چاہیے۔

marfat.com

حضرت عزیزان علی رامتینی قدس سرہٗ فرماتے ہیں۔

با ہو کہ نشینی و نہ شد جمع دلت
وز تو نہ رفتید محبت آب و گلت
زنہار ز محبتش گریزان می باش
ورنہ نہ کند روح عزیزان بحلت

ہر وہ شخص کہ جس کے ساتھ تو بیٹھے اور تجھے اطمینان میسر نہ ہو اور تجھ سے دنیا کی محبت دور نہ ہوئی۔ لازماً اس کی محبت سے گریز کر۔ اگر ان کی محبت سے گریز نہ کریگا تو پاک لوگوں کی روح سے تجھے فیض حاصل نہ ہوگا۔

سرکار مبارک کی اپنی تحریر سے استفادہ کریں۔ اگرچہ وہ تحریر بظاہر ایک ناعاقبت اندیش کے جواب میں فرمائی ہے۔

فرماتے ہیں:۔

اپنے پیر بزرگوار (مولانا محمد ہاشم سمنگانی رحمۃ اللہ علیہ) کی زندگی میں کثیر تعداد علماء کرام و عوام اہلسنت فقیر کے حلقہ بیعت میں شامل تھے مثلاً علامہ عبدالحی زعفرانی (مفتی اعظم افغانستان)، مناظر اسلام علامہ صاحب گل المعروف غزنی مولوی صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ، استاد کل جامع المعقول والمنقول علامہ محمد شاہ المعروف روحانی صاحب (ترکستانی) وغیرہ منقتدر علماء کرام افغانستان کی ہجرت سے پہلے فقیر کے حلقہ بیعت میں شامل تھے اور یہ کوئی مخفی بات نہیں ہے۔

ابتدائے خلافت سے لے کر آج تک تقریباً ۲۸ سال گزر گئے ہزاروں کی تعداد میں علماء کرام، سادات کرام فضلاء، طلبہ، قراء کرام، بہت سے مفتی اور عوام مسلمانان اہل سنت فقیر کی تربیت میں داخل ہیں اور سب کے سب قائل ہیں کہ انہیں نور اور

marfat.com

فیض اس فقیر کی محبت سے حاصل ہوا ہے اور اس بات کے بھی قائل ہیں کہ فقیر کی توجہ اور محبت سے ان کے امراض باطنیہ زائل ہو گئے اور نفوس مطمئن ہو گئے۔ اتباع شریعت کی توفیق حاصل ہو گئی. علوم و معارف کشوف حقہ اور حلاوت ایمان نصیب ہو گئی۔ (ہدایت السالکین صفحہ ۵۰ اشاعت محرم الحرام ۱۴۱۶ھ)

یہ شواہد سرکار مبارک کی ولایت اور کمالات و معارف پر واضح دلائل ہیں۔

احسان کا ذکر حدیث میں

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

قال بینما نحن جلوس عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم اطلع علینا رجل شدید بیاض الثیاب شدید سواد الشعر لا یری علیہ اثر السفر ولا یعرف من نخد یہ وقال یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اخبرنی علی الاسلام فقال رسول اللہ علیہ وسلم الاسلام ان تشہد لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ و تقیم الصلوٰۃ وتؤتی الزکواۃ و تصوم رمضان وتحج البیت ان استطعت الیہ سبیلا قال صدقت نعجبنا لہ بسالہ وصدقہ قال ان تؤمن باللہ و ملائکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاخر وتؤمن بالقدر خیرہ وشرہ قال صدقت قال فاخبرنی عن الاحسان قال ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک... (النووی فی الاربعین)

ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ اچانک ہمارے سامنے تیز سفید پڑوں اور تیز سیاہ بالوں والا ایک آدمی نمودار ہوا، اس پر سفر کے آثار بھی

marfat.com

نہیں تھے اور ہم میں سے کوئی بھی اس کو نہیں پہچانتا تھا۔ اس نے اپنے زانوؤں کو نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے زانوؤں مبارک کے ساتھ ملایا اور اپنی ہتھیلیوں کو آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے زانوؤں پر رکھ کر کہا کہ اے محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم مجھے بتائیے اسلام کیا ہے؟ تو رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور یہ کہ تو نماز پڑھا کرے اور زکوٰۃ دیا کرے اور رمضان المبارک کے روزے رکھے اور اگر استقامت ہو تو خدا کے گھر کا حج کرے تو اس نے عرض کیا کہ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے سچ فرمایا ہم بڑے حیران ہوئے کہ خود ہی سوال کرتا ہے اور خود ہی تصدیق۔ اس نے عرض کیا مجھے فرمائیے کہ ایمان کیا ہے۔ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ ایمان یہ ہے کہ تو اللہ جل جلالہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، یوم آخرت پر اور اچھی اور بری تقدیر پر یقین رکھے۔ اس نے عرض کیا کہ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے سچ فرمایا پھر اس نے عرض کیا کہ احسان کیا ہے آپ نے فرمایا کہ تو اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کر کہ گویا تو اسے دیکھ رہا ہے اگر تو اسے نہیں دیکھتا تو وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔

........❀........

marfat.com

احسان

عہد صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں اہل علم کو احسان کے نام سے موسوم کرتے تھے۔ جیسا کہ مذکورہ حدیث سے ثابت ہے۔

الاحسان راجع الی اتقان العبادات ومراة حقوق الله و مراقبة واستحضار عظمة وجلالة حال العبادت وهذا حال اولياء الله العارفين الصارفين اوقاتهم الافضل الاعمال واحسن الاحوال من محاسبة النفس ودوام ذكر الله وتصفية القلب ومراقبة الاعمال ومكاشفة الحضور والاحوال .....

احسان کا مطلب یہ ہے کہ عبادت عمدگی کے ساتھ ادا کرنا، یا اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ کے حقوق کا پورا خیال رکھنا۔ اس کے مراقبات اور عظمت کا استحضار کرنا اور عبادت کے وقت اس کی جلالت کا استحضار کرنا یہ اولیاء اللہ کا حال ہے۔ جو عارفین ہیں اور اپنے اوقات کو بہترین اعمال اور احوال میں بسر کرتے ہیں نفس کا محاسبہ کرتے ہیں، ہر لمحہ اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔ دل کو امراض باطنہ سے صاف کرتے ہیں، اپنے اعمال کی حفاظت کرتے ہیں۔ اپنے وجود اور احوال کو ظاہر کرتے ہیں۔

یہ تمام احوال احسان پر دلالت کرتے ہیں جیسا کہ قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ عارف کی ایک رکعت اوروں کی ہزار رکعت سے بہتر ہے۔ ایسی ہی عبارت کفایۃ الاتقیاء میں مذکور ہے۔

marfat.com

وركعة من عارف افضل من الف ركعة من عالم غير عارف ولاعبرة لانکار بعض المبتدعة لانهم شاهدوا فی انفسهم لم یجدوا احدا متصفا بالکرامة والخوارق والمواجید والاحوال تو تو عہم فی الزیغ والضلال فوقعوا فی انکار التصوف واهله ویحسبون انهم علی هدی من انهم کما هو داب جمیع فرق الضالة ۔

عارف کی ایک رکعت غیر عارف عالم ظاہر کی ایک ہزار رکعت سے بہتر ہے اور تصوف کے بعض مبتدعین کے انکار کا اعتبار نہیں ہے کیونکہ وہ دیکھتے ہیں کہ ان میں سے کوئی بھی کرامت، خوارق مواجید اور احوال سے متصف نہیں ہے۔ چونکہ وہ مبتدعین محرومی اور گمراہی میں واقع ہوئے ہیں اس لیے تصوف اور اہل تصوف سے انکار کرتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہدایت پر ہیں جس طرح تمام گمراہ شدہ فرقوں کی پختہ عادت ہے۔

انسانی تربیت

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مال یعنی کثرت زر میری امت کا فتنہ ہے، آج اس میں ہر شخص مبتلا ہے۔ جب تک یہ امت اس فتنے سے محفوظ رہی دین کا بول بالا رہا بحر و بر پہ سیادت رہی، انسان و جن پر قیادت رہی اپنوں اور غیروں پر ہیبت رہی اور ملی وقار پہ تمکنت رہی اور جب مسلمان مال و دولت کی حرص و ہوا میں مبتلا ہوئے تو ہر شے رخصت ہوگئی۔ اولیاء کبائر کی عظیم شخصیات جو حرص اور لالچ کے بغیر متوکل الی اللہ ہو کر بے لوث اللہ کی مخلوق کی خدمت کرتے رہے ہیں جن میں درد اخلاص اور رواداری کا وہ جذبہ کارگر ہوتا ہے جو اپنی فکری اہمیت کے

marfat.com

اعتبار سے اپنی مثال آپ ہوتے ہیں، ان اولیاء کاملین کی مقدس جماعت ہر دور میں پیش رہی۔ اس زمانے میں حضرت سیدی و مرشدی اخندزادہ سیف الرحمن مبارک کا نام سنہری حروف میں لکھنے کے قابل ہے جن کی کاشف اسرار شخصیت نے ٹوٹے ہوئے دلوں کو تابانی عطا فرمائی اور جن کی کیمیائی توجہ نے بھٹکے ہوئے انسانوں کو گمراہی کے بھنور سے نکال کر رشد و ہدایت اور کمالات کی منزل پر چلا دیا، آپ کے توکل و استغنار کے فروزاں چراغوں کی لازوال روشنی سے فیض پاکر لاکھوں انسانوں کے سینے منور ہوئے اور وہ عمل کا ایسا پیکر بنے کہ لوگ ان کے تقویٰ و اعمال کو دیکھ کر حیران ہو گئے کہ ان کی سابقہ زندگی کے برعکس ان میں کیسا انقلاب برپا ہو گیا۔ آج لاتعداد دلوں پر سرکار مبارک مدظلہ کی عظمت کے پرچم لہرا رہے ہیں۔ اور پوری دنیا میں ذکر و فکر، حال و مستی، نالہ و فغاں کی صدائیں بلند ہو رہی ہیں اور سلسلہ نقشبندیہ کو شہنشاہ نقشبند و امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے بعد وہ تابانیاں و رعنائیاں نصیب ہوئیں اور آپ کے احیائے دین سے باغ سنت میں بہار آئی کہ جس سنی پھول کو دیکھا اس کی مہک و چمک نے چمنستان کو معطر کر دیا۔ یہ ساری بہاریں اور چمک دمک سرکار کی تربیت و انسان سازی کا کمال ہے۔ ہیرے کو جب تک تراشا نہ جائے اس وقت تک اس میں چمک دمک نہیں پیدا ہو سکتی۔ اس کی چمک دمک کا اعتبار اس کے اچھا تراشے جانے پر ہے۔ کسی پیر کے کمالات کو اگر دیکھنا ہو تو اس کے مریدوں کی اچھی تربیت سے اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ آپ نے انسان سازی کا کام سرانجام دیتے ہوئے اپنی توجہ سے اسے تقویٰ کی وہ معراج عطا کی کہ جس کی قدر و منزلت اور پاکیزگی کی کیفیت کو صرف اس کو حاصل کرنے والا ہی محسوس کر سکتا ہے۔ آپ کی عظیم شخصیت نے دین اسلام کے سنہری اصولوں کو وہ دوام بخشا ہے کہ جس سے قرونِ اولیٰ کی

marfat.com

یادیں تازہ ہوگئی ہیں۔

اس کے بعد آپ نے تعلیم و توجہ کا سلسلہ اپنے آستانہ میں شروع فرمایا۔ پاکستان کے کئی احباب آپ سے فیضیاب ہوئے۔ آپ کی درویشانہ محبت لوگوں کی بے زار و بے مقصد زندگی کو خوشگوار اور بامقصد بناتی ہے اور افراد کی قابلیت و استعداد کے مطابق منزل کی نشاندہی کرتی ہے۔ آپ کا کسی معمولی آدمی کو اپنی مبارک توجہ سے نوازنا علمی، نظریاتی، روحانی اور بدنی عوارض کے لیے تیرحدف ثابت ہوتا ہے۔ اگرچہ ہر انسان میں کوئی نہ کوئی خاص صلاحیت موجود ہوتی ہے۔ لیکن اکثر افراد اپنی ان اعلیٰ صلاحیتوں سے بے خبر ہوتے ہیں۔ یا ان سے صحیح کام لینے سے عاجز ہوتے ہیں ایسی پوشیدہ اور خوابیدہ صلاحیتوں کو ڈھونڈ نکالنا اور انہیں درست سمت میں متحرک کرنا مبارک صاحب مدظلہٗ کا خاصا اور فہم و فراست کا کمال ہے آپ نے اس کمال و عظمت و توجہ سے بے شمار چنگاریوں کو چراغ اور چراغوں کو آفتاب و مہتاب بنادیا۔

علم و ادب، قرآن و حدیث و فقہ میں آپ کی تحقیق ایسی کہ ایک وسیع حلقہ آپ کی زبان سے نکلی ہوئی بات اور قلم سے نکلی ہوئی تحریر کو حرف آخر سمجھتا ہے کیونکہ جن کو آپ نے اپنی توجہ کے کمال سے باکمال بنایا، ان کے لیے آپ کا ہر ہر لفظ چاہے تقریری ہو یا تحریری وہ ایک انمول موتی کا درجہ رکھتا ہے۔ مگر حلقہ مریدین کے علاوہ دوستی اور کتاب شناسی میں آپ کا کوئی ثانی نہیں۔ اکثر اہل علم افراد آپ کے پاس کھنچے چلے آتے ہیں اور اپنی طلب و توقع سے کہیں زیادہ مطمئن و بامراد واپس لوٹتے ہیں۔ آپ کی پرخلوص رہنمائی و توجہ اور معاونت عارضی نہیں ہوتی۔ بلکہ اس وقت تک جاری و ساری رہتی ہے کہ بندہ اپنا کام مطلوب و مقصود حاصل کرکے اپنی منزل تک رسائی حاصل کرلیتا اور کمال تقویٰ کو پالیتا ہے۔

marfat.com

آپ کا ذاتی کتب خانہ مثالی ہے اور علم کے پیاسوں کی پیاس بجھانے کے لیے اپنے تجربہ کو بھی اس علم کے ذوق کے ساتھ شامل فرماتے ہیں اور ہر طالب ذوق کی راہنمائی اس کے شوق کی حدتک فرماتے ہیں۔

اہل علم کبھی آپ کی گفتگو علم سے تنگ و پریشان نہیں ہوئے۔ سرکار مبارک کا تعلق باعظمت اولیاء کے گروہ سے ہے کہ جن کے نزدیک شہرت و دولت و جاہ و دنیا کی کوئی وقعت نہیں اس لیے آپ کا دامن ان الائشوں سے پاک ہے۔

آپ کا آستانہ دکھی انسانیت کی خدمت کا ایک مرکز ہے۔ یہاں پر عوام الناس کے ساتھ علماء و خطباء، پیرو فقیر، تاجر و ڈاکٹرز، پروفیسر، وکیل، عام و خاص سب آپ مبارک کے علم و عرفان کے فیوضات کی برکات حاصل کرتے ہیں سرکار مبارک اپنوں اور بے گانوں میں فرق نہیں رکھتے۔ عطا میں ہر ایک کے ساتھ یکساں ہیں اور ہمہ وقت سالکین کو حقیقی یعنی معرفت الٰہی کا اجالا پھیلانے میں مصروف عمل ہیں۔ اور آپ درویشانہ رنگ میں ہر آنے والے کو رنگتے ہیں۔ ایسی نابغہ روزگار شخصیت جو خدمت کروانے کی بجائے ہر وقت خدمت کرنے میں زندگی وقف فرما رکھی ہے اور اہل علم کا جملہ ہے۔ میرے استاد المکرم علامہ ابوالفیض محمد عبد الکریم ابدالوی شیخ الولایت خانقاہ ڈوگراں فرمایا کرتے ہیں۔ کہ اخندزادہ مبارک ایک عظیم دانشور، ایک محقق، ایک درویش، ایک فقیر اور اہل علم ہونے کے ساتھ اہل علم و اہل قلم دانشوروں کی قدر اور ان سے محبت کرنے والے ہیں۔ اس گل میں خوشبو بھی ہے اور نالۂ دل بھی ہے اور محفل بھی ہے۔ قبلہ استاد المکرم کا جملہ حق ہے۔ جب بھی آستانہ عالیہ پر حاضری ہوئی ہر بار بڑے بڑے اہل علم و فضل و اہل قلم سے ملاقاتیں ہوئیں۔ اور ہر علم و فضل والا آپ کے اخلاق و اخلاص کا گرویدہ ہے۔ اور آپ کی نیازمندانہ محبت اور التفات کا دیوانہ ہے، آپ اہل علم کی میزبانی کا

marfat.com

پورا حق ادا فرماتے ہیں اور امتیازی انداز سے علمی اور تحقیقی کام کرنے والوں کی راہنمائی فرماتے ہیں۔ میں کئی سینکڑوں مشاہیر و اہل علم کو جانتا ہوں جو بعض علمی مسائل کے حل کے لیے آپ کے پاس حاضر ہوئے اور آپ مبارک نے ان تحقیقین و مدرسین کی راہنمائی سے کبھی پہلوتہی نہ فرمائی۔ راہنمائی کے ساتھ کتابیں خرید کر عطا فرماتے۔ کتابوں کے حوالہ جات میں مدد دیتے کسی کے ایک سوال کے جواب میں کتابوں کی قطار لگادی۔ آپ کے کتب خانہ میں نادر و نایاب کتابوں کا ایک عظیم ذخیرہ ہے۔ گویا آپ اہل علم و دانش اور اہل محبت کی جلوہ گاہ ہیں، آپ کی محبت میں اگر ایک جاہل بھی عرض گزار ہے تو ایک وقت کے بعد اس کی معلومات کا ذخیرہ بڑے بڑے سکالروں سے زیادہ ہو گیا، اس وقت وہ شخص ایک کندن بن کر نکلا۔ جس باغ کی آپ نے آبیاری کی آج اللہ کے فضل و کرم سے اس میں بہار ہے۔

سرکار مبارک کے تقویٰ پر ایمان افروز واقعہ

جن دنوں میں میاں محمد سیفی دربار سید ہجویری داتا گنج بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ عالیہ میں محفل ذکر کیا کرتے تھے اور اس میں خود بنفس نفیس جلوہ فرما ہوتے تھے۔ تو دوران محفل ذکر ایک صاحب جن کا نام میاں محمد منشی تھا، اس نے بلال گنج میں اپنے نام پر ایک ہسپتال بھی بنوایا ہے، میاں محمد منشی نے میاں محمد سیفی صاحب سے عرض کیا کہ میری خواہش ہے کہ میں ہسپتال کی طرح ایک عظیم الشان دینی مدرسہ بھی قائم کروں اور اگر آپ قبول فرمالیں تو آپ کے لیے مدرسہ کے ساتھ ایک عظیم الشان مسجد اور آستانے کی بھی تعمیر کروں گا۔ گویا یہ کل منصوبہ ۱۳ کنال میں طے پایا ان دنوں

marfat.com

آستانہ عالیہ راوی ریان شریف مسجد و مدرسہ وغیرہ کی بنیاد نہیں رکھی گئی اور محفل ذکر میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا جہاں گھر ہے جسے آج کل چھوٹا آستانہ کہتے ہیں وہیں ہوا کرتی تھی۔ تو اس نے اس تمام منصوبے کی تعمیر کی ذمہ داری بھی اٹھانے کا وعدہ کیا میاں صاحب نے جواباً کہا کہ میں اپنے مرشد کی اجازت کے بغیر کوئی بھی فیصلہ خود نہیں کر سکتا اور نہ کروں گا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اجازت فرما دی تو آپکی پیشکش قبول کروں گا اور اگر اجازت نہ فرمائی تو یہ چیز میرے اختیار میں نہیں کہ میں آپ کی اجازت کے بغیر قبول کر لوں۔ یہ واقعہ میاں صاحب نے راقم الحروف سے ذکر کیا۔ ہم اکٹھے کاشانۂ سیفیہ پر حاضر ہوئے تو سرکار کاشانہ کی بجائے آستانہ عالیہ پر مریدین کے جم غفیر میں تشریف فرما تھے۔ ہم نے میاں محمد منشی کی پیشکش کو حضور سرکار مبارک مدظلہٗ کی بارگاہ عالیہ میں عرض کیا۔ سرکار نے پوچھا کیا وہ سالک ہے میاں صاحب نے جواب دیا نہیں، سرکار نے پوچھا متبع سنت ہے تو میاں صاحب نے عرض کیا نہیں تو آپ نے فرمایا۔ جس کا اخلاص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے ساتھ نہیں وہ اتنی بڑی قربانی کیسے دے گا۔ اور اگر واقعی وہ اپنے اخلاص میں مخلص ہے تو پہلے اپنی شکل کو درست کرے پھر اصلاح باطن کے لیے آپ سے ذکر حاصل کرے تب اس کی پیشکش قبول کی جا سکتی ہے ورنہ نہیں۔

وہ تخت سکندری پہ تھوکتے نہیں
بستر لگا ہے آقا جن کا تیری گلی میں

اس واقعے میں سرکار مبارک کے اعلیٰ تقویٰ کی واضح دلیل ہے۔

اس سال یعنی ۱۹۹۹ - ۱۴۱۹ ماہ رمضان المبارک کے درمیانی عشرہ میں پیر طریقت گلزار احمد سیفی نے فون پر اطلاع دی کہ عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم میاں محمد سیفی نے فون پر اطلاع دی ہے کہ ہم تینوں آستانہ عالیہ پر حاضر ہونگے تو جب حاضر ہوئے اور

marfat.com

قدم بوسی کے بعد ہمارے ایک پیر بھائی جو کہ پشاور شہر کے عظیم الشان تاجر ہیں تشریف لائے انہوں نے سرکار مبارک کی بارگاہ عالیہ میں اعلیٰ اون کی بنی ہوئی جرسی پیش کی جو مبارک صاحب کو بہت پسند آئی۔ آپ نے جناب جاوید بٹ سے دریافت فرمایا کہ اس کی قیمت کیا ہے؟ اس نے عرض کیا کہ سرکار جتنے میں لایا، حضور کی خدمت میں پیش کر دی ہے۔ جب آپ نے بار بار اسرار کیا تو بٹ صاحب نے غالباً (۱۲۰۰) بارہ سو عرض کیا تو سرکار مبارک نے بارہ سو روپے اپنی جیب سے نکال کر بٹ صاحب کو عطا کر کے فرمایا کہ جو تم نے پیش کی وہ تو تحفہ ہو گیا اب یہ بارہ سو اس لیے ہے کہ میرے لیے اس جیسی ایک اور جرسی خرید لاؤ۔

بٹ صاحب نے عرض کیا کہ حضور میرے پاس جو مال و دولت ہے وہ آپکی دعاؤں کی برکات سے ہی ہے۔ میں اور لے آؤں گا۔ جواباً سرکار مبارک نے فرمایا کیونکہ اب جرسی کی مجھے ضرورت ہے اور سوال کرنا شریعت میں حرام ہے۔ میں نے پوری زندگی میں کبھی بھی کسی مرید سے کچھ طلب نہیں کیا اگر تم پیسے نہیں لو گے تو میں جرسی نہیں لوں گا۔ سرکار کے بار بار تکرار کی بنا پر اس نے پیسے لے لیے اور عرض کرنے لگا کہ یہ پیسے آپ اب میری طرف سے تحفہ قبول فرمالیں تو آپ کا چہرہ مبارک جلال سے سرخ ہو گیا فرمایا کہ پہلے فریب سے بھی یہ بڑا فریب ہے۔

حقیقت بھی یہی ہے کہ راقم الحروف کو بیعت ہوئے تقریباً ۲۰ سال ہو گئے ہیں اور سرکار مبارک صاحب کو کبھی کسی مرید سے کوئی چیز طلب کرتے نہ دیکھا نہ سنا۔ اگر کوئی چیز کسی مرید سے منگوانی چاہی تو پہلے متعلقہ چیز کی قیمت عطا فرمائی پھر اسے وہ چیز لانے کیلئے فرمایا۔ آپ ایک جملہ اکثر فرمایا کرتے ہیں جو حکمت اور تقویٰ سے لبریز ہے۔

نہ طمع نہ جمع نہ منع

marfat.com

حضرت مبارک صاحب مولانا عبداللہ سیفی کی دوکان پر خوش گوار موڈ میں
مولانا عبداللہ صاحب وہ ہیں جنھوں نے مبارک صاحب کی دس سال خدمت کی

marfat.com

نمائندہ خبریں کے اعتراض پر تفسیر روح المعانی کا حوالہ دیکھاتے ہوئے جبکہ
مفتی احمد الدین توگیروی قریب بیٹھے ہیں

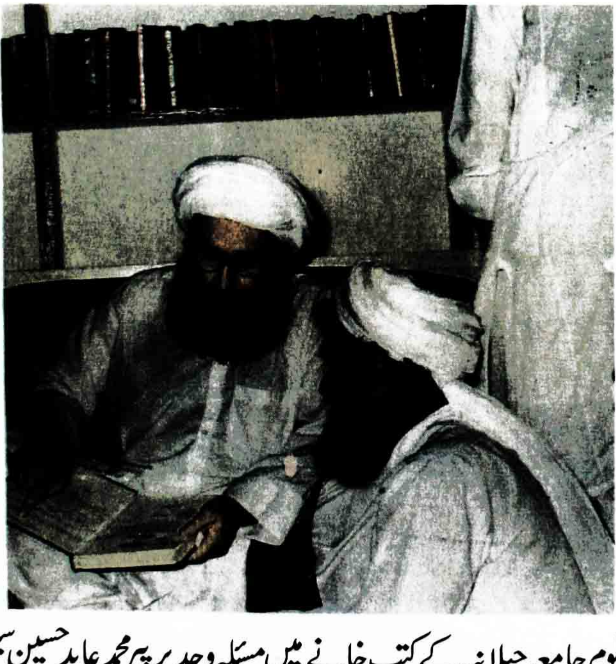

دارالعلوم جامعہ جیلانیہ کے کتب خانے میں مسئلہ وجد پر پیر محمد عابد حسین سیفی کو
تفسیر کبیر کا حوالہ بتارہے ہیں

marfat.com

روزنامہ خبریں کے نمائندہ کو انٹرویو دیتے ہوئے

marfat.com

دارالعلوم سیفیہ میں صحیح مسلم شریف کا درس دیتے ہوئے

حاجی دیوان نعمت اللہ سہروردی کے مزار شریف پر (خانقاہ ڈوگراں) حاضری دیتے ہوئے جبکہ آپ کے خلیفہ اعظم روحانی صاحب اور شیخ الحدیث علامہ ابوالفیض محمد عبدالکریم بیٹھے ہیں

marfat.com

خانقاہ سے مدرسہ کی طرف تشریف لاتے ہوئے

marfat.com

پتہ کے آپریشن کے لئے پشاور سے لاہور آمد پر ائیر پورٹ سے باہر تشریف لا رہے ہیں جبکہ قبلہ روحانی صاحب اور ائیر پورٹ کا عملہ ہمراہ ہے

دریائے کابل کے کنارے محفل ذکر سے فراغت کے بعد اپنے خلیفہ صوفی سیف اللہ کے ساتھ محو گفتگو ہیں جبکہ بائیں جانب صوفی کندل صاحب اور پیر محمد عابد حسین کھڑے ہیں

marfat.com

1993ء میں دارالعلوم جامعہ جیلانیہ کے جلسہ دستار فضیلت کے لئے لاہور آمد
پر ائرپورٹ پر استقبال کرنے والوں کے جم غفیر ہیں

1990ء میں دارالعلوم جامعہ جیلانیہ کے ہوسٹل کا سنگ بنیاد رکھنے کے بعد دعا کرتے
ہوئے اور صوفی سیف اللہ سیفی سید اعظم شاہ صاحب وغیرہ کھڑے ہیں

marfat.com

سرکار مبارک صاحب درس حدیث کے دوران جبکہ آپ کے ساتھ قاری عبدالوہاب سیفی
حافظ عرفان اللہ سیفی ظہور احمد اور دیگر احباب بیٹھے ہیں جب کہ سرکار
مبارک کے ساتھ پیر محمد عابد حسین سیفی بیٹھے ہیں

دارالعلوم سیفیہ کی نئی بلڈنگ دیکھاتے ہوئے جبکہ آپ کے ساتھ صوفی گلزار احمد
سیفی اور دیگر خلفاء میں پیر محمد عابد حسین سیفی

marfat.com

حضرت مبارک صاحب لاہور ائیر پورٹ پر تشریف لاتے ہوئے

marfat.com

درس بخاری شریف دیتے ہوئے ایک اور انداز سے

درس شریف کے دوران کسی عبارت پر غور کرتے ہوئے جبکہ آپ کے
ساتھ پیر محمد عابد حسین سیفی بیٹھے ہیں

marfat.com

بمقام کوٹ سرور عابد حسین سیفی کے آبائی گاؤں میں ایک خصوصی تقریب میں شرکت
کے موقع پر جبکہ سرکار کے ساتھ جہاد افغانستان میں شہید ہونے والے
مجاہد صوفی نجیب اللہ اور صاحبزادہ نور المجتبیٰ چشتی ہیں

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویریؒ کے عرس مبارک کی تقریب کی صدارت فرماتے
ہوئے حضرت علامہ محمد مقصود احمد خطیب دربار شریف ساتھ بیٹھے ہیں

marfat.com

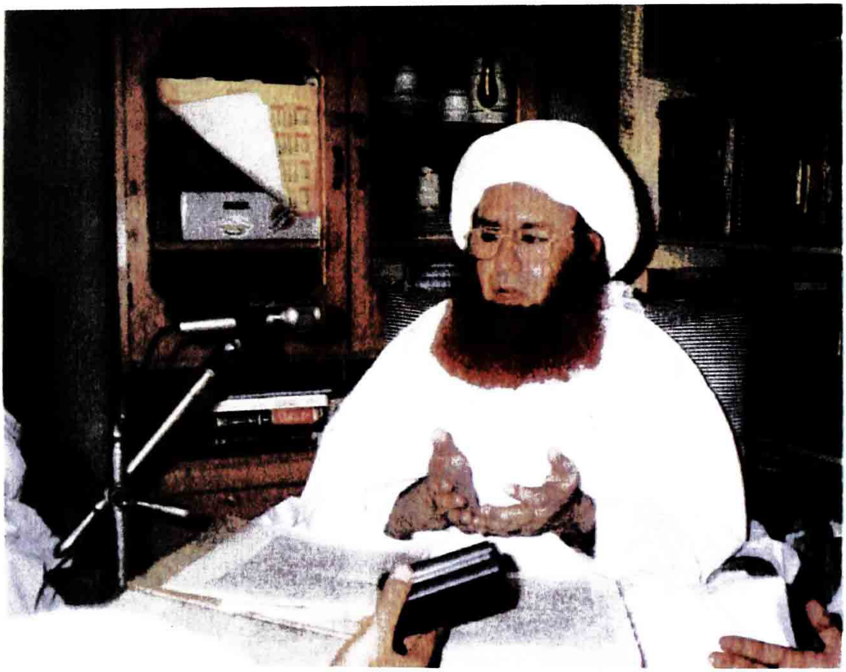

دارالعلوم سیفیہ میں درس بخاری شریف کے بعد دعا فرماتے ہوئے

عاشق اللہ صاحب، قاری محمد حبیب صاحب پادشاہ صاحب، صاحبزادہ مبارک صاحب
غازی علم دین شہید کے مزار پر حاضری دیتے ہوئے

marfat.com

حضرت مبارک صاحب

marfat.com

حضرت مبارک صاحب دارالعلوم جامعہ جیلانیہ نادرآباد مدرسہ کے صحن میں مسکراتے ہوئے

marfat.com

علمائے کرام کو حدیث جبرائیل دیکھا کر اس پر گفتگو فرما رہے ہیں

خطیبانہ انداز میں

marfat.com

حضرت مبارک صاحب حضرت داتا گنج بخش علی ہجویریؒ کے عرس مبارک کی تقریب کی صدارت فرماتے
ہوئے حضرت علامہ محمد مقصود احمد خطیب دربار شریف اور دیگر خلفاء کے ساتھ تشریف فرما ہیں

marfat.com

آپ کے والد گرامی قبلہ قاری سرفراز قادری صاحب نے دو شادیاں کیں تھیں۔ اس میں ایک آپ کی والدہ تھی جس کے بطن سے آپ اور چار بھائی پیدا ہوئے تھے۔ مگر دوسری والدہ کے ہاں کوئی اولاد نہ تھی۔ جب آپ کے والد قبلہ قادری صاحب نے انتقال فرمایا تو آپ کی دوسری والدہ نے ایک اور نکاح کر لیا اس نکاح کے بعد ان کے بطن سے دو بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ جب آپ کے والد قبلہ قادری صاحب کی جائیداد تقسیم کرنے کا وقت آیا تو آپ نے دوسری والدہ کے بارے میں کافی معلومات کروائی مگر پتہ نہ چل سکا۔ اس بارے میں مندرجہ ذیل گان خصوصاً علامہ سعید احمد حیدری و علامہ محمد حمید جان اخندزادہ کو مجاہدین سے پتا چلا کہ پاکستان میں مہاجر افغانی کیمپ میں ان کا انتقال ہو چکا ہے۔ اگرچہ وہ آپ کی حقیقی والدہ نہ تھی مگر والد کے نکاح میں رہنے کی وجہ سے ان کا جائیداد میں حصہ میں حصہ نکلتا تھا۔ لہذا آپ نے ان کی صاحبزادیوں سے رابطہ کیا۔ کیونکہ اپنی ماں کی وراثت کی وہ حقدار تھی۔ ان کو بلا کر اپنے تمام بھائیوں کو جمع فرمایا اور مسئلہ کی تفصیل بیان فرمائی مگر آپ کے بھائیوں نے ان کو حصہ دینے سے انکار کر دیا کہ یہ نہ تو ہماری حقیقی ماں کے بطن سے اور نہ ہی ہمارے والد کی اولاد سے ہیں تو آپ مرشدی اخندزادہ مبارک نے بھائیوں کو ارشاد فرمایا کہ حصہ ان کا نہیں ان کی ماں کا ہے کیونکہ وہ ہمارے والد کے نکاح میں تھی۔ آپ نے اپنے حصہ کی تمام جائیداد کا حساب کر کے جو حصہ ان کی ماں کو آتا تھا وہ ان کے حوالے فرما دیا اور سب احباب کو فرمایا آج حساب دینا آسان ہے مگر قیامت کے دن مشکل ہو گا۔

آپ کے مرید صادق الیقین جن کا اسم گرامی میاں محمد حنفی سیفی ہے ان کا شمار حضرت کے بڑے خلفاء میں ہوتا ہے، وہ جب بھی آپ کبھی بارگاہ عالیہ میں

marfat.com

حاضری دیتے تو بازار سے کچھ پھل، سبزی اور گوشت وغیرہ لے جاتے اور بجائے آپ کو پیش کرتے کے سیدھا گھر بھیج دیتے اور آپ سے ذکر نہ کرتے۔ ایک مرتبہ میاں صاحب نے بازار سے بارہ کلو گوشت خریدا اور جاتے ہی حسب معمول گھر بھیج دیا۔ اور پھر جب گھر سے کھانا اور گوشت تیار ہو کر آیا تو آپ نے استفسار کروایا کہ گھر میں تو گوشت نہ تھا یہ کہاں سے آیا۔ پتا کروانے پر معلوم ہوا کہ میاں صاحب لے کر آئے ہیں۔ تو فوراً میاں صاحب سے پوچھا کہ میاں صاحب یہ گوشت آپ نے خود ذبح کروایا تھا کہ پہلے سے ذبح شدہ تھا تو میاں صاحب نے عرض کی کہ پہلے سے ذبح شدہ تھا۔ تو آپ نے یہ فرما کر کہ بازار میں اکثر لوگ بے نماز اور طہارت سے عاری ہوتے ہیں اور تکبیر وغیرہ کا خیال بھی نہیں کرتے، گوشت تناول فرمانے سے انکار کر دیا۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ محفل ذکر ہو رہی تھی اور آپ مئے فیض سے دیوانوں کو جام بھر بھر کے پلا رہے تھے۔ کہ اسی دوران ایک آدمی حاضر ہوا اور اس نے پرفیوم آپ کے کپڑوں پر چھڑک دیا۔ تو آپ نے اس سے وہ پرفیوم لے کر اُسے احباب سے چیک کروایا کہ ماچس سے اسے آگ لگائی جائے۔ اگر آگ لگ گئی تو پھر اس میں الکوحل ہے ورنہ وہ صحیح خوشبو ہے۔ کسی اور ساتھی نے عرض کی کہ آگ تو اور خوشبوؤں کو بھی لگ جاتی ہے۔ الکوحل اور خوشبو میں فرق یہ ہے کہ الکوحل کو آگ بھڑک کر لگتی ہے اور عام خوشبو اور تیل کسی چیز کے ساتھ مل کر لگتی ہے۔ لہذا چیک کیا گیا تو آگ بھڑک اٹھی۔ آپ فوراً گھر تشریف لے گئے کپڑوں کو تبدیل فرمایا اور احباب کو پرفیوم لگانے سے منع فرمایا کیونکہ وہ نجس ہے اور نجاست سے نماز ہی نہیں ہوتی۔

ایک مرتبہ ایک مرید نے آپ کو ایک موزوں کا جوڑا بطور نذرانہ پیش کیا۔

marfat.com

آپ نے جب ان کا رنگ دیکھا تو فرمایا بھئی اس کا رنگ عورتوں سے ملتا جلتا ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے۔ لہذا میں یہ نہ لوں گا۔

آپ کا ایک مرید آپ کے لیے ایک کمبل لایا اور آپ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ آپ نے اسے قبول فرمایا چونکہ لفافے میں بند تھا۔ لہذا اسی طرح گھر بھجوا دیا۔ جب نماز کا وقت قریب آیا تو آپ وضو فرمانے گھر تشریف لے گئے۔ فوراً واپس تشریف لائے تو ہاتھ میں وہی کمبل تھا۔ آپ نے اس کو لانے والے سے فرمایا کہ کیا تم نے اسے دیکھا نہیں کہ اس پر شیر کی تصویر بنی ہوئی ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کے گھر میں کتا اور جاندار کی تصویر ہو گی۔ اس گھر میں اللہ کی رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ آپ نے یہ فرما کر کمبل اسے واپس کر دیا اور آئندہ تصویر والی چیز خریدنے سے منع فرمایا۔

marfat.com

مسلمان کو کافر کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے

فتویٰ

marfat.com

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین کہ اگر کوئی شخص کسی مسلمان کو کافر یا واجب القتل کہتا ہے اور اس کی کوئی کفر کی وجہ بھی نہ ہو مثلاً پیر محمد چشتی چترالی نے حضرت پیر طریقت اخند زادہ سیف الرحمن مدظلہ العالی کو کافر کہا، اور کچھ ایسے مولوی بھی ہیں جنہوں نے اس کی تائید کی تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ اس کا حکم دلائل سے ثابت کر کے عنداللہ ماجور فرمائیں۔

بینو و توجروا

السائل ظہور احمد علوی ضلع راولپنڈی تحصیل مری ڈاکخانہ گلہڑہ گلی بمقام چھاواں

الجواب اللّٰھم اجعل موافقا للصواب والحق
مسئلہ مذکورہ مسئولہ کے متعلق قرآن پاک میں ہے۔
یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَتَبَیَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰی اِلَیْکُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا فَعِنْدَ اللّٰہِ مَغَانِمُ کَثِیْرَۃٌ کَذٰلِکَ کُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰہُ عَلَیْکُمْ فَتَبَیَّنُوْا اِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا ۝ (سورۃ النساء پارہ ۵ آیت ۹۴)

marfat.com

ترجمہ: اے ایمان والو! جب تم اللہ کی راہ میں سفر کرو تو ہر کام کو تحقیق کر کے کیا کرو۔ اور ایسے شخص کو جو کہ تمہارے سامنے ایمان ظاہر کرے دنیاوی زندگی کے سامان کی خاطر یوں مت کہہ دیا کرو کہ تو مسلمان نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے بہت مال غنیمت ہے۔ پہلے تم بھی ایسے ہی تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے تم پر احسان کیا پس غور کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کی پوری خبر رکھتا ہے۔ (یعنی جب تم اول مسلمان ہوتے تھے اگر تمہیں یہی کہہ دیا جاتا کہ تم مسلمان نہیں ہو تو تم کیا کرتے۔

علامہ محمود آلوسی علیہ الرحمۃ اس کی تفسیر کرتے ہوتے رقمطراز ہیں:۔

امام احمد نے اس حدیث کو تخریج کیا۔ امام ترمذی نے اسے حسن کہا اور ابن حمید نے اسے صحیح کہا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بنی سلیم کا ایک شخص صحابہ کرام کی جماعت کے پاس سے گزرا جس کے پاس بکریاں تھیں۔ اس نے جماعت صحابہ کو سلام کیا، انہوں نے سمجھا اس شخص نے ڈر کے مارے ہمیں سلام کیا تاکہ میں قتل سے بچ سکوں۔ انہوں نے اس شخص کو قتل کر دیا اور وہ بکریاں مالِ غنیمت میں شامل کر کے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پیش کیا۔ تو اس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

نیز ابن جریر نے سدی سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامہ کی سرکردگی میں ایک جماعت جہاد کے لیے بھیجی اور جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اسامہ کو روانہ کرتے تھے تو واپسی پر ان کے متعلق ان کے ساتھیوں سے ان کی تعریف سننا پسند فرماتے تھے۔ لیکن اس دفعہ دریافت نہ کیا بلکہ آپ کے ساتھی از خود بیان کرنے لگے تو دوران گفتگو کہا کہ یارسول اللہ

marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص اسامہ کو ملا تو اس نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھا پھر بھی اسامہ نے اُسے قتل کر دیا تو حضور علیہ السلام نے حضرت اسامہ کی طرف رُخِ انور کرتے ہوتے فرمایا ایسا کیوں کیا۔ تو حضرت اسامہ نے عرض کیا اس نے قتل سے بچنے کے لیے پڑھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تو نے اس کا دل چیر کر دیکھا تھا کہ ڈر اور قتل سے بچنے کے لیے کہا تھا۔ (روح المعانی ص ۱۱۹ ج ۳ مطبوعہ جدید از ملتان)

تو اس آیت و حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص اپنا اسلام ظاہر کر رہا ہے تو جب تک اس کے کفر کی پوری تحقیق نہ ہو جاتے اس کو کافر کہنا ناجائز اور وبال عظیم ہے۔

فوائد موضح القرآن حاشیہ مولانا شاہ عبدالقادر دہلوی اس آیت مقدسہ کے ذمن میں تحریر فرماتے ہیں کہ ابن عباس نے فرمایا کہ مسلمان اگر قصد کر کے مسلمان کو مار ڈالے وہ دوزخی ہو چکا اس کی توبہ قبول نہیں۔ باقی اور علمار نے کہا کہ سزا اس کی یہی ہے یہاں جو مذکور ہوئی، آگے اللہ مالک ہے۔ لیکن اگر قصاص میں مارا گیا تو سب کے قول میں پاک ہوا۔

اس بارے میں مومن مسلمان کو واجب القتل کہنا یا قتل کرنا کہ یہ کافر ہے۔ ایک برابر ہے۔ مومن مسلمان کو قتل کے فتوے دینے والا یا واجب القتل کہنے والا بلاشک کافر ہوا۔ اور اسلام سے خارج ہو گیا۔

چونکہ جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک کے شیخ الحدیث اور علمار دارالعلوم حقانیہ کی مسلم شخصیت مفتی محمد فرید کا نام پیر محمد چترالی اور عثمان تاروجبہ والے نے جعل سازی سے استعمال کیا تھا جس کی وضاحت انہوں نے اپنی تحریر میں کر دی۔

مفتی غلام فرید شیخ الحدیث و مفتی جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک تحریر کرتے ہوئے

marfat.com

کہا ہے۔

الحمد اللہ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد :-

"پس نہ میں نے اخندزادہ سیف الرحمٰن کو واجب القتل کہا ہے اور نہ وہ واجب القتل ہے۔ کسی کو اجازت نہیں کہ میری طرف یہ نسبت کرے۔"

اسی طرح ان کے فتوئ میں جن علماء یا مفتیان حضرات کے نام لکھے گئے تھے۔ ان میں اکثریت نے انکار کیا ہے۔ اِن سب نے کہا کہ ہمارے نزدیک اخندزادہ سیف الرحمٰن مسلم شخصیت ہیں۔ اور ان کے بارے میں واجب القتل یا کافر کہنا تو درکنار ہم معمولی بے ادبی کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ ان میں چند مولوی و مفتی ایسے ہیں کہ جن کا کردار پورا صوبہ سرحد کا بچہ بچہ جانتا ہے جن کا نہ کوئی دین ہے نہ ایمان ہے نہ ہی مذہب ہے۔ ان کا مقصود صرف دین بیچ کر پیسہ بٹورنا ہے اور اہل ایمان اور اہل اسلام کو کافر بنانا ہے۔

حضرت علامہ محمد یوسف نے کتاب اظہار حقیقت لکھ کر اس چیز کو واضح کر دیا ہے کہ اس دور کے علماءِ حق کے نزدیک حضرت مولانا اخندزادہ سیف الرحمٰن کا کیا علمی اور عملی مقام ہے۔ اس میں تقریباً پاکستان اور افغانستان کے اکابر علماء و مفتیانِ کرام نے اپنی رائے کا اظہار کیا ہے۔ کتاب آستانہ عالیہ منڈی کس سے ہمہ وقت حاصل کی جا سکتی ہے۔

اگرچہ اس موضوع پر کثیر دلائل ہیں لیکن یہاں پر صرف طوالت کے اندیشے سے نقل نہیں کیا گیا اور اہل حق کے لیے قرآنِ کریم کی آیت مقدسہ و احادیث مبارکہ اور چند فقہا کے اقوال ہی کافی ہونگے۔

مزید ارشاد ہے :-

ومن یکفر بالایمان فقد حبط عمله

marfat.com

اور جو شخص ایمان سے انکار کرے اس کے عمل ضائع ہو گئے۔

مقصد یہ ہے کہ جس شخص کے عقائد میں کوئی چیز کفر کی نہیں خواہ اعمال اس کے کتنے ہی خراب ہوں اس کو کافر کہنا جائز نہیں۔ بلکہ ایسے شخص کو کافر کہنے والے کا ایمان خطرے میں پڑجاتا ہے۔ اس سے معلوم یہ ہوتا ہے کہ گویا کہ وہ ایمان کو کفر کہہ رہا ہے چہ جائیکہ ایسی پاک باز اور باعمل شخصیت کو کہا جائے جس کے تقویٰ اور طہارت پر علماء اور عوام کی کثیر تعداد گواہی دے اور اس کی ولایت اور کمالات کی بھی تصدیق کرے۔ جن علماء کے تاثرات مولانا یوسف صاحب نے تحریر کیے ہیں ان میں اکثریت حضرت اخندزادہ صاحب کے شاگردوں اور مریدوں کی نہیں۔

فی زمانہ حضرت اخندزادہ صاحب کی شخصیت کی جن علماء نے تائید کی ہے ان کی تعداد دس ہزار سے تجاوز کر گئی ہے۔ جس کا ریکارڈ فقیر کے پاس موجود ہے۔ ان علماء نے صرف آپ کی شخصیت، عقیدے کی تائید نہیں کی بلکہ آپ کو ولی کامل و مکمل، اور اکثر نے آپ کو اس پندرھویں صدی کا مجدد تسلیم کیا ہے۔

حضرت اخندزادہ مبارک کی شخصیت پر طعن صرف ایک مومن مسلمان پر طعن نہیں بلکہ ایک کامل و مکمل ولی جامع علم ظاہر و باطن عالم باعمل مجدد وقت پر طعن ہے۔ جن کی ولایت پندرھویں صدی میں مسلم اور ہر خاص و عام کا مرجع جن کو بلا اتفاق مشائخ عظام شیخ المشائخ تسلیم کرتے ہیں۔ لہذا ایسے کامل و مکمل ولی کے انکار کے بارے میں علامہ عبدالغنی نابلسی اندلسی کی عبارت پیش خدمت ہے۔

ایک ولی اللہ کا انکار کرنا اجماعاً کفر ہے۔

حدیقۃ الندیہ میں علامہ عبدالغنی فرماتے ہیں کہ ایک ولی اللہ کا انکار کرنا اور دیگر تمام اولیاء کرام پر اعتقاد رکھنا کفر ہے۔ جیسا کہ تمام انبیاء پر ایمان لانا

marfat.com

اور ایک نبی سے انکار کرنا کفر ہے۔

والحاصل ان الانکار بالقلب او باللسان علی احد من اولیاء اللہ الذین ھم العلماء العاملون وسواء کانوا احیاء او کانوا موتی۔ وکلھم احیاء عند من یعرفھم بحیاۃ اللہ لا بانفسھم وکلھم موتی عن حیاتھم بانفسھم سواء عرفھم من ینکر علیھم او لم یعرفھم وانکر ما لم یعرف من احوالھم الصحیحۃ وافعالھم المستقیمۃ عند اللہ فھو کفر صریح والمنکر کافر بالاجماع المسلمین علی مقتضی جمیع مذاھب اھل الاسلام لانہ انکر دین الاسلام والشریعۃ المحمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

(حدیقۃ الندیہ صفحہ ۲۴۱ ج ۱)

خلاصہ یہ ہے کہ کسی ایک ولی اللہ سے دل سے یا زبان سے انکار کرنا کہ وہ ولی اللہ علماء عاملین میں سے ہو، اور خواہ وہ ولی اللہ زندہ ہو یا وفات پا چکا ہو۔ اور تمام اولیاء اللہ تعالیٰ کی حیات سے زندہ ہیں۔ ان کے نزدیک جو ان کے احوال سے واقف ہیں۔ اور نفس کے اعتبار سے زندہ نہیں ہیں۔ خواہ منکرین اس ولی اللہ کے احوال صحیحہ اور افعال مستقیمہ عند اللہ سے واقف ہوں یا نہ ہوں پس یہی انکار اولیاء کفر صریح ہے اور منکر اولیاء مسلمانوں کے اجماع سے اور تمام مذاہب اہل اسلام کی رو سے کافر ہے۔

کیونکہ اس منکر نے دین اسلام اور شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے انکار کیا (کیونکہ ولی اللہ تو شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی وجہ سے ولایت سے بہرہ ور ہوتا ہے۔

marfat.com

تکفیر مسلم خود کفر ہے چنانچہ صحیح حدیث میں ہے۔

عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما کفر رجل رجلا الا باء باحد ھما به ان کان والا کفر بتکفیرہ و فی روایۃ فقد وجب الکفر علی احد ھما۔

(ترغیب و ترھیب)

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کی تکفیر کرنے سے دونوں میں سے ایک کافر ضرور ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اگر وہ شخص فی الواقع میں کافر تھا تب تو وہی کافر ہوا۔ ورنہ تکفیر کرنے والا اس کی تکفیر سے خود کافر ہو گیا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ ان دونوں میں سے ایک کا کفر واجب ہو گیا۔

امام ابو شکور سالمی فرماتے ہیں:-

من شك فی ایمان الغیر وقال له یا کافر فانه ینظر ان کان فیه شبهة الکفر فان الشاتم بالکفر لا یصیر کافراً وان لم تکن فیه شبهة الکفر فانه یکفر بیانه ان المشکوك فیه ان کان عریفا او عشاراً او عواناً فان الشاتم له بالکفر و شاك فی ایمانه لا یصیر کافراً وان کان فاسقاً مولعاً مصراً علی فسقه جاهلاً عن علوم الدین ان کان یقول له یا کافر فان القائل یصیر کافراً۔

(التمہید ابو شکور سالمی ص ۱۱۱)

ترجمہ: جس نے دوسرے کے ایمان میں شک کیا یا اسے کافر کہا تو دیکھا جائے گا کہ اگر اس میں کفر کا کوئی شبہ پایا جاتا ہے تو اس شبہ کی بنا پر

marfat.com

کافر کہنے سے کافر نہیں ہوگا۔ اور اگر اس میں کفر کا شبہ نہ ہو تو اس کو کافر کہنے سے تکفیر کرنے والا خود کافر ہو جائے گا۔ اس کی وضاحت یوں ہے کہ مشکوک کرنیوالا اگر نقیب، عشر وصول کرنے والا یا ظالم ہے تو اسے کافر کہنے سے کافر نہیں اور اگر وہ فاسق اپنے فسق پر اصرار کرنے والا علوم دین سے ناواقف ہے ایسے شخص کو کافر کہنے سے قائل خود کافر ہے۔

چہ جائیکہ ایک معتبر عالم دین متبع سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم علم و عرفان کے موتی بکھیرنے والے رشد و ہدایت کا مرکز اور راسخ العقیدہ سنی شخص یعنی مجدد طریقت و معرفت حضرت سیدنا و مرشدنا حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن صاحب پیرارچی خراسانی کو کافر کہنے سے تو بطریق اولیٰ کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے۔

عبارات فقہاء ملاحظہ ہوں۔

شرح وقایہ کے حاشیہ میں علامہ عبدالحی لکھنوی علیہ الرحمۃ۔

۱۔ وهل يكفر باطلاق الكفر على المسلم المختار انه ان اراد اشتم لا يكفرون اعتقد دنيه كفر اكفر لان اعتقاد دين الاسلام كفر اكفر كذا في الذخيرة۔ (شرح وقایہ صـ۳۰۹ کتاب الحدود حاشیہ نمبر)

ترجمہ: کیا کسی مسلمان کو کافر کہنے سے کفر لازم آتا ہے تو اس میں مختار مذہب یہ ہے کہ کہنے والے نے اگر گالی دینے کے ارادہ سے کہا ہے تو کہنے والا کافر نہیں ہوگا۔ اور اگر اس عقیدے اور نیت سے کہا کہ وہ کافرانہ دین پر قائم ہے تو کہنے والا کافر ہو جائے گا۔ کیونکہ دین اسلام کو کفر سمجھنا کفر ہے۔ جیسا کہ ذخیرہ میں ہے۔

۲۔ واذا قال لغيره يا كافر وللمرءة يا كافرة ولم يقل المخاطب شيئاً

marfat.com

فالفقیہ ابوبکر الاطش البلخی علی انہ کافراً وقال الفقیہ ابو اللیث وبعض ائمۃ بلخ لایکفر والمختار فی مثل ھذا المسائل انہ اذا ارادہ شتم ولا یعتقدہ کافراً لایکفر وان اعتقدہ کافراً مخاطبہ علی اعتقادہ انہ کافر کفر لانہ فقد اعتقد دین الاسلام کفراً فھو کافر

(فتاوی بزازیہ علی ھامش الفتاوی الھندیہ ج ۶ ص ۳۳۱)

ترجمہ: اور جب کسی دوسرے مسلمان کو کافر اور عورت کو کافرہ کہتا ہے۔ مخاطب نے جواب میں کچھ نہیں کہا بلکہ خاموش رہا تو فقیہ ابوبکر اطش بلخی کے نزدیک وہ کافر ہے اور فقیہ ابو اللیث اور بلخ کے بعض ائمہ کے نزدیک کافر نہیں ہوتا اور ایسے مسائل میں مختار مذہب یہ ہے کہ اگر گالی دینے کے ارادے سے کافر کہا اور مخاطب کے متعلق عقیدہ کو کفر نہیں سمجھتا ہے تو پھر کافر نہیں ہوگا اور اس کے متعلق یہ سمجھتا ہے کہ وہ عقیدہ کفر پر قائم ہے تو پھر کافر ہو جائیگا۔ کیونکہ مسلمان کو کافر سمجھنا دراصل دین اسلام کو کفر سمجھنے کے مترادف ہے۔ پس کہنے والا کافر ہو جائیگا۔

۳۔ فان من کفر مسلماً فقد کفر فی الاشر۔ (فتاوی خیریہ ج ۲ ص ۲۸۴ علی ھامش عقود الاریہ فی تنقیح الحامدیہ)

ترجمہ: جو کسی مسلمان کو کافر کہتا ہے تو وہ کافر ہو جائیگا۔

۴۔ ان اعتقدہ (المسلم) کافراً نعم فخاطبہ ھذا ابناء انہ کافر یکفر لانہ لما اعتقدہ المسلم کافراً فقد اعتقد دین الاسلام کفراً اھ۔

(منقول عن الذخیرہ، فتاوی شامی ج ۳ ص ۱۸۳)

ترجمہ: اگر مسلمان کو کافر عقیدۃً سمجھتا ہے تو وہ تکفیر مسلم سے کافر ہو گیا۔ کیونکہ اس صورت میں دین اسلام کو کفر سمجھنا لازم آتا ہے جو کہ کفر ہے۔

marfat.com

۵۔ علامہ ابن عابدین شامی فرماتے ہیں۔

اذا رطلق الرجل کلمۃ الکفر لکنہ لم یعتقد الکفر قال بعض اصحابنا لا یکفر لان الکفر یتعلق بالضمیر ولم یعتقد الضمیر علی الکفر و قال بعضھم یکفر وھو الصحیح عندی لانہ استخف بدینہ۔ (رد المحتار ج ۴ ص ۲۲۴ مطبوعہ جدید) ومن تکلم عامداً عالماً کفر عند الکل ومن تکلم بھا اختیاراً جاھلاً بانھا کفر ففیہ اختلاف۔

ترجمہ: جب آدمی نے کلمہ کفر کہا لیکن کفر پر اس کا عقیدہ نہیں ہے تو بعض اصحاب نے کہا کافر نہیں ہوگا۔ کیونکہ کفر کا تعلق دل سے ہے اور اس کے دل میں کفری عقائد نہیں ہیں۔ اور بعض نے کہا کہ کافر ہو جائیگا اور میرے نزدیک صحیح ہے۔ کیونکہ اس نے دین اسلام کو حقیر سمجھا ہے۔ اور جس نے قصداً جانتے ہوئے کلمہ کفر بولا تو تمام ائمہ کے نزدیک کفر ہے۔ اور جس نے ارادۃ کہا اور یہ نہیں جانتا کہ یہ کلمہ کفر ہے۔ تو اس میں اختلاف ہے۔

۷۔ علماء دیوبند کی مسلمہ بزرگ شخصیت علامہ سید انور شاہ کشمیری علامہ ابن ہمام کی کتاب مسامرہ ص ۲۱۴ کے حوالہ سے رقمطراز ہیں۔

قلت وفی المسامرہ ان اباحنیفۃ رحمۃ اللہ علیہ قال لجھم اخرج عنی یا کافر وفی الرسالۃ التسعنیۃ للحافظ ابن تیمیہ باسناد عن محمد قال: قال ابوحنیفہ رحمۃ اللہ عمرو بن عبید ثم حمل فی المسامرۃ قول لجھم علی التاویل وھذا غیر ظاھر کیف وقد ورد الوعید الشدید فی اکفار المسلم فحاشا جناب الاسلام رحمۃ اللہ علیہ عن ذالک لو لم یکن عندہ کافراً۔

ترجمہ: میں کہتا ہوں مسامرہ میں ہے۔ سیدنا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے جہم سے

marfat.com

کہا میرے پاس سے کھل جا اے کافر۔ اور رسالہ تسعینیہ میں جو کہ حافظ ابن تیمیہ کی تالیف کی ہے۔ امام محمدؒ سے اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اللہ تعالیٰ عمرو بن عبید پر لعنت کرے تو (ابن ہمام) نے مسایرہ میں جہم سے جو کچھ امام صاحب نے فرمایا وہ تاویل پر مبنی ہے اور یہ غیر ظاہر ہے کیسے ہو سکتا ہے کہ مسلمان کی تکفیر میں بہت سخت وعید وارد ہوئی ہے تو جو کافر نہیں (انکے نزدیک) اسے آپ کافر کہہ سکتے ہیں۔

(اکفار الملحدین ص ۴۰)

جن مفتیان یا مولویوں نے پیر طریقت اخندزادہ سیف الرحمٰن صاحب نقشبندی مجددی کے خلاف کفر یا فتویٰ دیا ہے یا مولوی چترالی کی اس مسئلہ میں تائید کی ہے۔ اس صورت میں ان تمام پر کفر لازم آتا ہے۔ کیونکہ کسی مومن مسلمان متبع شریعت مطہرہ کو بغیر شرعی وجہ کے کافر کہہ دینا خود کو کافر بنانا ہے۔ جیسا کہ مذکورہ عبارات سے روز روشن کی طرح ہم نے عیاں کر دیا ہے۔ اس باطل فتویٰ کی اہل اسلام اور اہل ایمان کے نزدیک قرآن وسنت کی روشنی میں کوئی وقعت نہیں لہٰذا اہل باطل کا فتویٰ باطل ہے۔ جس طرح اہل سنت وجماعت کے نزدیک یہ لوگ باطل سیرت ہیں۔ ایسے ہی ان کا فتویٰ بھی بطلان پر مبنی ہے۔ اس بنا پر اگر کسی میں ایمان کی رتی تھی تو حضرت کے خلاف فتویٰ دے کر اسے بھی ضائع کر دیا۔

marfat.com

پیرِ طریقت مجدد عصر حاضر قبلہ اخندزادہ سیف الرحمٰن المعروف
پیرارچی خراسانی پر

تاثراتِ علماء ومشائخ اہلسنت وجماعت

ترتیب

صاحبزادہ حافظ عرفان اللہ شاہ حنفی سیفی

ناشر

دار العلوم جامعہ جیلانیہ رضویہ نادر آباد بیدیاں روڈ

لاہور کینٹ فون ۵۷۲۱۶۰۹

marfat.com

تائید کنندگان

استاذ العلماء شیخ الحدیث علامہ مفتی صاحبزادہ

محمد نور المجتبیٰ صاحب صدر مدرس دار العلوم

دار العلوم خانقاہ ڈوگراں

الجواب صحیح والمجیب مصیبٌ

حضرت قبلہ اخوندزادہ مبارک دامت برکاتہم عالیہ اپنی تقریر و تحریر اور تعلیمات کی رو سے اکابر اسلام اور اسلاف کے صحیح معنوں میں وارث ہیں۔ آپکی تعلیمات اور آپ کے نظریات میں کوئی چیز نہیں جو اہل سنت کے عقائد و نظریات کے منافی ہو۔ بلکہ حضرت صحیح معنوں میں اکابر و اسلاف دین و ملّت کے امین اور وارث ہیں۔ معاندین و مخالفین کچھ ناپاک عزائم حاصل کرنے کی خاطر مسلمانوں میں انتشار و افتراق کی فضا قائم کرنا چاہتے ہیں۔ مگر اہل اسلام نے حق کی ہمیشہ حفاظت کی ہے۔ اب بھی ان کے دام فریب میں نہیں آئیں گے۔ حضرت اور ان کے متبعین حق پر ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جھلاء کے شر سے محفوظ فرمائے۔

آمین ثم آمین

marfat.com

استاذ العلماء شیخ القرآن جامع معقول و منقول مفتی علامہ
محمد مقصود احمد چشتی مدظلہ العالی
خطیب جامع مسجد داتا گنج بخش لاہور

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فقد قال اللہ تعالیٰ

انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء

ان افراد کو میں ذاتی طور پر جانتا ہوں میں نے اس سے اندازہ لگا لیا کہ حضرت صاحب واقعی ایک روحانی شخصیت ہیں جن کی صرف ایک نگاہ سے ایسے بدقماش لوگوں کی سیرت سیئہ حسنہ میں تبدیل ہو گئی حالانکہ ایسے لوگوں کو اس وقت صحبت میسر نہیں آئی تھی۔ کسی نے کیا خوب کہا کہ۔

نگاہ ولی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

آج کل بعض حضرات اپنی کم علمی یا تعصب کی بنا پر ان کی مخالفت کر رہے ہیں۔ جو کہ سراسر انصاف کے منافی ہے۔ میں ان سے گزارش کروں گا کہ مخالفت ترک کر کے ایسے نیک لوگوں کی دعاؤں کو حاصل کرنے میں بھرپور کوشش کریں۔

وصلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم

محمد مقصود احمد
خطیب جامع مسجد داتا دربار
لاہور۔ پاکستان
30/6/96

علامہ محمد مقصود احمد
خطیب جامع مسجد
داتا دربار لاہور

حضرت علامہ استاذ العلماء شیخ الحدیث والتفسیر مفتی ابوالفیض محمد عبدالکریم صاحب خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ

ناچیز حضرت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن صاحب مدظلہ العالی کے ساتھ چند ملاقاتوں میں حاصل شدہ معلومات کی روشنی میں حضرت علامہ مولانا مقصود احمد صاحب مدظلہ العالی کی مذکورہ تحریر کے ساتھ لفظ بلفظ متفق ہوں اور اس کی تصدیق و تائید کرتا ہوں۔ واللہ الموفق

استاذ العلماء حضرت علامہ ڈاکٹر سرفراز نعیمی ناظم اعلیٰ جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور

آپ کے بارے میں جو الزامات عائد کیے گئے ہیں وہ مبنی بر حقائق نہیں ہیں اور جن کی تردید حضرت قبلہ پیر صاحب مدظلہ العالی اپنے طبع شدہ انٹرویو میں کر چکے ہیں۔ روزنامہ خبریں اسلام آباد ۱۹ر جون ۱۹۹۶ء میں شائع ہوا ہے۔

marfat.com

حضرت علامہ صاحبزادہ غلام مرتضیٰ شازی

مہتمم جامعہ رضویہ ضیاء القرآن شیخوپورہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علیک یا
رسول اللہ اما بعد:

مخدوم السالکین حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن پیرارچی خراسانی مدظلہ العالی وہ نابغہ عصر شخصیت ہیں جنہیں دیکھ کر اسلاف کا دور یاد آجاتا ہے موصوف سالکین کے سرخیل ہیں، پیر صاحب سے میری کافی نشستیں رہیں، ہر مجلس میں محبت الٰہی ذکر الٰہی کے جلوے بکھرتے جنہیں متلاشیان سمیٹ لیتے۔ قبلہ والد گرامی سے ایک علمی نشست کے دوران میں بھی حاضر تھا کہ علم کی برکھا برس گئی جو تھمنے کا نام نہیں لے رہی۔ اطمینان قلب کی وہ دولت جو حکمت فلسفہ و کلام کی کتابوں کے انبار سے تلاش بسیار کے باوجود نہیں ملتی وہ جو قبلہ والد گرامی اور پیر صاحب کی چند لمحات کی صحبت میں حاصل ہوگئی۔

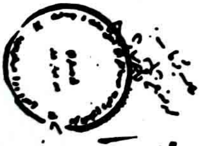

حضرت علامہ مولانا دوست محمد نقشبندی

مہتمم جامعہ محمدیہ فیض القرآن لاہور

نحمدہ ونصلی علی حبیبہ الکریم اما بعد پیر طریقت رہبر شریعت
اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن مدظلہ العالی
کی زیارت ہوئی تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق

marfat.com

اللہ تعالیٰ کا وہ بندہ جس کو دیکھ کر اللہ یاد آجاتا ہے۔ یہ فرمان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ پر صادق آتا ہے۔ ماشاء اللہ آپ کا چلنا پھرنا اٹھنا بیٹھنا کھانا پینا، عین سنّت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلّم کے مطابق ہے۔ اللہ تعالیٰ صحیح ولیوں اور بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت مولانا محمد منوّر چشتی صابری رائے ونڈ ضلع لاہور

ناچیز کو صاحب المجد والجاہ عاشق خیر الوریٰ حامی سنّت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلّم صوفی باصفا فاضل جلیل عالم نبیل استاذ العلماء والفضلاء محسن اہل سنّت حضرت مولانا پیر اخند زادہ سیف الرحمٰن دامت برکاتہم العالیہ کا شرف دیدار نصیب ہوا اور چند لمحات ملاقات کے لیے میسّر آئے۔ ایک ہی نظر نے دل کے تار تار میں ارتعاش پیدا کر دیا۔ خدا یاد آگیا۔ مصطفےٰ محبوبِ خدا یاد آگئے اور یہ دنیوی زندگی ایک قید خانہ نظر آنے لگی۔ دل پکار اٹھا کہ یہی لوگ زندہ ہیں اور یہی لوگ جنّت کے وارث ہیں۔ یہی لوگ متقی اور مومن ہیں۔ ایک نظر سے ایسی مے پلاتے ہیں کہ ذرے آفتاب بن جاتے ہیں۔ گدڑیئے راہنما بن جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہوں کہ ہم لوگوں کو قیامت کے دن بھی ان کا ساتھ نصیب ہو۔ آمین۔

marfat.com

استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مفتی غلام فرید صاحب رضوی سعیدی ہزاروی ثم السیفی گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت پیر طریقت رہبر شریعت واقف رموز حقیقت مجدد العصر قیوم زماں حجۃ الخلف بقیۃ السلف مجمع البحرین جامع المنقول اس دور میں علم وعمل شریعت و طریقت میں اپنی مثال آپ ہیں۔ انہی جیسی ہستیوں کے بارے وارد ہے کہ اولئک ھم القوم لا یشقی جلیسھم اور من عادلی ولیا فقد اذنتہ بالحرب فرمان عالی شان کے مورد بھی یہی ہے۔ آج کے دور میں ان جیسا نہ عالم باعمل ملتا ہے اور نہ ان جیسا مرشد کامل ومکمل میسر آسکتا ہے۔ مگر اہل حق کے خلاف ہر دور میں دشمنوں، حاسدوں، کینہ پروروں نے مخالفانہ پروپیگنڈہ کیا ہے۔ ہدایۃ السالکین میں کوئی ایسی بات نہیں ہے جس کو کفر یا فسق یا ضلالت کہا جا سکے۔ خدا تعالیٰ ان معاندین و حاسدین کو ہدایت عطا فرمائے اور حق گوئی کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کے کلام کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ لوگ گمراہی سے بچ سکیں۔ الخ

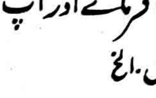

استاذ العلماء علامہ محمد شریف ہزاروی صاحب گوجرانوالہ

اما بعد زبدۃ العارفین قدوۃ الصالحین فردوس الراسخین بقیۃ السلف حجۃ الخلف پیر طریقت رہبر شریعت حامیٔ سنت ماحیٔ بدعت مولانا سیف الرحمٰن نقشبندی مجددی سے ملاقات و شرف زیارت تو ابھی تک نصیب نہیں مگر آپکی خدا داد

marfat.com

شخصیت کی شہرت علمی و عملی فیضان کہ ہر جا رسیدہ است کے مطابق بندہ بھی کچھ متعارف ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ اس سلسلہ کے شیخ الکل فی الکل ہیں۔ آپ کی بعض عبارات پر بعض کو اعتراضات ہیں جو کہ بے محل اور بغض و عناد و تعصب فی سلسلۂ العربیہ پر مبنی ہیں۔ حضرت گرامی علم ظاہری و باطنی میں مرج البحرین یلتقیان کا مصداق ہیں۔ زمانہ قریب کی عدیم المثل ہیں۔

شیخ الحدیث علامہ مفتی غلام رسول رضوی صاحب فیصل آباد

میں نے سنی علماء کے تاثرات مشاہدہ کیے ہیں۔ ان کی نفس الامریت قابل تحسین ہے۔ اگر آپ کے ذریعہ عوام کی اصلاح ہو جائے تو یہی مخ تبلیغ ہے
وکان سعیکم مشکورا۔

غلام رسول رضوی

استاذ العلماء حضرت علامہ صاحبزادہ مفتی محمد بشیر الدین سیالوی گجرات

حضرت پیر صاحب علم و آگہی کی جن بلندیوں پر خیمہ زن ہیں وہاں ہر ایک کا پہنچنا ناممکن و محال ہے۔ روحانی کشش اور جاذبیت ہے۔ غضب کی مستی ہے اور مست و بیخود کرنے کی صلاحیت ہے۔ مختصر بندہ کو مولیٰ تک پہنچانے کی سعی بلیغ فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے فیض کو عام فرمائے۔

marfat.com

فاضل جلیل حضرت علامہ صاحبزادہ محمد نور المجتبیٰ چشتی بانی تنظیم العلماء و صدر مدرس دار العلوم جامعہ چشتیہ رضویہ خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ

موجودہ دور میں نابغہ روزگار شخصیات میں شیخ الشیوخ جامع شریعت و طریقت جامع معقول و منقول حضرت اخندزادہ مبارک قبلہ پیر سیف الرحمٰن نقشبندی مجددی ممتاز حیثیت رکھتے ہیں۔ فقیر نے آپ کی کئی کرامات کا مشاہدہ کیا جو آپ کی روحانی صلاحیتوں پر دال ہیں۔ آپ کا تبحر علمی ہر ایک کے لیے مسلمہ ہے۔ شریعت کے عالم باکمال طریقت کے شہسوار حقیقت و معرفت میں نامدار ہے۔ آپ کو علوم نقلیہ و عقلیہ پر کامل دسترس حاصل ہے۔ جس کی وجہ سے ملحدین لرزہ بہ اندام ہو کر حضرت کے خلاف سازشوں میں مصروف عمل ہیں۔ حضرت کی استقامت فی الدین نور علمی و روحانی مقام اس قدر بلند بالا ہے کہ کسی کے لیے انگشت نمائی کی گنجائش نہیں۔ کاش کہ غلط فہمی کا شکار ہونے والے حضرت سے بالمشافہ شرف زیارت حاصل کر کے آپ کے علمی و عملی و روحانی کمالات کو اطمینان قلبی کا ذریعہ بنائیں۔

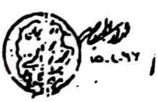

حضرت علامہ مفتی احمد الدین توگیروی باغبانپورہ لاہور

ملخصاً چنانچہ آپ کی تبلیغ سے سینکڑوں غیر مسلم مسلمان ہو چکے ہیں۔ ہزاروں بدمذہب مسلک حقہ اہل سنت و جماعت کے پیروکار اور لاکھوں مسلمان متبع سنت بن چکے ہیں۔ جن کا مشاہدہ ان کے خلفا اور مریدین سے بخوبی ہو سکتا ہے۔ اسوقت آپ علماء ربانیین اور علماء کاملین سابقین کی جیتی جاگتی عملی تصویر ہیں۔ اللہ تعالےٰ ہمیں

marfat.com

حق گوئی اور حق والوں کا ساتھ دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

30/6/99

استاذ العلماء، پیر طریقت حضرت علامہ الحاج فتح محمد بارو زئی نقشبندی

ناظم اعلیٰ و شیخ الحدیث جامعہ فیض العلوم نقشبندی سبی بلوچستان

الحمد لولیہ والسلام علی نبیہ والہ واصحابہ اجمعین

کسی استاد کی قابلیت کا اندازہ اس کے شاگردوں سے لگایا جا سکتا ہے۔ اسی طرح اسی مرشد کامل کی عظمت و ولایت اور مقبولیت کا اعتراف اس کے خلفاء و مریدین کے کردار کو دیکھ کر کیا جا سکتا ہے۔ (راقم الحروف) نے حضرت غوث زماں قطب دوراں کو شریعت و طریقت معرفت اور حقیقت کا جامع پایا۔ جن کی ولایت کی نورانی قندیل سے ضلالت و گمراہی کے اندھیروں میں ٹھوکریں کھانے والے لاکھوں انسانوں نے رشد و ہدایت کی شمع حاصل کی۔ مگر افسوس ان برائے نام سنی کہلانے والے علماء نافرجام پر کہ طریقت، شریعت، حقیقت و معرفت کے اس خواجہ بحر ذخار سے روحانی استفادہ کرنے اور اپنے قلب مردہ کو زندہ کرنے کی بجائے ان کا ظاہری علم ان کے لیے حجاب اکبر بن گیا۔ اور غوث زماں مجدد اعظم دوراں کی مخالفت کر کے جماعت اہل سنّت کو ہی نقصان پہنچا رہے ہیں۔ سچ ہے کہ

ہر کہ را روئے بہ بہبود نہ بود
دیدن روے نبی سود نبود

دست بدعا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو فقراء کی محبت اور اس پر استقامت عطا

marfat.com

فرمائے۔ آمین ثم آمین

قارئین آپ نے غور کیا کہ کتنی جامع شخصیات کے یہ تاثرات ہیں۔ جن کے نزدیک حضرت قبلہ پیر صاحب کی شخصیت بالکل بے غبار، شفاف اور واضح ہو رہی ہے۔ اب اگر چند لوگ مخالفت بھی کریں تو اہل حق ان کے جال میں کسی طرح نہیں آ سکتے۔ اور یہ رشد و ہدایت کا چراغ ایسا روشن ہے اور روشن رہے گا کہ جسے اپنی پھونکوں سے بجھانے والے ہرگز نہیں بجھا سکتے۔

حضرت مولانا محمد باغ علی رضوی فاضل زینۃ المساجد مہتمم جامعہ شیخ الحدیث مناظر اسلام گلشن کالونی فیصل آباد

حضرت علامہ پیر طریقت مولانا پیر اخند زادہ سیف الرحمٰن صاحب مدظلہ کے بارے علماء و مشائخ بالخصوص استاد مکرم مولانا غلام رسول رضوی صاحب دامت برکاتہم کے تاثرات دیکھے۔ اور پھر پیر صاحب نے حسام الحرمین اور فتاویٰ رضویہ کا مطالعہ کر کے فرمایا کہ مجھے امام احمد رضا کے فتاویٰ جات سے اتفاق ہے۔ کیونکہ امام احمد رضا عاشق رسول اور اللہ کے ولی ہیں۔ اس کے علاوہ غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں فرمایا۔ کہ فقیر سلسلہ عالیہ قادریہ میں حضرت غوث الثقلین کا تابع ہے۔ ہدایۃ السالکین (۲۸۲) اصول فقہ میں امام ابو منصور ماتریدی کا تابع اور امام

marfat.com

اعظم ابوحنیفہ کا مقلد ہوں۔ تصوف وطریقت میں حضرت بہاؤالدین شاہ نقشبند امام ربانی مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہما حضرت غوث اعظم حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی اور خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمہم اللہ علیہم اجمعین کا تابع اور بالواسطہ انہی حضرات کا مرید ہوں۔ لہذا ایسے عقائد رکھنے والی شخصیت کے بارے میں دیوبندیت کا فتویٰ لگانا انصاف کے خلاف ہے۔ بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ وہ ہمارے سر کے تاج ہیں۔ اور اہل سنت وجماعت کی ایک عظیم شخصیت ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بزرگان دین کے ادب واحترام کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

حضرت علامہ مفتی محمد جمیل رضوی

ناظم اعلیٰ جامعہ رضویہ اکرم العلوم نبی چوک شیخوپورہ

میں نے آپ کی زیارت کی ہے آپ پابند شریعت ہیں۔ احقر کے نزدیک کوئی ایسی عبارت نہیں جس کو بنیاد بنا کر پیر صاحب موصوف پر طعن کیا جائے۔ لہذا پیر صاحب ہمارے پیشوا اور راہنما ہیں، آپ بہت بڑے فقیہ محدث، مفسر اور مدرس ہیں اور جو لوگ حضرت پیر صاحب پر انگشت زنی کرتے ہیں ان کی کم علمی کی وجہ سے ہے۔

marfat.com

محدّث اعظم پاکستان کی علمی تصویر شیخ القرآن حضرت علامہ مفتی سید عمر دراز شاہ مشہدی صاحب

مہتمم دار العلوم فیضان صوفیہ کراچی

میں جب آپ کے دیدار پر انور سے مستفیض ہوا تو شیخ فرید الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ان اشعار کی آمد ہونے لگی۔

گر ترا عقل است بادانش قرین
باش درویش و بدر درویشاں نشین

ترجمہ: اگر تجھ کو عقل و تمیز ہے تو درویش بن اور درویشوں کے ساتھ بیٹھ۔

ہم نشینی جز بہ درویشاں مکن
تا توانی غیبت ایشاں مکن

ترجمہ: سوائے درویشوں کے کسی کے پاس مت بیٹھ۔ جب تک تجھ سے ہوسکے ان سے دور نہ رہ۔

حب درویشاں کلید جنت است
دشمن ایشاں سزائے لعنت است

marfat.com

ترجمہ: درویشوں کی محبت جنت کی کنجی ہے۔ اور ان کا دشمن لعنت کا حقدار ہے۔

الغرض میں نے حضرت مبارک کو جنگل میں منگل بناتے ہوئے دیکھا کہ دنیا آتی ہے اور فیوض و برکات سے مالا مال ہو کر واپس جاتی ہے۔ قدوۃ المحققین زبدۃ العارفین امام الاولیا رسلطان المجذوبین مجدد مائتہ حاضرہ جامع علم ظاہر و باطن شیخ الکل اخندزادہ مبارک خواجہ سیف الرحمٰن صاحب پیرارچی خراسانی مدظلہ العالی و دامت فیوضہ و برکاتہ علینا کی شخصیت کسی تعارف و تشخص کی محتاج نہیں۔ آپ اس وقت ایک بین الاقوامی شخصیت ہیں۔ آج دنیا کے کونے کونے میں آپ کے خلفاء و مریدین موجود ہیں جو شب و روز مسلک حقہ اہل سنت وجماعت کی ترویج و اشاعت میں مصروف ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اس وقت دنیا میں شریعت مطہرہ اور طریقت بیضا کی تربیت و اشاعت میں کوئی آپ کے مماثل نہیں۔ آپ کی ذات ستودہ صفات کے خلاف انگشت نمائی کرنا چاند پر تھوکنے کے مترادف ہے۔ مگر پھر بھی بعض ازلی بدبخت اور عادی مجرم آپ کے سلسلے کے خلاف اور ذات گرامی کے خلاف دریدہ دہانی میں مصروف ہیں۔ اور یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ ہر زمانے میں ہر نبی ہر ولی کے خلاف شیاطین انس و جن نے سر اٹھایا اور لوگوں کو گمراہ کرتے رہے ہیں۔

میری تمام سنی بھائیوں سے التماس ہے کہ آپ مبارک صاحب کے خلاف لکھنے والوں کی باتوں میں نہ آئیں۔ یہ تمام الزامات جھوٹے ہیں صرف ذاتی عناد کی وجہ سے لگائے گئے ہیں۔

آفتاب آمد دلیل آفتاب اگر کوئی شخص آسمان علم و ولایت کے سورج کی روشنی اور اس کی ضیا رپاشیوں کو نہ دیکھ سکے تو اس میں حضرت مبارک کا کیا قصور ہے۔ شیخ سعدی فرماتے ہیں۔ کہ

marfat.com

گر نہ بیند بروز سپرہ چشم
چشم آفتاب راچہ گناہ

ترجمہ: اگر دن کو چمگادڑ سورج کو نہ دیکھ سکے تو اس میں سورج کا کیا گناہ۔

اگرچند معاندین یہ چاہیں کہ آپ کا سلسلہ ختم ہو جائے تو یہ ناممکن ہے کیونکہ اولیاء کرام اور مجددین دین وملت کا خدا خود حامی ہوتا ہے۔

عمدۃ الفضلاء فاتح نجدیت مولانا مفتی سید

محمد وسایا صاحب آف کراچی

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی اٰلہ وصحبہ اجمعین

اگرچہ بندہ حضرت پیر طریقت عالم باعمل پیر حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم العالیہ پیر ارچی خراسانی کی زیارت سے فیضیاب نہیں ہوا مگر کسی پیر کامل کا پتہ اس کے مریدوں سے چلتا ہے۔ میں نے آپ کے مریدوں کو راسخ العقیدہ سنی اور متقی پرہیزگار شریعت کا پابند پایا۔ افسوس کہ علماء کرام تھوڑے سے اختلاف سے ایک دوسرے کے خلاف سخت نازیبا زبان استعمال کرتے ہیں۔ میری دل کی گہرائیوں سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اہل سنت کے بکھرے ہوئے شیرازہ کو یکجا فرمائے اور علماء اہلسنت کے اختلاف کو دور فرمائے۔

marfat.com

حضرت علامہ صاحبزادہ مقصود احمد سعید شرقپوری

مخدوم السالکین عزت ماب حضرت پیر اخند زادہ سیف الرحمٰن دامت برکاتہم العالیہ کے متعلق مجھ ناچیز میں کہاں اتنی جسارت ہے کہ کچھ کہوں بس رب ذوالجلال کے قول کے مطابق وتعز من تشا کے آپ مصداق ہیں۔ جہاں رب تعالیٰ نے آپ کو ظاہری علم سے نوازا ہے بالکل اسی طرح اللہ جل شانہٗ انہیں بے پناہ باطنی عرفان عطا کر رکھا ہے۔ اور اس چشمۂ نور سے آج تک لاکھوں انسان جو بے راہ رو ہو چکے تھے۔ وہ ظلمات سے انوار و تجلیات میں آ گئے۔ اللہ کا لاکھ شکر ہے کہ مجھ جیسے گنہگار شخص کو ایسے مقبول بارگاہ الٰہی بندے سے ملنے کا شرف حاصل ہوا ہے اور آپ کی زیارت سے خدا یاد آ گیا اور ایسی روحانی شخصیت کا دامن تھامے رکھنا ہی واعتصموا بحبل اللہ جمیعا پر عمل ہے اور خصوصاً آج کے تیز دور میں ایسی شخصیات کے متعلق غلط قسم کی آراء قائم کر لی جاتی ہیں۔ اور کم علمی کی وجہ سے تعصب پھیلایا جاتا ہے۔ اس سے بچنا لازمی ہے۔

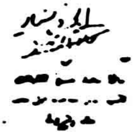

استاذ الحفاظ والقراء قاری غلام جیلانی صاحب

نقشبندی خادم آستانہ عالیہ للہ شریف جہلم

مجدد عصر حاضر حضرت اخند زادہ سیف الرحمٰن المبارک المعروف پیر ارچی خراسانی سے عرصہ پانچ سال سے تعارف ہے۔ پانچ سال میں دو مرتبہ زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ جب زیارت ہوئی تو ایسا لگا جیسے فرشتوں کی جماعت میں شامل ہو گیا

marfat.com

ہوں۔ ہر طرف نور ہی نور نظر آتا ہے۔ بندہ ناچیز ان کا مرید نہ ہونے کے باوجود ان کو اللہ کا ولی کامل مانتا ہے۔

پیر طریقت سید عمیر علی شاہ زنجانی لاہور

الحمد للہ الذی جذ قلوب العارفین الی جنابہ واحرق صدور العاشقین اما بعد الا ان اولیاء اللہ لاخوف علیھم ولاھم یحزنون.

بعض لوگ تعصب و عناد کی وجہ سے اس دور کے عظیم شیخ اور کامل و مکمل ولی مجدد ملت تصویر خلف حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن پیرارچی خراسانی مدظلہ العالی کیخلاف پروپیگنڈا کر کے اپنی آخرت کو برباد کر رہے ہیں۔ جو لوگ قبلہ پیر صاحب کی مخالفت کر رہے ہیں کیونکہ پیر صاحب العلماء العاملون سے ہیں یعنی باعمل علماء سے تو ایسے لوگوں کا انکار کفر صریح ہے۔

حضرت صاحبزادہ حافظ عرفان اللہ محمدیہ غوثیہ داتا نگر لاہور

حضرت پیر طریقت رہبر شریعت قیوم زماں غوث دوراں مجدد عصر حاضر اخندزادہ سیف الرحمٰن مبارک کی ذات بابرکت دین اسلام کی حقانیت اور صداقت کی ایک برہان قاطع ہے۔ جس دین کے آپ پیروکار ہیں وہ بلاشبہ دین سچا ہے۔ آپ کی بڑھتی ہوئی مقبولیت اور علمی و عملی غلبہ نے مخالفین کی نیندیں حرام کر رکھی ہیں۔ آپ ایسی روحانی شخصیت ہیں جن کی صرف ایک نگاہ سے بدمعاش لوگوں کی بدترین زندگی

marfat.com

سیرت حسنہ میں بدل جاتی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے کامل لوگوں کو سایہ ہمارے سروں پر تادیر قائم رکھے۔

حضرت مولانا قاری صاحبزادہ غلام مصطفیٰ نقشبندی لاہور

پیر طریقت، مجدد عصر حضرت علامہ اخند زادہ سیف الرحمن مبارک آپ ملت اسلامیہ کے بطل جلیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آمین

جناب پروفیسر حکیم مشتاق احمد حنفی گورنمنٹ کمرشل کالج دیپالپور

آپ بلاشبہ ظاہری و باطنی علوم کے استاد کامل ہیں اور صراط مستقیم سے بھٹکے ہوئے لوگوں کی راہنمائی کرتے ہیں۔ سلاسل اربعہ میں مریدین کی ترتیب کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کے وجود مسعود کا سایہ ہمارے سروں پر تادیر رکھے۔ تاکہ ہم جیسے خالی لوگ آپ سرکار سے فیض یاب ہوتے رہیں۔

marfat.com

جناب پروفیسر محمد نواز ڈوگر پنجاب یونیورسٹی لاہور

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد

حضرت پیر طریقت اخند زادہ مبارک کا مسلک اہل سنت وجماعت اور فقہ حنفی کی ترویج کی کوشش اور آپ کی صحبت سے بدعقیدہ اور غیر مسلم لوگوں کا صحیح العقیدہ سنی مسلمان ہو کر سنت نبوی پر عمل پیرا ہونا یہ ظاہر کرتا ہے کہ آپ ایک باکمال شیخ اور صوفی ہیں اور آپ نے سلسلہ تصوف کو ہی پوری مہم کا ذریعہ بنایا ہے۔ الخ

حضرت علامہ مفتی محمد انور صاحب ڈیرہ غازیخان

برصغیر پاک وہند وافغانستان میں یوں تو کئی جامع صفات شخصیات گزری ہیں مگر جیسی ہمہ صفت شخصیت، عظیم مبلغ، عظیم مفکر اور عظیم محدث اس دور میں اللہ تعالیٰ نے اخند زادہ پیر مولانا سیف الرحمٰن مبارک کو پیدا فرمایا۔ آپ اپنی مثال آپ ہیں۔ بعض لوگ بغض وعناد وحسد کی بنا پر آپ کی مخالفت کر رہے ہیں۔ میری دعوت تمام مسلمانوں کو یہ ہے کہ ایک دفعہ حضرت کی زیارت کریں۔ اور مجھے امید ہے کہ فقط زیارت سے ہی کئی شبہات دور ہو جائیں گے۔

مولانا مفتی محمد ابراہیم (مردان)

پیر محمد چترالی جو اکابرِ دین اور علماء اہلسنت کا منکر سنت کا مذاق اڑانے والا، سنت رسول سے کھیلنے والا ذہنی خبث کی وجہ سے یہ شخص بیٹنگ کا فرد ہوچکا ہے حکومتِ وقت پر لازم ہے کہ ایسے شرپسند شخص کو حوالہ بند کیا جائے۔

marfat.com

مولانا حافظ محمد آصف جیندرا کلاں

اللہ تعالیٰ نے حضرت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن مدظلہ العالی جیسی شخصیت دنیا میں بہت کم پیدا فرمائی ہیں۔ جو ہر لحاظ سے جامعیت اور کاملیت کا درجہ رکھتی ہیں آپ سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کامل مظہر ہیں۔ جو شخص بھی ایک مرتبہ آپ سے شرف ملاقات کرتا ہے۔ وہ آپ کے اخلاق حسنہ کا گرویدہ ہو جاتا ہے۔

جناب مہتمم صاحب جامعہ سیفیہ رحمانیہ ضلع گجرات

یہ حضرت روحانی ترقی کے لیے رہبانیت کو نہیں بلکہ اتباع شریعت کو لازمی قرار دیتے ہیں۔ کچھ پیر حضرات جو دین اسلام کو بدنام کر کے فرقہ واریت کو ہوا دے رہے ہیں اور سرکار اخندزادہ مبارک کی مخالفتوں کا جال بچھانے میں کوشاں ہیں۔ انہیں نہیں بھولنا چاہیے کہ من عادلی ولیًا فقد اذنتہ بالحرب کے مصداق بن کر اپنی آخرت خراب کر رہے ہیں۔ کیا اسی طرح ان کے رگ و پے میں بھی عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے؟ کیا وہ بھی ظاہری اور باطنی علوم سے مالا مال ہیں؟ اتباع سنت کا کس درجہ اہتمام کرتے ہیں؟ مشتبہ کھانے سے کس درجہ گریز کرتے ہیں؟ غیر شرعی امور کے ارتکاب سے بچنے کے لیے کتنا اہتمام کرتے ہیں؟ اگر ان تمام باتوں کا موازنہ کر لیا جائے تو یقیناً سرکار اخندزادہ مبارک قدس سرہٗ کو نگاہ تنقید کی بجائے تقلید سے دیکھنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ نگاہ کا فتور ختم ہوتے ہی انشاء اللہ آپ کی ذات

marfat.com

مبارک شفاف آئینے کی مانند نظر آئے گی۔ الحمد للہ حضرت کا فیضان گھر گھر پہنچ رہا ہے اور پہنچتا رہے گا۔ آپ کا وجود مسعود بھی نعمت عظمیٰ سے کم نہیں اللہ تعالیٰ نے ہم سب کو مقربین کی غلامی عطا فرمائے اور ان کی پہچان کے لیے نظر بینا سے بھی نوازے۔ آمین

[illegible]

حضرت مولانا فضل الرحمان صاحب

مہتمم و شیخ الحدیث جامعہ علوم القرآن والسنۃ تمکمنڈی پشاور

میں مندرجہ بالا اعلان عام کے مضمون پر متفق ہوں اور مولانا عثمان تاروجبہ کے کے مضمون سے میرا کوئی تعلق نہیں اور نہ میں نے اس پر دستخط کی ہے۔ [illegible]

پیر طریقت پیر رحمت کریم صاحب

میں مندرجہ بالا مضمون کے تصدیق سے علاوہ اس بات کی تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے مولانا عثمان تاروجبہ والے کو نہ دستخط کاغذ پر کیا اور نہ اس کے کاغذ پر مہر ثبت کیا ہے۔

پیر رحمت کریم کاکا خیل
[illegible]

marfat.com

حضرت علامہ صاحبزادہ ساجد محمود چشتی گولڑوی
ڈھوک چشمہ شریف اٹک

حضرت علامہ پیر طریقت رہبر شریعت اخندزادہ سیف الرحمٰن مدظلہٗ داتا صاحب کے عرس کے موقع پر لاہور تشریف لائے تو زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ حضرت مبارک صاحب کو زادہٗ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ کا مصداق پایا۔

ترجمان اہلسنت حضرت علامہ مولانا قاری محمد عبدالرشید نعیمی سیالوی
صدر جمعیت اہل سنت پاکستان

پیر طریقت حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن مبارک مدظلہٗ طریقت میں اپنی شان آپ ہی ہیں۔ آپ کی زیارت سے اللہ تعالیٰ یاد آتا ہے۔ آپ وہ شخصیت ہیں کہ جس کے لیے حضور کی حدیث عادلی ولیاً فقد اذنتہ بالحرب کے مصداق ہیں۔

حضرت علامہ شیخ الحدیث والتفسیر مفتی محمد فرید صاحب
دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک صوبہ سرحد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ والحمد للہ والسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد
پس نہ میں نے اخندزادہ سیف الرحمٰن کو واجب القتل کہا ہے اور نہ وہ واجب القتل

marfat.com

ہیں۔ کسی کو اجازت نہیں کہ میری طرف یہ نسبت کرے۔

پیر طریقت صوفی ظہور احمد سیفی ضلع راولپنڈی تحصیل مری

پیر طریقت سیدی اخند زادہ مبارک شریعت و طریقت کا بحر بے کنار ہیں۔ انکی مخالفت کرنے والوں نے دنیا تو کیا آخرت کو بھی برباد کر لیا ہے۔ کاش وہ آپ کے دربار اقدس پر حاضری دے کر آپ سے روحانی فیوض و برکات حاصل کرتے مگر بے ادب ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے محروم رہتا ہے۔

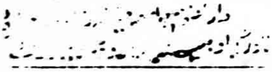

مزید علماء کرام کی تصدیقات کے لیے کتاب اظہار الحقیقۃ کا مطالعہ کریں جس میں ہزاروں علماء کرام و مشائخ اہلسنت وجماعت کی تصدیقات موجود ہیں۔

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اظہارِ خیال

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ صوفی گلزار احمد سیفی مبارک
خطیب جامع مسجد نورانی مجددی بابا فرید کالونی چونگی امر سدھو لاہور

بندہ ناچیز کے مقدر کا ستارہ طلوع ہوا اور خبر ملی کہ پشاور میں ایک بہت بڑے ولی کامل تشریف رکھتے ہیں، جن کا اسم گرامی حضرت قبلہ اخندزادہ سیف الرحمٰن دامت برکاتہم العالیہ ہے۔ جونہی یہ خوشخبری سنی تو سرکار کی زیارت کا بڑی شدت سے شوق پیدا ہوا، اور بڑی بے تابی کے ساتھ عالی جناب کی زیارت کا منتظر رہا۔ آخر اس شدت محبت کو بارگاہ رب العزت میں مقبولیت ہوئی اور عالی سرکار کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔

جب آستانہ عالیہ سیفیہ منڈیکس پشاور شریف میں پہنچا، دیکھا کہ بچے سے لے کر بوڑھے تک تمام سنّت مصطفےٰ کے پیکر ہیں۔ بہت حیرت ہوئی سرکار کے غلام سنّت مصطفےٰ کے اس قدر پیکر ہیں تو مرشد کامل کا عالم کیا ہوگا۔ کچھ انتظار کے بعد دیکھتا ہوں کہ ایک سوہنی نورانی صورت والی شخصیت جلوہ گر ہو رہی ہے۔ جو سر سے لے کر پاؤں تک مدنی تاجدار کی سنّت میں ملبوس ہیں اور چہرے مبارک پر اللہ تعالیٰ کے نور کے جلوے رونما ہو رہے ہیں اور اس نورانی صورت کو دیکھتے ہی میرے دل کی دنیا بدل گئی عالی

marfat.com

جناب کے تشریف لاتے ہی غلاموں کی کیفیت بدل گئی۔ ہر غلام پر ایک عجیب عشق و محبت کا جلوہ رونما ہو رہا تھا۔ دل میں سرکار کی بیعت کا اشتیاق پیدا ہوا، اور بیعت کا شرف حاصل ہوا۔

سرکار نے ناچیز کو بیعت فرمانے کے بعد ناچیز بندہ کے دل پر اپنے دائیں ہاتھ کی انگلی مبارک رکھی اور اللہ، اللہ، اللہ تین دفعہ فرما کر پھر ذکر ھُو کی بڑی جلالیت سے توجّہ فرمائی کہ دل کی کیفیّت بدل گئی۔

بیعت کرنے کے بعد واپس گھر آتا ہوں تو اپنے آپ کو دنیا سے بے رغبت پاتا ہوں اور دل میں محبت الٰہی اور عشق مصطفےٰ کے عجب اور شدید جذبات محسوس کرتا ہوں۔ اور اپنے دل کو ہر وقت ذکر الٰہی میں پاتا ہوں۔ کبھی کبھی ذکر الٰہی کی شدت سے جسم پر وجدانی کیفیّت محسوس کرتا ہوں۔ حیران ہوں کہ قبلہ پیر صاحب کی ناچیز کے دل پر انگلی رکھنے کے بعد دل کی دنیا بدل گئی۔

گلزار احمد حنفی

قرآن کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں
پیر محمد عابد حسین سیفی مدظلہٗ کی
معرکۃ الآراء تفسیر

تفسیر سیفی

خوبصورت ترجمہ —— لاجواب تفسیر
دار العلوم جامعہ جیلانیہ نادر آباد بیدیاں روڈ لاہور کینٹ

marfat.com

امیر تحریک مشائخ اہلسنت شیخ العلماء

حضرت میاں محمد سیفی حنفی ماتریدی (مدظلہ العالی)

زیب آستانہ عالیہ سیفیہ محمدیہ راوی ریان شریف لاہور

آج کے اس پُر آشوب دور میں جب انسان مادیت کا شکار ہے۔ لادینی نظریات کی بھرمار نے انسانی ذہنوں کو مفلوج بنا کر رکھ دیا ہے اور انگریزی تہذیب و تمدن نے اسلامی تہذیب و تمدن کا حلیہ بگاڑ دیا ہے۔ اور مسلمانوں کی بصیرت اور بصارت دونوں کو اس قدر ماؤف کر دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ اور اللہ والوں کی باتیں سننے کا نہ شوق باقی رہا ہے اور نہ عمل کرنے کا جذبہ فکر......

ایسے حالات میں وقت کی اہم ضرورت ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی برگزیدہ شخصیات کی تالیفات و تصنیفات کو بغور مطالعہ کریں جو کہ انسان کی روحانی تسکین کا سبب ہیں۔ ان سے پورا پورا فائدہ حاصل کریں۔

حضرت مرشدی نے انسانوں کی رشد و ہدایت کے لیے اپنی تالیفات کے علاوہ زندہ کتابوں کی قطاریں لگا دی ہیں۔ جس طرف بھی نظرِ کیمیا سے دیکھا تصوف و عرفان کے موتی بکھرتے گئے۔

آپ کے مرشد گرامی قدر حضرت قیوم زمان مولانا محمد ہاشم سمنگانی رحمۃ اللہ کا وہ جملہ پورا ہوا کہ اے اخندزادہ سیف الرحمٰن تو جس سمت بھی توجہ کرے گا اس سمت کو گلِ گلزار کرتا جائے گا۔

یعنی سمتیں تیرے فیض و کمال کی وجہ سے سیراب ہوتی جائیں گی اور انسانوں کو انسان اور بندوں کو تو بندہ حقیقی بناتا جائیگا۔

سرکار مبارک نے اپنی خانقاہ میں بیٹھ کر تلقین و توجہ سے سالکین کے سینوں کو اس طرح گرمایا کہ اس سے ایک انقلاب برپا ہوا۔

marfat.com

علامہ اقبالؒ نے کیا خوب کہا ہے ؎

نہ تخت و تاج میں نہ لشکر و سپاہ میں ہے
جو بات مرد قلندر کی بارگاہ میں ہے

میں جب اپنے حالات کو دیکھتا ہوں تو میری نظر فوراً اخندزادہ مبارکؒ کے کمالات کی طرف جاتی ہے۔ کئی دفعہ اتفاق ہوا، دوستوں نے کہا کہ اپنے مرشد کی کرامت سناؤ تو میں دوستوں کو کہتا ہوں کہ میں خود اپنے مرشد کی بڑی کرامت ہوں۔

ایک وقت میں نے عرض کیا کہ جب سرکار نے مجھے دربار داتا صاحبؒ محفل کرنے کا حکم دیا تو میں نے عرض کی کہ وہاں تو علماء بڑی بڑی تقریریں کرتے ہیں تو سرکار مبارکؒ نے فرمایا یہ تقریریں کرنے والے تجھ سے آکر فیض حاصل کریں گے۔ آج سینکڑوں کی تعداد میں ان علماء کی قطاریں اپنے آستانے پر دیکھتا ہوں تو مرشد گرامی کے وہ جملے بار بار یاد آتے ہیں، اور آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ تیرے دیگر پنجاب کے خلفاء کی نسبت زیادہ مرید ہوں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آج پاکستان کے علاوہ پوری دنیا کے کئی ممالک میں عاجز کے مریدوں کے حلقے ذکر ہو رہے ہیں۔ اور فقیر کی یہ دلی تمنا ہوتی ہے۔ کہ جو نعمت مرشد کریم نے اس ناچیز کو عطا کی ہے اس سے دنیا کا ہر انسان فائدہ حاصل کرے۔ اور مرشد کریم کی اس نعمتِ عظمیٰ کو پھیلانے کے لیے فقیر شب و روز کوشاں ہے۔

جو بھی ایک دفعہ آستانے پر حاضر ہوتا ہے وہ اس نعمت کو حاصل کیے بغیر واپس نہیں لوٹتا۔ کئی چور، ڈاکو، شرابی، زانی، فلم سٹار، اور بدقماش مرشد کریم کے دیے ہوئے کمال کی برکت سے آج وہ صاحبِ کمال بن کر عاشقین سالکین کے سینوں کو ذکر خدا سے گرما رہے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ مسلمین مومنین، سالکین کو اس سے پورا فائدہ حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مرشد کریم کی صحت و عمر میں برکت عطا فرمائے۔ "آمین"

خاکِ راہِ صاحب دلان میاں محمد حنفی سیفی ماتریدی خادم آستانہ عالیہ
محمدیہ سیفیہ راوی ریان کالا شاہ کاکو لاہور

marfat.com

ایک ضروری وضاحت

حضرت سرکار اخندزادہ مبارک کی مسخ شدہ تصویر دیکھ کر دلی صدمہ ہوا۔ یہ مخالفین کی سازش کا نتیجہ ہے۔ کسی پروگرام میں سرکار مبارک کی تصویر بنائی گئی اور پھر چہرے پر سیاہی وغیرہ لگا کر اس کو بدزیب و مسخ کر کے ساتھ یہ تحریر کیا کہ (نعوذ باللہ) افغانی جادوگر کا اصلی چہرہ۔ اس مسخ شدہ تصویر کو دیکھ کر یہاں لاہور میں خلفاء مبارک کا اہم اجلاس ہوا جس میں یہ بات سامنے آئی۔ کہ سرکار مبارک کی مسخ شدہ تصویر کو پورے پاکستان بلکہ افغانستان کے بعض علاقوں میں بھی تقسیم کیا گیا ہے۔ جس پر بعض احباب نے متفقہ طور پر یہ فیصلہ کیا کہ سرکار مبارک کے مختلف پروگراموں کی تصاویر کو جمع کیا جائے اور اس کو پرنٹ کر کے احباب میں تقسیم کیا جائے اور جن علاقوں میں سرکار کے متعلق یہ بات پھیلی ہوئی ہے کہ ان کا چہرہ نعوذ باللہ ایسا بدزیب ہے اس لیے وہاں اصلی تصویر اشتباہ دور کرنے کے لیے دکھائی جائے۔ اور لوگوں کو حقائق سے آگاہ کیا جائے۔

الحمدللہ میرے شیخ کو اللہ تعالیٰ نے وہ حسن و نورانیت و تقویٰ عطا فرمایا ہے جس کا اندازہ تحریروں اور تصویروں سے نہیں ہوسکتا وہ تو بالمشافہ زیارت سے ہی ہوسکتا ہے۔ حضرت سرکار مبارک کے مرشد گرامی قدر حضرت مولانا محمد ہاشم سمنگانی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے حسن کے جلوؤں کو دیکھ کر اکثر فرمایا کرتے تھے کہ میرا یہ مرید اخندزادہ سیف الرحمٰن حسن میں اپنے زمانہ کا "یوسف" ہے اور اس کا حقیقی اندازہ زیارت سے ہی ہوسکتا ہے۔

اگرچہ ہمیں تصاویر چھاپنے کے بعد حضرت کی ناراضگی کا بھی ڈر ہے۔ مگر جھوٹوں کے جھوٹ کو آشکار کرنا بھی ہماری ذمہ داری ہے۔ ان تصاویر کو چھاپنے کا مقصد اصل حقیقت سے آگاہ کرنا ہے جو کہ سرکار مبارک کے متعلق غلط پھیلائی گئی ہے۔

انشاءاللہ تصویر دیکھ کر خود بخود آپ کو اندازہ ہو جائیگا کہ یہ تصویر اللہ تعالیٰ کے ایک کامل ولی اور عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔

marfat.com

ظلم کی حد یہ ہے کہ حضرت مبارک صاحب نے زندگی میں داڑھی مبارک کبھی سنت سے کم نہیں کی مگر مخالفین نے جعلی تصویر میں سرکار مبارک کی داڑھی سنت سے کم دیکھائی ہے۔

دوسرا سرکار مبارک نے عمامہ شریف ضرورت کے علاوہ کبھی نہیں اتارا مگر مخالفین نے تصویر میں مبارک صاحب کو بغیر عمامہ کے دیکھا کہ ایک غیر شرعی پیر ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میں فقیر اخندزادہ سیف الرحمٰن پیرارچی خراسانی ساکن کمجوری باڑہ
اپنے تمام مریدین جو صوبہ سرحد، سندھ، بلوچستان، پنجاب، افغانستان
آزاد کشمیر وغیرہ میں رہتے ہیں کو اطلاع و اعلان و امر کرتا ہوں کہ 30 اکتوبر
بروز پیر بمقام موچی دروازہ لاہور میں جو سنی کنونشن منعقد ہو رہا ہے
اس میں بہت سارے علماء و مشائخ و عوام اہلسنت وجماعت شرکت کر رہے
چونکہ زندیق و بے دین و گمراہ فرقے لشکر طیبہ، غیر مقلد و وہابی و حجری
رائیوِنڈی اور جو عقائد میں انکے مقتدی ہیں وہ اپنی جعلی اکثریت کے ذریعے
دنیا کو دھوکہ و فریب دینا چاہتے ہیں۔ اس بناء پر میرے تمام مریدین
و خلفاء اس جلسے میں شرکت کر کے ان کافروں کی بھرپور تنقید و تردید کریں
اس دن کسی کے والد کے فوت ہونے کا عذر بھی قابل قبول نہ ہوگا۔ اور اگر کوئی
مرید اس جلسہ میں شریک نہ ہوا تو اسکا تعلق پھر میرے ساتھ ختم ہوگا
کیونکہ ان کے سلوک میں غیرت اسلامی و غیرت ایمانی ضروری ہے
نوٹ: تمام سالکین و مریدین و معتقدین کو اس جلسے میں شمولیت کا
امر ہے۔

فقیر سیف الرحمن اخندزادہ پیرارچی خراسانی

فقیر سیف الرحمن
اخندزادہ پیرارچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد

استاذ العلماء حضرت علامہ عطاء محمد بندیالوی ایک درویش منش عالم اور نابغہ روزگار شخص تھے مرحوم تمام پاکستان کے علماء کرام کے استاد اور پیشوا تھے مرحوم نے دین اسلام اور مسلک اہلسنت والجماعت کے لئے عظیم خدمات کی ہیں ان کی حالات زندگی پر اگر طائرانہ نظر ڈالی جائے تو ایسی ہستی صدیوں بعد ہی جلوہ افروز ہوتی ہیں مرحوم ایک تناور درخت کی مانند تھے جن کے شاگرد اس درخت کی شاخیں اور عوام الناس اس شجر کے ثمر سے انشاء اللہ تا قیامت مستفیض ہوتے رہیں گے مرحوم صاحب کے اوصاف لکھنے کیلئے یہ چھوٹا سا صفحہ کافی نہیں بلکہ اگر لکھنے بیٹھ جائیں تو صفحات کیا ہے بھرتے چلے جائیں گے آپ تھوڑی سی عمیق نظر کے ساتھ دیکھیں گے تو آپ کو واضح طور پر نظر آجائے گا کہ جناب والا کے شاگردوں میں آپ کو ایسے ایسے علماء نظر آئیں گے جو کہ واقعی علماء اہلسنت والجماعت کے تاجداروں میں شمار ہوتے ہیں خداوند کریم نے موصوف عالم کو دونوں علموں سے نواز دیا تھا علم ظاہر میں تو نتیجہ آپ کے سامنے ہیں جبکہ علم باطن کو اہل نظر والے ہی دیکھتے ہیں واقعی مَوْتُ الْعَالِمِ مَوْتُ الْعَالَمْ ہے ہم تہہ دل سے مرحوم کیلئے دعائے مغفرت کرتے ہیں اور پسماندگان کیلئے صبر جمیل کے طلبگار ہیں۔

فقیر سیف الرحمٰن

اخندزادہ پیرارچی

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سپاس نامہ

بحضور

شیخ المشائخ، پیر طریقت رہبر شریعت قائد جہاد افغانستان

اخندزادہ مبارک حضرت مولانا سیف الرحمٰن مدظلہ العالی

المعروف پیر ارچی

از علمائے اہل سنت وجماعت، لاہور ○ پاکستان

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فضیلۃ الدعوۃ والارشاد

شیخ المشائخ پیر طریقت ، رہبر شریعت اخوندزادہ مبارک حضرت مولانا سیف الرحمٰن مدظلہ العالی

جناب فضیلت مآب خلیفۂ مطلق مرشدِ طریقت حضرت مولوی صاحب محمد شاہ روحانی ، امیر مجاہدین کندھا عضو حرکت انقلابی افغانستان۔

فضیلت مآب مجاہد راہ حق مولوی صاحب سید نور علی شاہ آف تارو جبہ پشاور۔

حضرت سید سادات ، عالم ربانی سید جعفر پاچا صاحب حسینی۔

شیخ طریقت حضرت مولانا سید داؤ پاچا صاحب۔

سید الطاف حسین شاہ صاحب قلندر ، الفلاح پریس ، صدر پشاور

حضرت صاحبزادہ گرامی قدر مولانا محمد سعید حیدری

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ !

اھلاً وسھلاً ومرحباً

امروز علمائے اہل سنت وجماعت ، حنفی المذہب ، لاہور و اساتذہ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور وطلباء ومنتظمین از قدوم میمنت لزوم شمایاں بسیار خوش بخت وشادمان ہستند وشکرگزار کہ مارا از زیارت خویش خورسند وقت ساختید ، رب کریم جل مجدہ سایہ ہمایونی بر سر ہائے مسترشدین تا دیر سلامت دارد وخلق خدا و مارا از فیوض وبرکات شمایاں فیض یاب گرداند۔

مرشد طریقت :۔ اللہ تعالیٰ شمایاں را مرجع انام ساختہ است واز ذات شما چشمہ ہائے علوم ومعارف جاری کردہ است اولاً مسلمانان بلخ وبخارا پس باشندگان افغانستان وبعد ازاں ساکنان پاکستان بلکہ دیگر ممالک وبلاد از انعکاس کریمانہ شما مستفیض ومستنیر گشتہ اند وسلسلۂ عالیہ نقشبندیہ وقادریہ برکت مساعی شما شیوع ورواج پذیرفتہ واز ذاتِ گرامی شما چناں گرمی وسرمستی وجذب در محافل ذکر وفکر سر بر زدہ کہ یاد اسلاف تازہ می کند ودلہائے مسترشدین ، جذبہ محبت الٰہی ومحبت رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واتباع شریعت وحیات نو حاصل می نمایند ، ادام اللہ تعالیٰ برکاتکم وافاض علینا من نسائم رحمتہ وانوار معرفتہ وسلک بنا سلوک المحبین المحبوبین۔

marfat.com

قائدِ جہادِ اسلامی!

مجاہدین افغانستان کہ زاید از عرصۂ نُہ سال علمِ جہاد برداشتہ اند و قربانی ہائے بے مثال دادہ اند بلاشک و ریب این جہادِ اسلامی است و معرکۂ اسلام و کفر، واگر بر روئے زمین صحیح جہاد اسلامی یافتہ می شود ہمیں جہاد افغانستان است، وبعد از صحابۂ کرام وائمۂ مجاہدین مثال این جہاد واستقامت معلوم نیست، روح جہاد کہ در مجاہدین موجود است حصۂ شمار دِہے فراوان است و ناقابل انکار، ما ہمیشہ دست بدعا بودہ ایم کہ رب کریم جل شانہ مجاہدین را فتح وظفر ارزانی فرماید و بر روسیاہ گماشتگان او از ملحدین اشتراکیین غلبۂ وسطوت دہد واکنون کہ از نصرت خداوند قدوس وبرکت حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم وشدت بطش وغلظت مقابلۂ مجاہدین، روس از افغانستان رخت سفر می بندد دعاگو ہستیم کہ اللہ تعالیٰ مجاہدین ومہاجرین را بحفاظت وسلامتی وعزت ووقار بوطن اصلی ایشان برد ودر تنفیذ نظام اسلام ونظام مصطفےٰ حامی ومددگار ایشان باشد وایشان را از شر دشمنان مصئون ومحفوظ دارد۔ اللّٰھم انصر الاسلام والمسلمین واعز الاسلام والمسلمین واخذل الکفرۃ الفجرۃ من الیھود والنصاریٰ والاشتراکیین

قبلہ گاہی! بحمد اللہ تعالیٰ ما اہل سنت وجماعت، حنفی مسلمان ہستیم ومسلک ما ہمان مسلک امام اہل سنت، عاشق رسول امام احمد رضا بریلوی است کہ در متحدہ پاک وہند عالم جلیل از علمائے اہل سنت احناف بود وبسختی کاربند بود بر مذہب حنفی وطرق اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم تا اینکہ نام او علامت مسلک اہل سنت قرار گرفت، واجداد او از قبیلۂ بڑیچ، قندھار، افغانستان بودند بعد از ان نقل مکانی کردہ بشہر بریلی سکونت ورزیدند، واگر بنظر انصاف دیدہ شود فرقے نیست درمیان عقائد امام احمد رضا وعلمائے اہل سنت افغانستان والحمد للہ تعالیٰ علیٰ ذالک

ودر آخر بار دیگر بر تشریف آوری شمایان در جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور ہدیۂ سپاس وتشکر پیش می کنم از جملہ علمائے اہل سنت وجماعت، لاہور واز متعلقین جامعہ نظامیہ رضویہ خصوصاً از جانب ناظم اعلیٰ جامعہ نظامیہ رضویہ وناظم اعلیٰ تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان آقائی محترم مفتی محمد عبد القیوم قادری ہزاروی مدظلہ

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ

محمد عبد الحکیم شرف قادری

۲ر شعبان المعظم ۱۴۰۸ھ

۲۲ر مارچ ۱۹۸۸ء

marfat.com

اسمائے سپاس گزارندگان

حضرت مولانا مفتی محمد عبد القیوم قادری ہزاروی ناظم اعلیٰ جامعہ نظامیہ، رضویہ - لاہور

حضرت مولانا مفتی عبد اللطیف نقشبندی شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ، رضویہ - لاہور

حضرت مولانا مفتی غلام سرور قادری ناظم اعلیٰ جامعہ غوثیہ، گلبرگ - لاہور

حضرت مولانا محمد عبد الکریم چشتی مہتمم جامعہ چشتیہ، خانقاہ ڈوگراں - ضلع شیخوپورہ

جناب حاجی محمد مقبول احمد ضیائی - رضا اکیڈمی - لاہور

حضرت مولانا محمد منشا تابش قصوری، خطیب جامع مسجد ظفریہ، مریدکے

حضرت مولانا محمد عابد حسین - لاہور

حضرت مولانا نور المجتبیٰ - خانقاہ ڈوگراں

مولانا حضرت محمد صدیق ہزاروی مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

مولانا حافظ عبد الستار سعیدی " " " " " "

مولانا عبد المجید افغانی " " " " " "

مولانا سید غلام مصطفےٰ شاہ بخاری عقیل " " " " "

مولانا غلام نصیر الدین چشتی " " " " "

مولانا شیخ فرید " " " " " "

مولانا محمد جمشید سعیدی ناظم پنجاب انجمن طلبہ مدارس عربیہ۔

---

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید الانبیاء والمرسلین وعلیٰ آلہ واصحابہ نجوم الھدیٰ والیقین، وعلیٰ من تبعھم باحسان الیٰ یوم الدین :

امابعد گرامی القدر محترم مولوی صاحب عبدالحکیم السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ محترما مرسولۂ مانج بہ ریم مواصلت نمود شابان کہ براحوال بعض مسترشدین اعراض نمودہ بودید در جواب شمایان چنین یاد آوری شوم۔ شما در ورقۂ تان تحریر کردہ بودید: چند حضرات بر آستانۂ سید الاولیا حضرت داتا گنج بخش قدس سرہ نشستہ تلقین ذکر می کنند واز ایشان مختلف اوضاع و حرکات سرزدمی شود کہ در نظر عوام سبب انکار باشد مر طریقۂ عالیہ نقشبندیہ را۔ مولوی صاحب محترم آن اشخاص کہ چنین عمل می نمائید اسماء شان تذکرہ نمودہ ائید تا مفرطین از صادقین شناختہ می شد۔ دوھم آنکہ اختلاف اوضاع مجذوبان مانند اختلاف معجزات انبیاء کرام (ع) است کہ یکی از دیگر مغایرت دارد واگر احوال این مجذوبان تماماً یکسان می شد پس خود آن تصنع می بود وھمچنان خلفاء این فقیر الحمد للہ دو ھزار است ومریدین ومسترشدین در حدود یکصد ھزار نزاشت احوال وکیفیت جذب واضطراب کہ برای ھر یک آنھا عارض می گردد یکی از دیگر متفاوت است پس ھرگاہ احوال وکیفیت کہ مایک دیگر مخالف است۔ پس اعتراض را بر آنھا راہ نمی باشد۔ وایضاً تحریر نمودہ بودید۔ کہ در نظر عوام سبب انکار می باشد مر طریقۂ عالیہ نقشبندیہ را۔ جناب مولوی صاحب ازین حالت جذب وبی اختیاری تماماً عوام حتی خواص کہ علما ھستید انکار دارند ما وامیکہ ازین ساغر جرعۂ ننوشیدہ باشند چنانچہ فرمودہ است۔ قدر این می راندانی۔ بواللہ تا نہ چشی۔ وعلاوہ ازان ھر عاملیکہ عمل نیک خویش برای رفع بدگوئی مردم ترک می کند آن عامل ریاکار است ھر عاملیکہ بر عمل نیک خود اصرار ومداومت میکند برای اینکہ مامردم ھا را بہ نیکی یاد آوری کند آن مشرک است۔ پس مولوی محترم اگر غرض رفع بدگوئی مردم مجذوبان را اسباب ویا کلمات ممانعت پیش کردہ شود این ریا خواھد بود وریا را نیز درین طریق مدخلی نیست۔ وایضاً شما در مکتوب تان یاد آور شدہ بودید کہ بعض نو آموزان عرب تجاذب اختیار میکنند وبرای اظہار جذبہ بدستھا سینہ کوبی کنند۔ جناب مولوی صاحب خود عالم ھستید

marfat.com

اولاً ثبوت جذبه که در کتب شریعت مرقوم است مطالعه نموده باشید از الفاظ مکتوب تان معلوم می شود که شما جذبه را قائل هستید و آنرا تسلیم میکنید و اما در تجاذب که به اختیار (باشد) ما اشتباه و یا انکار دارید۔ مولوی صاحب محترم اصل در تعریف اشیاء انقسام است تا اینکه وضاحت کامل بدست آید پس تجاذب بر دو نوع است اول آنکه مقصد آن شخص از آن تجاذب خودنمائی باشد در حرمت آن شکی نیست دوهم مقصد آن شخص تشبه با آن نیکان که حالت ہذا را دارا هستند باشند ایضاً محمود است چنانچه در حدیقة الندیه شرح طریقه محمدیه طبع مکتبه نوریه رضویه (ص ۵۲۵ ج ۲) چنین مرقوم است۔

ولا تشکرات التواجد وهو تکلف الوجد واظهاره من غیر ان یکون له وجد حقیقة فیه تشبه باهل الوجد الحقیقی و هو جائز بل مطلوب (شرعاً قال) رسول الله صلی الله علیه و اله وسلم من تشبه بقوم فهو منهم رواه الطبرانی الاوسط عن حذیفة بن الیمانی رضی الله عنه وانما کان المتشبه بالقوم لان تشبهه بهم یدل علی حبه ایاهم ورضائه باحوالهم وافعالهم ۱۲ حدیقة الندیه ص۔

پس جناب مولوی صاحب شما ازین مجذوبین ایا سوال نموده اید که این اضطراب و کیفیت شان بی اختیار است ویا با اختیار اگر آنها بالفرض گفته باشد که به اختیار چنین می کنیم ایا شما از آنها سوال نموده بی که درین اضطراب و حال که اختیار میکنید خودنمائی مقصد تان است ویا تشبه بعمل صالحین اگر آنها گفت خودنمائی مقصود ما یان است بعداً برا ایم از خودنمائی و خودستائی شان احوال ارسال می کردید اگر آنها چیزی را از اختیار کاری و خودنمائی نگفته باشد پس شما را اگر بسبب الهام ویا از طریق کشف و شهود معلومات خودنمائی آنها شده باشد چرا در ورقه تان تحریر نکرده بودید۔ اگر خود آنها هم از خودنمائی چیزی نگفته باشند و شما هم از طریق الهام و کشف معلومات ندارید ویا از طریق علم غیب عطائی معلومات دارید۔ پس هرگاه که هیچ دلیلی و حجتی بر آنها ندارید پس جناب شما بر آنها سوء ظن نموده اید و آن گناه و معصیت است

marfat.com

شما یا نزا برآن توبه وندامت لازم است. وایضاً شما تحریر کرده بودید که بروی اظہار جذبہ بر دستہا سینہ کوبی کنند. جناب مولوی صاحب لبعض مجذوبان وصوفیائے کرام راحالاتی پدید آمده است که خود ہا را بہ شلاق می زدند وجامہا می دریدند ولبسا حالات مختلفہ چنانچہ در حدیقۃ الندیہ مرقوم است۔

ذکر الیافعی عن بعضھم قال رأیت الشبلی قائماً یتواجد وقد خرق ثوبہ وھو یقول۔

۱- شققت ثوبی علیك حمقاً ... وما لثوبی اردت خرقاً

۲- اردت قلبی فصاد فلتہ ... یدای بالجیب ازیرقا

۳- لوکان قلبی مکان جیبی ... لکان للشق مستحقاً

وروی الیافعی فی اسنادہ بسندہ ان سمنون کان جالساً علی الشط وبیدہ قضیب فضرب بہ فخذہ وساقہ حتی تبدد لحمہ وھو یقول

کان لی قلب اعیش بہ ... ضاع منی فی تقلبہ

رب فارددہ علی فقد ... ضاق صدری فی تطلبہ

واغث مادام بی رمق ... یا غیاث المستغیث بہ ص ۵۲۴/۲

پس محترما چنیں بی اختیاری ہا در حالت کل اولیاء واسلاف صوفیائے کرام پدید آمده است پس شما چرا آرزوی منع این حالت دارید واین حالت را باعث تنفر عوام می دانید وحال آنکہ درحق مانع این حالت در حاوی للفتاوی طبع مکتبۂ نوریہ رضویہ ص چنین مرقوم است

مسئلۃ۔ فی جماعۃ الصوفیۃ اجتمعوا فی مجلس ذکر ثم ان شخصاً من الجماعۃ قام من المجلس ذاکراً واستمر علی ذلك لوارد حصل لہ فھل لہ فعل ذلك سواء کان باختیارہ ام لا وھل لاحد منعہ وزجرہ عن ذلك؟ الجواب لا انکار علیہ فی ذلك وقد سئل عن ھذا السوال بعینہ شیخ الاسلام سراج الدین بلقینی فاجاب بانہ لا انکار علیہ فی ذلك ولیس لمانع التعدی بمنعہ ویلزم المتعدی بذلك التعذیر وسئل عنہ العلامۃ برہان الدین الابناسی فاجاب

marfat.com

بمثل ذالك وزارات صاحب ـ الحال مغلوب والمنکر محروم ماذاق لذة التواجد ولا صفاله المشروب الی ان قال فی اخرجوابه وبالجملة فاسلامته فی تسلیم حال القوم ـ واجاب ایضاً بمثل بعض آئمه الحنفیة المالکیة کلهم کتبوا علی هذا السوال بالموافقة من غیر مخالفة ۱۲ حاوی للفتاویٰ ـ

وعلاوه ازآن اگر در حالت ذکر وجذبه ووجد کلام کلمات از زبان مجذوبین صادر می شود ـ معفو وآن عین ذکر است مثل آه وآوه چنانچه در الواردات القدسیه مرقوم است ـ:

وقال سیدی یوسف العجمی رحمة الله علیه وما ذکره من اداب الذکر محله فی الذاکر الواعی المختار اما مسلوب الاختیار فهو مع ما یرد علیه من الاسرار فقد یجری علی لسانه :- الله ، الله ، الله ، الله ـ او هو هو هو ، او لا لا لا او آ آ آ آ آه آه او عا عا عا او آ آ آ او ه ه ه او ها ها ها او صوت بغیر حرف او تخبیط وادبه عند ذلک التسلیم للوارد فاذا انقضی الوارد فادبه السکوت من غیر نقول الواردات قدسیه صـ ۳۹ ج ۲

والیضاً محترم مولوی صاحب ـ جلد اول حدیقة الندیه صـ ۲۴۲ ج

که در مورد انکار بحثی دارد ایضاً مطالعه فرمائید والیضاً در جلد دوم صـ ۵۲۴ / ۲۶ مرقوم است ـ

فان طریق الوجد والتواجد الذی تعلمه الفقراء الصادقون فی هذا الزمان وبعده کما کانوا یعلمونه من قبل فی الزمان الماضی نور وهدایته والتوفیق من الله تعالیٰ وعنایة ـ

این صفحه ها را نیز مطالعه فرمائید ـ والیضاً شما در ورقه های تان تحریر نموده بودید که سندها ی شما را بهم کش می نماید ـ جناب مولوی صاحب خلفای خویش را که من سند مید هم آن سندها کامل : سبق های همان طریقه ۱۲ است مقصد در آن اینست تا مردم بدیدن به آن سند را ستگویان را اهل کمال طریقت را از دروغ گویان تشخیص وامتیاز دهند واز آنها کسب تاراه افاده واستفاده پوشیده

نمانده و مردم از خلفای این فقیر حصول این نعمت عظمی نمایند۔ و ایضاً شما تحریر نموده بودید که خطیب جامع مسجد داتا گنج بخش رو گفته که توجه و جذب برحق است و لیکن این سینه کوبی مثل شیعه حیثیت۔ جناب مولوی صاحب گفته خطیب مذکور ازین جهت قابل شنیدن نیست زیرا که مذکور درین راه اُمّی و نابینا است اگر جمعی از نابینایان از وجود کوه ها و آفتاب و غیرها انکار کنند بزعم خود شان است نه حجت بدیگران پس خطیب صاحب. مذکور که نابینای این راه است کدام اقوال که از زبانش شنیده شده است دران معذورش می شماریم۔ علاوه ازان خطیب مذکور تشبیه مجذوبانه اور سینه کوبی با فساق و گمراهان که اهل تشیع است نموده پس مذکور مصداق و وعید این حدیث شریف است۔

لا یرمی رجل رجلا بالفسوق ولا یرمیه بالکفر الا ارتدت علیه ان لم یکن صاحبه کذالک۔

پس شما و تمام ہم مجلس تان را لازم است که اقوال این و آن را تعقیب و سند نکنید و بر مجذوبین سوء ظن نه نمایید اگر کدام مسئله در اینجا درباره سلوک در محفل ذکر و یا سائر امورات طریقت عارض گردید بمشکل استعدی ورقه را ارسال نمایید نه بسوار اعتراض بر سالکین والسلام آفتاب نه مجرم از کسی بینا نیست

فقیر سیف الرحمن

اخندزاده پیرارچی

استاذ العلماء حضرت علامه مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی ناظم اعلیٰ جامعه نظامیه لاہور

استاذ العلماء علامه مفتی عبداللطیف صاحب رحمۃ اللہ علیہ مفتی و شیخ الحدیث جامعه نظامیه لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم = الجواب صحیح والمجیب العلامة وشیخ الطریقة العالیة مصیب قد توافق جوابه بما اجاب شاه احمد رضا خان صاحب رحمة اللہ تعالیٰ علیه فی فتاوی رضویه جلد عاشر صفحه ۱۶۰ الی صفحه ۱۶۳ قد اجاز الوجد للمغلوبین الصادقین العاشقین مع الاخلاص متمسکا لقوله صلی اللہ علیه وسلم اذا مررتم بریاض الجنة فارتعوا و اجاز التواجد للاوساط الصادقین السالکین مسلک الاقتداء بالعاشقین مستندا لقوله صلی اللہ علیه وسلم من تشبه بقوم فهو منهم و بخبر الرسول صلی اللہ علیه وسلم ابکوا فان لم تبکوا فتباکوا۔ انتہی۔ اما من فعل هذا ریاء و سمعة فحرام قطعی و جریمة فاحشة کما فی نصاب الاحتساب باب سادس۔ تاتارخانیه و فتاوی خیریه۔ هل یجوز الرقص فی السماع الجواب لا یجوز و ذکر فی الذخیرة انه کبیرة ومن اباحه من المشائخ فذلک للذی صارت حرکاته کحرکات المرتعش۔

اللهم اجعلنا من الصادقین ولا تجعلنا من الغافلین برحمتك یا ارحم الراحمین و بحرمة نبیك سید المرسلین وخاتم النبیین صلی اللہ علیه وعلی آله واصحابه اجمعین فقط واللہ اعلم بالصواب المجیب

مفتی عبداللطیف
جامعه نظامیه رضویه
اندرون لوہاری گیٹ لاہور
۱۴-۶-۸۹

الجواب کذالك واللہ اعلم بالصواب
[illegible]
۲۲-۶-۸۹

marfat.com

نقل سند خلافت :

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی نور قلوب العارفین بانوار التجلیات والواردات وعطر مشام المشتاقین بنفحات الانس والمشاهدات والصلوة والسلام الزاکیات النامیات علی اشرف الموجودات وعلی آله و اصحابه الذین استفادوا بصحبته اعلی المقامات والکرامات.

وبعد : فیقول الفقیر الی الله العلی القدیر محمد هاشم بن محمد وزیر (قدس الله سره) ان الاخ البار الصالح اخوندزاده سیف الرحمن بن قاری سرفراز لما اخذ عنی الطریقة النقشبندیة واتم جمیع اسباقها و وصل الی مرتبة الحضور والولایة ورأیته اهلاً لارشاد المسترشدین ثم لما وجدته ذا استعداد قوی لا یشارکه غیره بین الخلان فاجزته حینئذ بعد عدة سنوات اجازة مطلقة وهو الان کالشمس فی منتصف النهار و لا یخالفه الا من انطمس بصیرته فمقبوله مقبولی و مردوده مردودی ، والله ولی التوفیق والسداد و منه الهدایة والارشاد.

" ۲۴ جوزا سنه ۱۳۴۴ هـ ش "

تصدیق کنندگان

(۱) محمد لعل ازنده فرید قندوزی

(۳) مرزا محمد خسر حضرت مولانا محمد هاشم سمنگانی رحمه الله

(۴) عبید الله اخندزاده پسر حضرت مولانا شاه رسول پیر اول حضرت مرشدنا اخندزاده سیف الرحمن [illegible]

(۲) عبد الباسط برادر کلان اخندزاده مبارک

و پسر حضرت مولانا رحمه الله

(۵) ملا محمد صادق برادر حضرت اخندزاده صاحب مبارک رحمه الله

[illegible]

(۶) مولوی سید محمد کاکا خسر حضرت مولانا صاحب

(۷) ملا بنا خسرو خان

(۸) ملا نجم از لغمان

marfat.com

عکس مکتوب گرامی
سیدنا مولانا محمد هاشم سمنگانی قدس سره

تاریخ ۲۱/۶ حمل ۶۹ روز دیرخیه

اخوی عزیزم و رفیق کمالاتم همکار

رسید لیقم اخندزاده صاحب و جناب عمزاد

و ماشوم پاچا لالا و باقی همه دوستان

تحفهٔ سلام برسد الحمد لله لباس عزیزه در

برادرت فراق اخندزاده به متفرقه یار

دشوار گشت هم نه میدانم شب آید

هیبت اعظم چه گوری ورتجانه

ماچه لیکه ورته جی چیر زنده لیدنیا

خلق به یار اسلام و ائی خدا د

سل زره سلام په تاسو ته

محمد هاشم

[illegible]

به تصدیق من مولوی محمد عابد حسین سیفی لاهوری صدور یافته، در جواب سوالیکه نموده بود
که شیخ الحدیث صاحب فیصل آباد بعض مریدان را که در دورهٔ حدیث شامل‌اند، در مسئلهٔ اعتجار
سرزنش میکنند:

بسم الله الرحمن الرحیم

نحمده ونصلّی علی رسوله الکریم الرشید

بعد از ایصال تحفهٔ تسلیمات مشهود ضمیر منیر شما و همه یاران آنجا میدارم، که نامهٔ فرحت آمود شما
نوشته بود دیدم که یک عده طلاب، مریدان در فیصل آباد، دورهٔ حدیث میکنند و شیخ الحدیث
صاحب آنجا، بسبب اعتجار، آنها را هدف تیر اعتراض قرار داده اند، و اعتجار را
اینچنین تفسیر میکند، که هر آینه بالای قلنسوه، خرقه بوده باشد، ورنه عقب معتجرین
اقتداء مکروه تحریمی است. بلکه اضافه میکنند که نماز خلف ایشان اصلاً جائز نیست، و اعاده
نماز را ضروری شمرده اند. مخفی نباید گذاشت که در مرتبهٔ نخست سوال خویش، از اعتجار مفهوم
مخالف گرفته است. یا اینکه سهو کاتب بوده باشد. ورنه، مرسولهٔ شیخ الحدیث صاحب بر علیه
خود وی حجت ملزمه، و طلاب را دلیل مبرهنه است. لیک از کتابت عبارات آن مسائل محث
میکنم، و عنان خامهٔ مقطوع اللسان را جواباً، بحواله های کتب معتبره، و متداول اهل عصر، والما
معنی اعتجار، معروف میسازم تا مفهوم گردد که اعتجار چه معنی دارد، و کدام مقصود از آن مراد است.

۱- از بجامع تبرکات که در مسجد جامع شاهی لاهور محفوظ گذاشته شده است قلنسوهٔ شریفه و عمامه
مبارک صلی الله علیه وسلم است که قلنسوهٔ شریفه میان تکویر عمامه شریفه قرار دارد، خود بگوئید که بالای
قلنسوهٔ شریفه صلی الله علیه وسلم کدام خرقه دیده میشود؟ بلکه لاچار بگوئید که دیده نمیشود. تنها باید گفته
شود که این اعتراض شیخ الحدیث صاحب، در دو حالت از یکی خالی نباشد، یا انکار زند که
آن تبرکات را اصل صحیح قائل نباشد، پس درینصورت مستلزم غدر خودشان میگردد. که
گویا عالم را باین تبرکات می فریبند،
دوم اینکه معتقد باشد که این تبرکات، دارای اصل صحیح بوده باشد که متوارثاً، قرناً بعد قرن
بنقل متواتر تا این عصر باقی مانده است، و بهمین منوال تا آخر الدهر پاینده خواهند ماند
قائل باشد. پس درین صورت این اعتراض
هر گاه صورت دومین را حقیقت و اصلیت
مر اولیه را حتی در عصمت و نزاهت حضرت رسول الله صلی الله علیه وسلم تعدّی میکنند العیاذ بالله
من ذالک، و لابدّ این الحاق نقص است، و ان الحاق النقص لحضرة الأنبیاء علیهم
الصلوة والتسلیمات کفر. نجانا الله عن التعصب والاعتساف، زیرا شیخ الحدیث صاحب
اعتجاری را که تعریف کرده است مخالف عموم متعارفه میباشد، و این والنش و بینش به

بقیه ص

ورق

نسبتِ عرض معصومہ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام در ذاتِ خود لبسا مستقبح ومستکرہ شمردہ میشود، کَبُرَتْ کَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ، فیالیت شعری ماحملهم على التفوہ بامثال هذه الکلمات الصریحة فی خلاف الشریعة:

۲:- رسالہ ضیاء القلوب فی لباس المحبوب ص ۳ خلاصۃ الفتاوی در ص ۱۵۳/۲ تعریف تلنسوہ صلی اللہ علیہ وسلم مخالف مزعوم شیخ الحدیث صاحب باین نہج بیان فرمودہ میگوید کہ کلاہ بر دو نوع است یکی (لاطیہ) دوم (ناشرہ)

لاطیہ، آنرا گویند کہ بسر متصل باشد۔ وآنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بر سر مبارک نہادہ است:

و (ناشرہ) آنست کہ متصل بسر نباشد بلکہ افراشتہ باشد، وآن طاقیہ سیاہ است وحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کم بر سر مبارک نہادہ، وبعض مشائخ بر سر می نہند جائز است ص ۳ متصلا۔ واین تلنسوہ مبارک بہ جہانیان معلوم است کہ علیہ آن کدام خرقہ پیچانیدہ شدہ، ونہ بالای آن کور عمامہ دیدہ میشود۔

۳:- بر تحریم اعتجار یک قول علامہ احمد طحطاوی علی مراقی الفلاح، شرح نور الایضاح وا ہم خود حجت گرفتہ است وآن الفاظ اینست، ای لف العمامة حول الرأس وابداء الهامة کما فی الظهیریة فقوله ترك وسطها مكشوفا راجع الى تفسير الشرح ايضاً والمراد أنه مكشوف عن العمامة، لا مكشوف اصلاً لأنه فعل ما لا يفعل ص ۱۹۲ طحطاوی واین قول طحطاوی کہ (مكشوف عن العمامة لا مكشوف اصلاً) مخالف کتب معتبرہ است ومعروف بین علماء ازین قرار است کہ کدام شکل وحکم علامہ طحطاوی موافق کتب معتبرہ باشد مقبول است ومخالف آنرا مردود العمل باید شمرد، کما قال علمائونا، مثل مولوی عبد الحی زعفرانی،

وعلامہ شیخ حسن بن عمار بن علی ابو الاخلاص المصری الشرنبلالی الفقیہ الحنفی الوفائی در مصنفہ خویش نور الایضاح چنین تفصیل کردہ است والاعتجار وهو شد الرأس بالمنديل وترك وسطها مكشوفا ص ۸۷ نور الایضاح

نیچ پیچ بہ من العرق وغیرہ ۱۲

ایضاً مراقی الفلاح مینویسد، وتكره الاعتجار وهو شد الرأس بالمنديل او تكوير عمامته على رأسه - وترك وسطها مكشوفا: ص ۱۹۲

قيل ان ينتقب بعمامته فيغطي انفه لنهي النبي صلى الله عليه وسلم عن الاعتجار في الصلاة ۱۲

بقیہ بہ ص ۳

marfat.com

ص ۳ / ورق

اعتجاری که مزعوم شیخ است عکس مفاهیم اکثر کتب لغات وکتب متداول فقه حنفیه است در المنجد
ص ۴۸۹ ک اعتجار. باین معنی مذکور است. العمامة فی الرأس من غیر ادارة
تحت الحنک.
و صاحب خلاصة الفتاوی در ص ۵۷ چنین می نویسد ویکره ان یصلی وهو معتجر
وهو أن یشد العمامة حول رأسه ویدع هامته کما یفعله الشطار الخ
وکبیری در ص ۳۴۵ تعریف اعتجار را باین الفاظ میکند ویکره الاعتجار. وهو ان یلف
بعض العمامة علی رأسه ویجعل طرفا منه - ای من الثوب الذی لف لبعض
عمامته : ای ویترک طرفا من العمامة شبه المعجر - الکائن للنساء یلف
حول وجهه - المعجر - بوزن منبر - ثوب تلفه المرأة علی رأسها وقال
لبعضهم - الاعتجار - أن یشد حول رأسه - ای دائر رأسه بالمندیل ونحوه
ویبدی ای یظهر (هامته) ای علی رأسه وهذا هو المذکور فی فتاوی
قاضی خان، والخلاصه وغیرهما وهو الموافق لاعتجار المرأة بالمعجر
الذی تلفه حول رأسها وربما یکون وجه کراهته التشبه بالمرأة
اوکشف وسط الرأس لکونه فعل الجفاة من الاعراب ص ۳۴۵ کبری اوجز
الصلوة -
و فتاوی ودودیه در ص $\frac{181}{12}$ نیز چنین ایضاح کرده است، که اعتجار این را
گویند که عمامه را بر سر پیچانده باشد، ومیان آن را، خالی گذاشته باشد که
زیر عمامه، کلاه، یا چیزی دیگری نباشد ص $\frac{181}{11}$،
فان شئت زیادة الاطلاع فارجع الی عالمگیری، والشامی وغیر ذالک —
پس چون آفتاب جهانتاب واضح ولائح گشت که کتب معتبره متداوله فقه حنفیه از
این مسئلهٔ اعتجار مملوء ومشحون است، که مخالف مزعوم ومظنون شیخ الحدیث
مناسب حال
بقیه پر ۴

(ورق چهارم)

لاچار خود را هدفِ تیرِ ملامت کنانیده است، قول یک کتاب طحطاوی در مقابل کتاب نور الایضاح، و مراقی الفلاح، و حلبی کبیر، و خلاصة الفتاوی و قاضی خان، و ردالمحتار، و عالمگیری، و فتاوی وددودیه، چگونه مقابله کردن بتواند، بملحوظ، لِلعاقِل تکفیه الإشارة، بقدرِ فهم مخاطب از طوالتِ کلام مساحت مینمایم. گویند

مردم اندر فکرتِ درکِ درست + اینکه من گفتم بقدرِ فهم تست +

باعتبارِ جریانِ سُنّةُ الله، در هر عصر، و در هر دار، و دیار، عنادِ علمارظواهر وغیره منکرین، با فقراء واهل الله تعالیٰ، کائن، واز شریعتِ شریفتِ تافلهٔ وصولِ این خاندان، بنانِ خولیشرا، بدندانِ حسرت می گزند. و بیجز نند، ازین، که تندیت اغیار، باعث حسنُ وجلالِ اهلُ الله، وسببِ مزیدِ ترقیاتِ ایشا نست وسینهٔ اهل الله از کینِ، اغیار، صاف، وشفاف ہست، بیت

صُورت نه بست سینهٔ ما، کینه از کسی + کائینه هرچه دید فراموش میکُند +

علاوه برین حضرتِ شیخ الحدیث صاحب خوب متوجه شود، وبدیدهٔ شر ببیند که آیا اولادانِ معنویهٔ ما به ظاهر شریعت آراسته اند، ویا تلامذهٔ دیگر آنمدرسه، وآیا بواطن ایشا، بانوارِ طریقت پیراشته اند، ویا دیگر تلامذهٔ آن دارالعلوم، که ایشا قدم به سلوک نگذاشته اند.

و ببیند ایشد که آشفتهٔ عشقِ الٰهی کیانند، درد، وسوز، وگداز، در کدام جانب کائن ہست،

بالجمله حسد محبطِ اعمالِ حسنه ہست نمی سزد که

بقیه بر ص ۵

marfat.com

که یک عالم بزرگ باِبتلاء حَبْطِ اعمال مُبتلا گردد، و به اشتعال آتشِ حسد
مسئلهٔ شرعیه را، اِتّباعاً لغرض النفس حیله‌ساز د طعنِ معاندین مانع قافلهٔ وصول
بمنزلِ مقصود نگردیده اند و نه از نفائس نفیس فقرا چیزی را کاسته میتوانند،
گر بدی گفت ترا دشمن دون باکی نیست + سنگِ بد اصل کجا قیمتِ گوهر شکند +
بس نه النثت که او مرتبهٔ زر شکند + طعنِ خفّاش کجا رَونقِ خورشید بَرَد +

اسوهٔ علماء و شیوخ صوبهٔ پنجاب، لاهور، باین فقیر پوشیده نمانده است
که اغلب آنها سنّیتِ عمامه را مرده ساخته اند -

۱- در وقتِ آدای نماز، استفاده، از تکویر مندیل میکنند، که این نزد فقهاء احناف گفته میشود
وبرخی دیگری از عمامهٔ افگنده شده، در محراب، استفاده میکنند:

۲: چه خواص، چه عوام، به امراضِ اسبال مبتلا هستند که وعیدِ موعوده، در
احادیث وارده موجود است که بعضی ازان، این الفاظِ ملخّص ذکر میشود، که
وما دون ذالك ففي النار، ففي النار، الحديث

۳: خواص وعوام در همه نمازها تنحنح میکنند که بدونِ عذرِ شرعی، فسادرا در صلوٰة
اِفاده میکند:

۴: بدنِ غیرِ مخروشِ خویش را، بیباکانه می خارند، که فسادِ اعمالِ صلوٰت دران زیاده
مُحتمل است:
اگر این اِماتت را، احیاءِ سُنّت می پندارند، فحاشا و کلّا -
موتِ سنن را احیای سنن پنداشتن کارِ اَحولان و بُطمِس النظرانست -

۵- اکثر خواص و عوام صوبهٔ پنجاب و سند، بمرضِ حرمت-
خضاب سیاه گرفتار هستند، و از حرمتِ آن نمی اندیشند-
علّامه عبد الحیّ لکهنوی در مصنفهٔ خویش مجموعة الفتاوی حرمتِ آنرا چنان بیان میکند-
بقیه در ص

طول و عرض عمامه را فقها نیز بیان کرده اند -

marfat.com

بقیہ از ورق ۹۶

استفتاء: خضاب کردن موی سفید ریش از وسمہ سیاہ حرام محض است و مرتکب آن صرف خاطی است یا مرتکب گناہ کبیرہ بینوا و توجروا؟

هو المصوب: خضاب کردن برنگ سیاہ خالص ممنوع و گناہ کبیرہ است ابن حجر مکی در زواجر این را در کبائر شمار کردہ است ازین وجہ کہ در حدیث وارد است یکون فی آخر الزمان قوم یخضبون بالسواد کحواصل الحمام لا یجدون رائحۃ الجنۃ رواہ ابوداؤد والنسائی یعنی در آخر الزمان این چنین مردم خواهند بود کہ خضاب سیاہ خواهند کرد مانند رنگ دانہ کبوتران ایشان بوی جنت نخواهد یافت و طبرانی روایت کردہ است من خضب بالسواد سود اللہ وجهہ یوم القیامۃ یعنی شخصیکہ خضاب سیاہ کرد بروز قیامت حق تعالیٰ او را سیاہ رو خواهد کرد و ملا علی قاری در شرح شمائل ترمذی می نویسند ذهب اکثر العلماء الی کراهۃ الخضاب بالسواد وجنح النووی الی انها کراهۃ تحریم وان من العلماء من رخص فیہ للجهاد ولم یرخص فیہ لغیرہ انتهی پس از رنگ نیل اگر خضاب رنگ سیاہ می شود آن ممنوع است مثل اینکہ اول از حنا موها رنگین کند بعدہ استعمال نیل کند درین صورت سیاہ شود و اگر رنگ سیاہ خالص نشود مثلاً با نیل حنا وغیرہ شریک کردہ شود کہ از ان رنگ مائل بسرخی شود پس درست است چنانکہ امام محمد در موطا می نویسند لا نری بالخضاب بالوسمۃ والحناء والصفرۃ بأسا انتهی واللہ اعلم

مجموعۃ الفتاوی بر حاشیہ خلاصۃ الفتاوی ص ۳۵۰ ج ۴

استفتاء: چہ میفرمایند علمای دین و مفتیان شرع متین درین مسئلہ کہ خضاب کردن بچہ چیز مسنون است و از کدام حدیث ثابت است بچیزی کہ مسنون است اگر علاوہ ازان بچیزی دیگر اجازت است پس در کدام حال یعنی شخص بروزگار پیشہ یا هر شخص را و اگر ممانعت است و در خلاف روی آن کدام نوع عذاب خواهد بود یا از کدام نعیم جنت محروم خواهد ماند صاف صاف پس بہ چہ طور بیان فرمایند و اگر جواز و حرمت آن متفق علیہ یا مختلف فیہ است آن هم ارقام فرمایند بینوا و توجروا؟

هو المصوب: خضاب سرخ یا زرد یا دیگر رنگ بجز سیاہ خالص کردن مستحب است و خضاب نہ کردن و سفیدی قائم داشتن هم جائز است و خضاب سیاہ کردن ممنوع و گناہ کبیرہ است در فتاوی قاضیخان نوشتہ الخضاب بالحناء حسن انتهی و در صحیح

بقیہ بر ورق ۹۷

marfat.com

جواب ـ ص ۹

مسلم از آن حضرت صلی الله علیه وسلم مروی است غیروا هذا الشیب واجتنبوا السواد یعنی تغییر کنید سفیدی را واجتناب کنید از سیاهی و در سنن ابی داؤد از آن حضرت صلی الله علیه وسلم مروی است یکون فی آخر الزمان قوم یخضبون بالسواد کحواصل الحمام لا یجدون رائحة الجنة یعنی در آخر زمان این چنین مردم خواهند بود که خضاب سیاه خواهند کرد مثل رنگ سینهٔ کبوتران ایشان نخواهند یافت بوی جنت را و در معجم طبرانی از آن حضرت (ص) مروی است من خضب بالسواد سود الله وجهه یوم القیمة انتهی یعنی شخصیکه خضاب سیاه خواهد کرد روز قیامت روسیاه محشور خواهد شد و شیخ عبد الحق دهلوی در شرح مشکوٰة می نویسند خضاب بحناء باتفاق جائز است و مختار در سواد حرمت است انتهی و خضاب وسمه اگر بغیر اشتراک حنا وغیره باشد که از آن سیاهی خالص حاصل نمی شود بلکه سیاهی مائل بسبزی باشد پس آن درست است چنانکه امام محمد در موطا می نویسد لا نری بالخضاب بالوسمة والحناء والصفرة بأسا وان ترکه ابیض فلا بأس بذالك وکل ذالك حسن انتهی اگر بشرکت حنا باشد یا بدیگر ترکیب که از آن رنگ بالکل سیاه شود آن حرام است والله اعلم

مجموعة الفتاوی برحاشیه خلاصة الفتاوی ص ۳۵۱ ج ـ ۴ ـ

فالأدلة فی الإعتقاد، والخضاب کثیرة ما ذکرت عشرا عشیرا منها فان القلیل انموذج الکثیر وما لا یدرك کله، لا یترك کله بل یذکر بعضه ولعل المنصف یکفیه هذا، والمتعصب لا یفیده الدفاتر والاسفار، فتلك النکات فانتقشها على صحیفة خاطرك لتکون على بصیرة فی المقاصد، وتکون وسیلة لدرك المقاصد ـ فانما المسائل بالوسائل، وشرف الانسان بالشمائل، لا بالحلی والحلل :ـ

اگر آن قدوهٔ وقت خویش از صمیم قلب، وصدق نظر، به بینید که، وفود مردان اباک بجناب مستطاب منجذب معنوی ... ده بخالقاه فقیر درباره، پشاور میرسند به عون خدا و نیز چون این شخص [redacted] مرده از سنین متطاول در ذوات ونهاد شان حیات پیدا میکند، وحصول گسر لایل، در لمعات ...

بقیه در ص ۸

برایش منتقش میشود ـ ولطائف قلبی ـ وروحی ـ وسرّی ـ وخفی ـ واخفی که مجموعهٔ لطائف عالمِ امر اند، بالطیفهٔ نفسی، وقالبی، در اسرع ترین وقت مُهذّب واز مقتضای سعادتِ ازلی، بدولتِ فناء وبقا مُشرّف میشوند، وبایک عالَم درد، وسوز، وگداز، واضطراب، معمور الباطن، بوطنِ مألوفِ خویش مراجعت میکنند که بسببِ بروزِ این وجد، وحال، از طرفِ مسلمانان موردِ لطف، واز طرفِ حاسدان، ومنکران، موردِ طعن واقع میگردند،

حقیقتِ احیاءِ سُنّت، وواقعیتِ اماتتِ بدعت در آئینه‌داری صلاحیت ودر لوامعِ تابندهٔ مریدین این فقیر بحمد الله، چون آفتاب درخشنده لامع ولائح است که ظاهراً بحُلّیِ شریعت آراسته اند، وباطناً بانوارِ طریقت پیراسته اند البته بعض اهلِ ظواهر، حق وحقیقت را مُلتبس ساخته، بملحوظِ تشهیرِ خویش، وتزویرِ انام، بزبانِ قال می سرایند که قدوهٔ اهلِ عصر، ومعیارِ حق، وحقانیت ماایم، وحال آنکه حقیقت خلافِ دعاوی آن.

می بوده باشد، بلکه میزان درمعرفت حق وباطل فهم صحابه وتابعین وتبع تابعین است رضوان الله علیهم اجمعین زیرا این جماعت از تعالیم آنحضرت صلی الله علیه وسلم بانضمام قرائنِ حالی ومقالی فهمیده اند، بناءً علیه آنانکه انتصارِ حق از حُلیهٔ مرضیه، وناصیهٔ مُطیعهٔ آنها تابنده است، بنزد اهلِ بصیرت مدارِ حق وحقیقت میباشند،

گر نه بیند بروز شپرهٔ چشم + چشمهٔ آفتاب را چه گناه +

بالجمله: اعتجار عبارت ازین است که بدون کلاه، عمامه را بر سر کند و ورد فی الحدیث الشریف، عن رُکانة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال فرق ما بیننا وبین المشرکین العمائم علی القلانس. این عبارت دو احتمال ـ

بقیه به ص

marfat.com

دارد، کہ ما دستار می بندیم بر کلاہ۔ والیشان کلاہ تنہا می پوشند، بی عمامہ: —

ودیگر آنکہ ما عمامہ می بندیم بر کلاہ۔ والیشان عمامہ می بندند، بی کلاہ: وگفتہ اند

کہ مراد معنی ثانی است، چہ عمامہ پوشیدنِ مشرکان بیقین معلوم است، ولپوشیدن

کلاہ تنہا غیر واقع، لمعات ص۴۵۵ ج۲ کتاب اللباس فصل ثانی کتب خانہ مجیدیہ ملتان :-

پس معلوم شد کہ امتجار، پیچاندنِ عمامہ را گویند، بدون کلاہ باشد۔

وبحمد اللہ تعالی مریدانِ این فقیر، عمامہ را بالائی کلاہ بر سر میکنند و فقیرا

نیز معمولست، واین اسوۂ حسنہ وامر مرغوبہ، از قرونِ متطاولہ معمولِ علماء

ومشائخ وسائر مردمانِ دولِ اسلامی چون بخارا وبلخ وبندرعباس وخراسان

وترکمن صحرا وکردستان وبلوچستان وافغانستان، وترک وشام وتیرا

ودیر وباجوڑ واکثر حصص پشاور میباشند کہ گویا این عمل از صدر اول

قرناً بعد قرنٍ، وزماناً بعد زمانٍ بمرتبۂ تواتر بما رسیدہ، وتواتر، خود، یک حجت

قویہ میباشد، فیا عجبا۔ کہ علماء وسائر مردمانِ عرب، عمامہ وقلنسوہ

را متروک العمل ساختہ اند وشعیتِ عمامہ وقلنسوہ را بہ یک منڈیل یعنی

معاوضہ کردہ اند نجانا اللہ عن الزیغ فی النھایۃ السلام علیکم

وعلی من لدیکم فقط

فقیر سیف الرحمٰن

اخندزادہ پیرارچی خراسانی

بمع حشم — مولوی محمد عابد حسین سیفی نقشبندی ناظم اعلی للامور دار العلوم جیلانیه اداراباد
در بیان آنکه در وقت توجه انگشت بر دل نهادن، بر دست یار گرفتن
توجه نمودن، سوم بلفظ (هو) توجه مرعی داشتن، وزیر تو فانی
کلام ربانی، واحادیث نبوی علیه الصلاة والسلام ومکتوبات قدسی آیات امام
ربانی قدس الله سره العزیز معلومات داده شود،

بسم الله الرحمن الرحیم ط

بعد الحمد و الصلوة و تبلیغ الدعوات، نور چشم
عزیز من مولوی صاحب محمد عابد حسین سیفی نقشبندی حنفی ناظم اعلی دار العلوم جیلانیه
أبقاکم الله علی جادة الشریعة المصطفویة صلی الله علیه وسلم آمین
خطوط یاران و اعزهٔ احباب از اماکن متعدده، و اکناف دور دست
چون کراچی، و پنجاب، و کویته، و وزیرستان و افغانستان، و ممالک خارجی
چون عرب و عجم وغیره دول، یوماً فیوماً بنام این فقیر رسد که هر واحد
آنها استفتاهای خولیش را جواباً دیده براه بیدار مند و توخود هم میدانی
که بهمه بحث از تربیت اهل الله، و ضمناً از انتظام مواد ارتزاقی
لنگرخانه، بالقطع نظر و همچنا از عوارض اتفاقی لمحهٔ فراغ بال بحصول و میسر این
فقیر نمیشود، وعلاوه تا به تمام پوشیده نیست که از دیر بایطرف، بعطای
محبوب حقیقی سبحانه وتعالی بر وضع عرق النسا متوجه میباشم و در حین وصول نامهٔ شما
ترتیب عروسی ارجمندم احمد سعید جان که معروف و مشتهر، به یار میباشد
روی کار بود، و از تراکم امور، و ورود احباب نامهٔ شما بی ملاحظه حبیب
مانده بود، چون عروسی بخیر انجامید و دامن از امور مستردده

برچیده شد کمی فرصتی میسر آمد، موفق شدم که نامه را مطالعه نمایم و اکنون بتعالیمات خداوندی بپاسخ استفسار میپردازم:

سوال اول: اگر چیزی است که نص بران مترتب نیست، و در عمل نصب العین مسلمین میباشد چون مصحف عثمانی رض و بخاری شریف وغیره کتب احادیث، و فنون متداوله که جزء از نص صریح، از صدر اول، بنقل متواتر با ماخذ نام رسیده است که دران ریب و تردد را محل گنجایش نیست، همچنین وضع انگشت است که بنقل متواتره از کبار مشایخ بما رسیده است و خبر میدهد سالک را که محل قلب زیر پستان چپ بفاصله دو انگشت مائل بصدر است، و بشناسد که قلب زیر پستان چپ واقعست، و توجه برای آن میکند که قلب غافلست و گرفتار بغریت و بعلل معنویه مبتلا است، نور و فیض و تجلای صفات فعلیه را از مقامات فوق اخذ، و بردل سالک القاء میکند تا حیات معنوی ابدی برایش حاصل شود، و بتوجهات قویه لطیفه قلب با اصل خود وصل و فنا پیدا کند

باز انگشت دست راست را بلطیفه روح سالک می نهد و او را میداناند که اینجا محل روحست که زیر پستان راست بفاصله دو انگشت مائل بپشت واقعست و ثانیاً توجه میکند که روح نیز بحیات حقیقی مشرف شود و مورد نزول فیض تجلای صفات ثمانیه ثبوتیه ذاتیه حقیقیه گردد اصل روح که فوق مقام اصل قلبست لطیفه روح دران فناء حاصل کند

باز انگشت را طور معهود بلطیفه سر می نهد و از قلب فیض تجلای شیونات ذاتیه مینماید و بر لطیفه سر سالک القاء میکند تا آنکه لطیفه سر نیز حیات یابد و با اصل وصل شود.

رابعاً نیز انگشت را طور معمول بلطیفه خفی می نهد و بتوجهات قویه خویش از مقامات فوق طلب فیض تجلای صفات سلبیه مینماید و بر لطیفه خفی وی القاء میکند تا در اصل خویش فناء یابد:

خامساً همچنان انگشت را بلطیفه اخفی می نهد و میداناند سالک را که این لطیفه اخفی است که در وسط صدر واقعست و توجه معهود را مرعی میدارد و از مقامات فوق الفوق طلب فیض تجلای شانِ جامع مینماید و بر اخفی سالک القاء میکند تا آن حیات یابد این لطائف

بقیه بر ۲

marfat.com

را لطائفِ خمسۂ عالمِ امری نامند کہ ابتداء عالمِ امر از مرتبۂ قلب است، و فوقِ قلب روح است و فوقِ روح سر است، و فوقِ سر خفی است، و فوقِ خفی اخفی است گنجائشی دارد کہ این پنجگانۂ عالم را جواهر خمسہ گویند،

سوالِ دوم: اشارۂ دست یا استعمال توجہ کردن بود۔

۱- جنابا بمفهوم آیۂ کریمہ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَکُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا، اصل در اشیا اباحت است و حرمت دران عارضی است، چون **توجہ**: کردن حرکت یکی از دو حال خالی نباشد یا باختیار باشد یا بی اختیار، اگر بی اختیار باشد پس معذور است، بروی هیچ وزری نیست بلکہ این مغلوبیت است، و رشد، و صلاح اوست، بلکہ این مغلوبیت از کثرتِ نزلات، و انوار و تجلیات است و اگر **باختیار است**: هم مدارِ اعتبار است و ثابت است بآیات و احادیث،

در تفسیر حسینی تحتِ آیتِ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَۃُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ص۱۱۲۱ روایت کرده است کہ شبی ابوجهل و جهودی بحضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آمدند و ابوجهل گفت آیتی بمانمای والا سر ترا بشمشیر بر میدارم، فرمودند چہ میخواهید ابوجهل بجیب دراشت نظر کرد تا چہ چیز خواهد بود کہ وقوع آن متعذر باشد، یهودی گفت بگو تا ماه را بشگافد کہ سحر ساحران را در آسمان تصرف نیست، (یعنی دو نیم کند ۱۲) ابوجهل گفت ماه را بشگاف، (دو نیم کند ۱۲) حضرت صلی اللہ علیہ وسلم انگشت سبابہ مبارک برآورد و اشارت فرمود ماه فی الحال بدو نیم شد یک نیمہ برجای خود قرار گرفت و یکی دیگر دورتر رفت باز گفت کہ ملتئم شود و اشارت فرمود، هر دو نیم بهم پیوستند، شق گشت ماه چارده برلوح سبزه چرخ ✦ چون خامۂ دبیر ز تیغ بنانِ تو + ص۱۱۲۱

۲- برای ثبوت اشاره اصلی دیگری را از احادیث بخاری شریف بملاحظۂ گرامی میرسانم، حَدَّثَنَا ابو مُصْعَبْ أحمد بن ابی بکر قال حدثنا محمد بن ابراهیم بن دینار عن أبی ذئب عن سعید الْمَقْبُرِیِّ عن ابی هریرۃ قال قلتُ یارسولَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَسْمعُ مِنک حدیثًا کثیرًا اَنْسَاہُ، قالَ اِبْسُطْ رِدَاءَکَ فَبَسَطْتُہٗ قال فغرفَ بِیَدَیْہِ ثُمَّ قال ضمہ فَضَمَمْتُہٗ فما نَسِیْتُ (انشلت امره ۱۲) شَیْئًا بَعْدَہٗ ص۲۲/۱ صحیح البخاری

اہ اشاره ۱۲ ای کانہ رمی بیدیہ فی رداء (ای الی صورۃ ۱۲) ابی هریرۃ شیئا لما کان قبل ذالک نغرف بیدیہ ثم قال ضمہ ص۱۲۴/۱ عمدۃ القاری

marfat.com

۴- هر شیخ کامل و مکمل که رومال بدست گرفته و بلطائف مرید اشاره میکند بدیدهٔ قالب، و قلب دیده شود اگر از اشاره به رومال، در وجود سالک کدام کیفیت وجد و اضطراب، رو میدهد، پس بیقین قلبی بداند که این شیخ ولی خدا است وهم کامل است وهم مکمل، و رومالی که در دست دارد، عین تبرک است، و تبرکات از صدر اول الی زماننا در دیار لاهور پاکستان و افغانستان و عرب و عجم موجود است، و معتقدین ازان تشفی می یابند باذن خدا وند جل جلاله، و تا قیام قیامت همین تبرکات باقی خواهد بود، و عالم منصف ازین تبرکات انکار نمیکند زیرا که وجود تبرکات در کتب فقه و کتاب الله ثابت و نقلاً و عقلاً مدار عمل خلائق است، لهذا از ولایت و ارشاد این چنین بزرگان انکار کردن خسران دارین است، منکرین عصر نبوت و ما بعد آن انبیاء علیهم الصلوة والتسلیمات و اولیاء ات را مانند خویش تصور میکردند که مولانا روم میفرماید-

کار پاکان را قیاس از خود مگیر +	گرچه ماند در نوشتن شیر و شیر +
جمله عالم زین سبب گمراه شد +	کم کسی ز ابدال حق آگاه شد +
همسری با انبیاء برداشتند +	اولیاء را همچو خود پنداشتند +
گفت اینک ما بشر ایشان بشر +	ما و ایشان بستهٔ خوابیم و خور +
این ندانستند ایشان از عمی +	درمیان فرقی بود بی منتهی +
هر دو گون آهو گیا خوردند و آب +	زین یکی سرگین شد و زان مشک ناب +
هر دو گون زنبور خوردند از محل +	زین یکی شد نیش و زان دیگر عسل +
هر دو نی خوردند از یک آب خور +	این یکی خالی و آن پر از شکر +
این خورد گردد پلیدی زو جدا +	آن خورد گردد همه نور خدا +
این خورد زاید همه بخل و حسد +	آن خورد زاید همه عشق احد +
صد هزاران همچنین اشباه بین +	درمیان هفتاد ساله راه بین +
کافران را دیدهٔ بینا نبود +	نیک و بد در دیدشان یکسان نمود +

و از توجه باشارت دست خواه با اختیار باشد یا با اختیار، بدعت منکرین کدام حجتی نیست، زیرا هیچ عالم را ندیده باشید که برخلاف است

و توجه که از حضرت صلی الله علیه وسلم بنقل متواتر رسیده است حدیث ابی بن کعب که ذکر حدیث بطول می انجامد و یک جزء الحدیث اینست که ضرب فی صدری ففضت عرقاً و کانما انظر الی الله، و قال، و کمان ابی بن

بقیه بر پشت

من أعاظم الصحابة وكان ما وقع له نزغة من نزغات الشيطان فلما ناوله بركة يد النبي صلى الله عليه وسلم زال عنه الغفلة والإنكار وصار في مقام الحضور والمشاهدة . هكذا في المرقاة : مشكوٰة ص ۱۹۲

سوال سوم کہ توجہ کردن بلفظ (هو) است جواب آن اینست :

در تفسیر کشف الاسرار مذکور است کہ ذکر (هو) خاص الخاص است کہ مرشد بلفظ **هو** ، بضرب شدید بمرید توجہ نماید و یک توجہ با **هو** ، با صد توجہ بی هو برابر است زیرا کہ هفتاد هزار حجاب بضرب **هو** رفع میشود ، شنیده کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ در معرکہای ~~[illegible]~~ شدید با کفار ، نعرهٔ **حیدری** میفرمودند بنا بر آن پیران کبار کہ اطبای حاذق امراض روحانی اند و جهاد بالنفس جهاد اکبر است بطریق اولی می شزد کہ بہ نعرهٔ حیدری **هو** ، توجہ کنند لقوله رجعنا من الجهاد الاصغر إلی الجهاد الاکبر ، و **هو** را بجهر شدید گوید تا دل را انفتاحی ، و صدور را انشراحی ، و محبان را اضطرابی ، و روحانیان را مشاهداتی ، و عاشقان را تجلیاتی میسر آید ، اگر مزید برین تشفی میخواهند در مکتوبات قدسی آیات حضرت مجدد صاحب الف ثانی قدس اللہ سره العزیز مراجعه شود کہ از آغاز الی انتهاء کتاب مستطاب از توجهات معهوده مملوء است ، در مکتوب ۲۹ دفتر اول حصه پنجم صفحه ۹۰ خویش در فضیلت طریقت علیه نقشبندیه و در بادی ذکر گرفتن خویش بزبان خامه چنین این لفظ سرائیده اند ، وایشان این درویش را ذکر اسم ذات جل سلطانه تعلیم فرمودند و بطریق معهود توجه نمودند تا التذاذ تمام در من پیدا شد ، و از کمال شوق گریه دست داد ، و بعد از یک روز کیفیت بیخودی کہ نزد این اکابر معلوم و معروف است و مستثنی است بغیبت رو نمود الخ و در ص ۹۲-۹۳ حصه ۵ مکتوب شریف نیز چنین میفرماید ، حضرت حق سبحانه و تعالی بمحض توجه شریف حضرت ایشان بعد از دو روز تمیز در موجود ، و موهوم ظاهر گردانید تا موجود حقیقی از موهوم متخیل ممتاز یافتم ، و صفات و افعال و آثار کہ از موهوم می نمایند از حق سبحانه دیدم الی آخر المقصود ، و در صفحه مکتوب مذکور میفرماید کہ ، و حصول آن بتوجه توجه خاص است کہ قیوم جمله موجودات است ، و استهلاک و اضمحلال در آن الخ این سه جا لفظ توجه در یک مکتوب مذکور است برای قناعت عالم منصف و در ثبوت توجهات در صدها مقام مذکور است کہ ذکر آن بطوالت می انجامد

[illegible stamp]

فقیر سیف الرحمن

[illegible]

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد الحمد، والصلوات وتبلیغ الدعوات، تحریر میگردد

محب مخلص من مولوی صاحب محمد عابد حسین السلام وعلیکم!

بعد از آدای سلام که طریق مسنون خیر الانام است مشهود اطر خاطر شامیدارم، در مکتوب بی تاریخ خویش شرح مکتوب مکتوبات قدسی آیات راخواسته بودید، اگرچه تصور میرود که شرح ان مکتوب بطول انجامد چہارم ولی چاره چیست، برای برآوردنِ دین التماس که نتائج محمود دارو به افادۂ یاران آنجا حسب ذیل به شرح ان می پردازم!

این مکتوب شریف از جمله مغلق ترین مکتوب های مکتوبات قدسی آیات است قبل از آنکه در مباحث مکتوب داخل شویم، باید که اول تر، وجود خارجی صفات، وزیادت انہارا برذاتِ اوتعالی توضیح بدهیم، وجود خارجی صفات ثمانیہ اوتعالی وزیادتی آنہارا برذات اوتعالی که عبارت از حیات، وعلم، وقدرت، وارادہ، وسمع، وبصر، وکلام، وتکوین، میباشد که عقیدۂ اهل سنت است هیچ کدام از هفتاددو فرقہ دیگر بوجود خارجی صفاتِ اوتعالی پی نبرده، ودرخر خشهای حوادثِ نفسی گرفتار مانده، راهِ این مطلب عالی را نیافته اند، علمای کرام اہل سنت دراثباتِ این مطلب عالی دلائل شرعی، وعلمی، وکشفی، وعقلی دارند، دلیل شرعی اَن حدیث شریف است که آنحضرت ﷺ فرموده، اِنَّ لِلّٰہِ سبعین الف حجاب من نور و ظلمة لو کشفت لاحرقت سبحات وجهه ماانتهی الیه بصره،

یعنی دربین بنده وحق تعالی هفتها و هزار حجاب نورانی، وظلمانی موجوداست که اگر دور کرده میشوند هرآئینه میسوزاند تجلیهای ذاتِ اوتعالی هرآن چیزی راکه آن تجلی باو برسد یعنی صفات که حجابهای نورانی اند، دربین حق، وخلق، حائل بوده بنابراَن روشنی ذاتِ اوتعالی بعالم نمیرسد تابسوزد،

سوال: تجلی صفاتِ اوتعالی نیز تجلی عالم وجوب است، ودربین صفات وعالم حائلی هم نیست پس چراعالم راهمنسوزاند:

marfat.com

جواب: صفات او تعالی یک مناسبت فی الجملہ بعالم دارند چنانچہ کہ عالم بندہ نمونہ علم او تعالی است، وقدرت بندہ نمونہ قدرت او تعالی است، وارادۂ بندہ نمونہ ارادہ او تعالی است وتکوین، بندہ نمونہ تکوین او تعالی است

فقط ذاتِ او تعالی است کہ در عالم نمونہ ندارد، و عالم بذاتِ او تعالی ھیچ مناسبتی ندارد، مالِلتراب و ربّ الارباب، صفاتِ او تعالی اگرچہ بذاتِ او تعالی اتصال و معیت بلا کیف وارند، وتمام صفات دریکمرتبہ موجوداند امادر کشف عارف مرتب ظہور نمایند یعنی عارف صفت الحیات را قریب ترین صفات بذات او تعالی می بیند و بعد ازان علم و بعد ازان قدرت، و بعد ازان ارادہ، و بعد ازان سمع، و بعد ازان بصر، و بعد ازان کلام، و بعد ازان تکوین، و مقتضائی عقل نیز چنین است زیرا ذاتی کہ حیات نداشتہ باشد علم کی خواھد داشت:

زیرا ذاتی کہ حیات نداشتہ باشہ علم کی خواھد داشت
و ذاتی کہ علم نداشتہ باشہ از قدرت خود چہ کار خواہد گرفت
و ذاتی کہ قدرت نداشتہ باشہ چہ طور ارادہ خواہد نمود
دلیل علمی زیادتی صفات مقدسہ قرار ذیل است

نزد علمای کرام ثابتست کہ صدق مشتق قیام مبدأ میخواھد یعنی دروقتیکہ او تعالی را علیم میدانیم وکلمہ علیم وعلم را باو تعالی محمول میداریم لازم است مبدأ علیم کہ علم است وجود خارجی داشتہ و بذات او تعالی قائم بودہ باشد زیرا اگر قضیہ زید عالم مقتضی قیام مبدأ نشود لازم کہ شخص عالم وغیر عالم ہردورا عالم بگوئیم وزید عالم' وبکر عالم' ہردو صادق بودہ باشد، وحال آنکہ بکر نام عالم نیست، وقضیہ بکر عالم، قضیہ کاذبہ است پس معلوم شد کہ صدق مشتق قیام مبدأ میخواھد۔

سوال: ہفتاد و دو گروہ دیگر صفات را عین ذات او تعالی میدانند وثمراستیکہ بصفاتِ ثمانیہ مترتب است بذاتِ او تعالی مترتب میدانند پس حمل عالم بآن اعتبار صادق خواھد بود:

جواب: بطور آنہا قضیہ مقتضی حمل مواطات میشود، نہ حمل اشتقاق، ومرادِ ما حمل اشتقاقی

marfat.com

است ونصوص مثبت حمل اشتقاقست نہ مواطات:

سوال: چون حق تعالی بذاتِ خود عالم است حاجت بصفت العلم، چیست:

جواب: بیشک و بی شبہہ حقتعالی بذاتِ مقدسِ خود، در تمام کمالات کافیست ومحتاج ہیچ صفت نیست اما ازیادتی صفات فوائد بسیار دارند،

اول: آنکہ اگر حیلولۃ صفات در بین اوتعالی، و در بین عالم نبودہ باشد درالوقت نصیب عالم غیر از احراق، چیزی دیگر نخواہد بود چنانچہ از حدیث شریف اِنَّ لِـلّٰہِ سبعین ألف حجاب، مستفاد است،

دوم: اِفادہ واستفادہ بروی عادت، وتجربہ ومشاہدہ، مربوط بمناسبت طرفین است، و حال آنکہ ذاتِ اوتعالی بعالم ہیچ مناسبت ندارد پس اگر وجود صفات زائدہ نباشد عالم از استفادہ محروم خواہد ماند ازینجا است کہ در شب معراج خطاب قف یا محمد فان ربک یصلی بآنحضرت رسید، یعنی ای محمد ایستادہ شو کہ پروردگارِ تو برتو رحمت نزول کند تا کہ استعداد، وادراکِ تو تکمیل شود ومناسبت فی الجملہ بہم رسد وشایانِ حضور ذاتِ کبریا شوی، وبدون واسطہ ملک لائق خطاب خداوندی بگردی، وکلام السَّلامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَبِیُّ را باالذات بشنوی

اگر فکر کنیم اکثر کارہای اوتعالی منوط بعادلتست، ونیز اگر فکر و دقت نمائیم چنانچہ باران راتوسط سحاب می باراند، ونبات راتوسط باران می رویاند، وآنرا وسیلہ قوتِ مردم میگرداند، ورنہ ذاتیکہ مائدہ را بہ بنی اسرائیل نازل میفرمود میتواند کہ بغیر از توسط باران مرغ پختہ رابخانہ ہر کس برساند پس سبب و عادت یک امر ضروریست بنابرآن اولیای کرام نیز درعروحیاتِ خود اول مناسبت فی الجملہ بصفات اضافیہ وفعلیہ پیدا کردہ وبعد بمدنورِ صفاتِ فعلیہ مناسبت بصفاتِ ثبوتیہ بہم میرساند وبعد بسبب انعکاس نورِ صفات ثبوتیہ لائق تجلیاتِ ذاتیہ میشوند:

سوال: صوفیہ کرام میفرمایند کہ صفاتِ اوتعالی ظلالِ ذاتِ اوتعالی میباشد وکمالاتِ

marfat.com

صفات مستفاد از کمالاتِ ذات است و این معنی مستلزم حدوث صفات است، و حالانکه مقرر اهل سنت و جماعتست که صفاتِ ثمانیه او تعالی قدیم اند:

جواب: این ظل لازم آن اصل است و هیچ تاخر از ان ندارد و نمی بینی که نور شمع ظل آن شمع است، و نور آفتاب ظل آفتابست، لیکن تقدم و تاخر زمانی در بین آفتاب، و نور آفتاب وجود ندارد، دلیل کشفی زیادتی صفاتِ ثمانیه او تعالی اینکه محققین صوفیه کرام، وجود خارجی، و تمائیز صفاتِ مقدسه را مشاهده میکنند، و میفرمایند که صفاتِ ثمانیه او تعالی در خارج موجود اند و از ذات او تعالی ممتاز اند، و امتیاز آنِ موطن بیچون، نیز بیچونست، و ان امتیاز بمثل امتیاز عالم امکان است،

و میفرمایند که در وقت ابتدای شهود مراتب وجوب بسبب ضعف بصیرت عارف و غلبه شعشعان تجلی ذاتی صفات مشهود نمیشوند اما وقتیکه دیدهٔ بصیرت عارف را بکمل نور تجلی ذات منور میسازند در انوقت صفات را از ذاتِ او تعالی جدا می بیند و انعکاس هر صفت را در وجود خود مشاهده میکند و این اعطای بصیرت از کمالِ عنایت او تعالی است که عارف را بنعمت تجلی ذات مقدس خود مشرف میگرداند بیت

تو مرا دِل ده و دلیری بین　　روبه خویش خوان و شیری بین
اگرچه این لحظه ممکن کارشب نیست　　زبخت مقبلان این هم عجب نیست

پوشیده نماند که صفاتِ او تعالی از صفاتِ بندگان برتر و جامع تر اند یعنی هرکدام از صفات ثمانیه متضمن کمالاتِ صفاتِ دیگری است مثلاً

سمع او تعالی دارای بصیرت، و بصر او تعالی دارای سمع میباشد و علی هذا القیاس زیرا که صفات او تعالی از هر حیث کامل و از نقص مبرا می باشند۔

وصفات بندگان نه چنانست زیرا که سمع ما در شنیدن زنده، و در دیدن مرده است و بصر ما در دیدن زنده، و در شنیدن مرده است، خلاصه اینکه حضرت امام درین مکتوب شریف بحضور شیخ المشائخ قدوم ماه مبارک رمضان را نعمت بزرگ دانسته تبریک میدهند، حضرت امام میفرمایند

marfat.com

که ماه مبارک را با قرآن مجید مناسبت تمام است یعنی تمام کمالات اصلی در قرآن وصفت الکلام است، وتمام برکات ظلی در رمضان:

تذکره: کمالات اگر در واجب است، و یا در ممکن کمالات ثمانیہ متضمن آنست یعنی حیات وعلم، وقدرت، واراده، وسمع، وبصر، وکلام، وتکوین، خلاصه اینکه هیچ کمالی نیست که کمالات ثمانیہ متضمن اُن نبوده باشد وتخلیق وترزیق، واحیاء، واماتت، وغیره ظلال این کمالات اند وتمام صفاتِ بندگان اثر ظلال کمالاتِ ثمانیہ است واصل آن کمالات در عالم وجوب، وظل آن در عالم امکانست، وممکن غیر از ظل کمالاتِ ثمانیہ هیچ کمال دیگری

ندارد: چرا علم ما پرتو علم اوتعالی وقدرت ما پرتو قدرت اوتعالی است

وآنچه حضرت امام میفر ماید که قرآن مجید حاوی جمیع کمالات ذاتی ویشونی است در سابق معلوم شد که یک صفت اوتعالی دارای تمام صفات ثمانیہ است بنا برآن صفت الکلام دارای تمام صفاتِ ثمانیہ وشأن الکلام حاوی تمام یشوناتِ ذاتیہ میباشد وآنچه میفر ماید که داخل دائرۂ اصل است، یعنی تمام صفاتِ اوتعالی از عالم وجوب است وداخل دائره اصل اند وظلال صفاتِ ثمانیہ داخل دائره ظل وممکنات در دائره دیگر ظلیت وجود دارند یعنی ظل الظل میباشند بنا برآن تمام خیرات وبرکات اصلی در قرآن مجید بوده وتمام برکات ظلی در ماه مبارک رمضان است چنانچه در حدیث شریف وارداست که تمام برکات در ماه رمضان نازل وبعد برتمام سال تقسیم میشود، وآنچه حضرت امام کمال حقیقت محمدی را بیان میفر مایدوآنرا ظل حقیقت قرآنی میداند بیان آن قرآنی است

کلام اوتعالی دارای مراتب چهارگانه میباشد چنانچه کلام لفظی کلام الله الات وصفته الکلام کلام الله است وشان الکلام نیز کلام الله است وچون صفات در مرتبه ذات عین ذات اند بنا برآن در مرتبه ذاتِ مقدس اوتعالی الله کلام نیز صادق است وحقیقت محمدی که ان حقیقت بابرکت را قابلیت اولی می نامند عبارت از شان العلم است، وشان العلم بلکه تمام

marfat.com

شیون ظلال او تعالی میباشد پس ثابت شد کہ حقیقت محمدی ظل حقیقت قرآنی است زیرا کہ در مرتبہ مقدس اللہ کلام حقیقت قرآنی ثابت است، و حقیقت محمدی کہ عبارت از شان العلم است از ان پایان تر است پس ثابت شد کہ حقیقت قرآنی اصل و حقیقت محمدی ظل آنست اگرچہ در مرتبہ ذات او تعالی اللہ علم نیز صادق است، اما حقیقت محمدی در مرتبہ شیون است، نہ در مرتبہ ذات او تعالی، بنا برآن حقیقت قرآنی اصل است و حقیقت محمدی ظل آن:

وآنچہ میفر ماید کہ قابلیت اولی نہ قابلیت ذات است مر اتصاف جمیع صفات را۔

تبصرہ: ہر انسان دارای دو حقیقت است،

یکی حقیقت وجوبی است، و دیگر حقیقت امکانی،

حقیقت امکانی، عبارت از عالم خلق، و عالم امر انسان است، و حقیقت وجوبی، عبارت از مبدأ فیض آن شخص است در عالم وجوب، چنانچہ مبدأ فیض آنحضرت ﷺ شان العلم است، و مبدأ فیض سیدنا موسیٰ صفت الکلام است، و مبدأ فیض سیدنا عیسیٰ صفت القدرت است، و مبدأ فیض سیدنا آدم صفت التکوین است و مبدأ فیض سیدنا نوح، و سیدنا ابراهیم علیہما السلام صفت العلم است، یعنی شان العلم مبدأ فیض آنحضرت ﷺ

و تفصیل علم مبدأ فیض حضرت ابراهیم و برزخ اجمال و تفصیل علم مبدأ فیض حضرت نوح علیہما السلام است چونکہ وجود برزخ فرع وجود طرفین است بنا برآن حضرت ابراهیم پیش قدم است: و حضرات انبیاء دیگر باین حضرات اولوالعزم در مبادی فیوض شرکت دارند و مبادی فیوض اولیاء کرام ظلال صفات ثبوتیہ میباشد مگر مبادی فیوض اولیا محبوبان و محمدی المشربان ظل شان العلم است، و مبدأ فیض بآن اعتبار گفتہ میشود کہ فیضی کہ از ذاتِ او تعالی بآن شخص میرسد بواسطہ آن صفت، و یا بتوسط ظل آن صفت و نیز در وقت کہ انسان از کدورات بشری صافی شود آن شخص مظہر آن صفت خواہد گشت و تجلی آن صفت در وجود او ظاہر خواہد بود،

پوشیدہ نماند کہ اولیاء کرام در مبدأ فیض آنحضرت اقوال مختلفہ دارند و ہر کدام شان از

marfat.com

مکشوف خود بیان میفرماید، زیرا کہ اختلافِ اولیاء اختلاف استدلالی نیست بلکہ تفاوتِ اختلاف احوال است، بنابرآن در مبدأ فیض آنحضرت بعضی اولیاء فرمودہ اند کہ حقیقت محمدی قابلیت ذاتِ اوتعالی است بر جمیع صفات را،

وحضرت امام کہ کشف وسیر شان بلند تر است میفرماید کہ نہ چنانست بلکہ حقیقت محمدی قابلیت ذات است مرشان العلم را کہ فوق صفات است و مشتمل بر تمام صفات وشیونات است و ظلال این شان جامع، کہ جزئیات آن شانِ کلی میباشد مبادی فیوض اولیاء محمد المشرب است واین شان جامع کلی ظلال وجزئیات بسیار دارد بنابرآن یک جزئی آن مبدأ فیض یک شخص وجزی دیگر آن مبدأ فیض دیگری است خلاصہ اینکہ قابلیت شان بہ نسبت قابلیت صفات بلند وعالی است ومبدأ فیض آنحضرت آن مرتبہ بلند است، وآنچہ میفرماید قابلیت اتصاف کہ مناسب خانہ صفات است حقائق انبیاء دیگر است، علیہم الصلاۃ و التسلیمات:

تبصرہ: مبدأ فیض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم معلوم شد، ومبدأ فیض حضرات انبیاء دیگر قابلیت ذات است بر جمیع صفات را واین قابلیت ذات مرصفات را حقائق متعددہ گشتہ شامل تمام حقائق انبیاء عظام است یعنی قابلیت ذات مرصفت العلم را مبدأ فیض حضرت نوح وحضرت ابراهیم علیہما السلام است وقابلیت ذات مرصفت الکلام را مبدأ فیض حضرت موسیٰ ومرصفت القدرت را مبدأ فیض حضرت عیسیٰ ومرصفت التکوین را مبدأ فیض حضرت آدم است علی نبینا وعلیہم الصلاۃ والسلام واولیاء کہ برقدم ہریکی ازین بزرگواران اند مبادی فیوض آنہا ظلال این صفات مقدسہ میباشد واولیاء محمدی المشرب کہ تحت قدم آنحضرت علیہ الصلاۃ والسلام میباشند بساوی فیوض انہا ظلال شان العلم است:

تذکرہ: قابلیت نسبتی است درمیان ذات، وشیونات: و یا درمیان ذات، وصفات، و نسبت ظل طرفین میباشد، وحکم آن حکم طرفین است پس در قابلیت ذات اوتعالی

marfat.com

مرشان العلم را یک طرف قابلیت ذات اوتعالی، وطرف دیگر شان العلم است و در قابلیت ذات مرصفات را یک طرف آن قابلیت ذات اوتعای وطرف دیگرآن قابلیت صفات است و چون ذاتِ اوتعالی موجود خارجیست، شان امر اعتباری وعین ذات است پس قابلیت شان العلم راجع بذات اوتعالی است، ودر قابلیت ذات، مرصفات را، قابلیت رنگ صفات را گرفته زیرا که ذاتِ اوتعالیٰ بلا کیف است قابلیت رنگ اور اگرفته نمیتواند، وصفات بوجود خارجی موجود اند پس این قابلیت بصفات راجع است نه بذاتِ مقدس،

خلاصه اینکه

مبدأ فیض حضراتِ انبیاء دیگر صفات میباشند

ومبدأ فیض آنحضرت ﷺ شان بوده که بذات اوتعالی راجع است ازین سبب تجلی ذاتی خاصه آنحضرت ﷺ است و برای انبیاء دیگر بطفیل آنحضرت است ﷺ و برای اولیاء این امت بتبع آن حضرت ﷺ میرسد وامتانِ دیگر باین نعمت سرفراز نشده اند۔

تذکره دوم: بعضی اولیاء کرام حقیقت محمدی را درمین عارف وذات اوتعالی حائل میدانند، و نزد بعضی اکابر این حیلولة نیست، این اختلاف مبنی براختلاف احوال ومقامات است، یعنی کسانیکه عروج شان از صفات بالانرفته ـ گفته اند که حقیقت محمدی عبارت از قابلیت ذات است مرصفات را، ونیز گفته اند که حقیقت محمدی همیشه حائل است اکابری که عروج شان از صفات بلند رفته فرموده اند که حقیقت محمدی قابلیت ذات است مرشان العلم را،

وگفته اند که حقیقت محمدی حائل نیست زیرا شان وجود خارجی نداشته ویک امر انتزائی است، وامور منتزعه حائل شده نمیتوانند،

وصفات چون وجود خارجی دارند بنابرآن حائل میشوند،

حضرت امامؒ، درمکتوبی از بزرگی نقل میکند که بی بی رابعه بصری نیز ازآن جمله

marfat.com

است کہ حقیقت محمدی را حائل نمید اند

سوال: تمام کمالات ایمانی وعرفانی مربوط بتوسط ومتابعت آنحضرت ﷺ است وشخصیکہ از حقیقت محمدی بگذردو بدون توسط آنحضرت ﷺ استفادہ نماید چگونہ اورا تابع و پیرو آنحضرت ﷺ گفتہ بتوانیم

جواب: متابعت آنحضرت ﷺ بدو معنی است:

اول: متابعت بمعنی پیروی شریعت، ومتابعت سنت آنحضرت است ﷺ

دوم: بتوسط آنحضرت اخذ کمالات وعروجات میسر میشود،

متابعت بمعنی اول: برای ہر کس از عارف وغیر عارف تابقیام قیامت واجب بلکہ فرض ست اما

متابعت بمعنی ثانی: تابوقتی است کہ عارف بحقیقت محمدی نرسیدہ باشد وقتیکہ عارف بسبب متابعت آنحضرت ﷺ بحقیقت محمدی برسد آن عارف، آن وقت میتواند کہ بدون توسط آنحضرت ﷺ نیز از عالم وجوب استفادہ کند، رسیدن عارف بحقیقت محمدی نیز از خصائص کمالات محبوبیت آنحضرت است ﷺ کہ تابع کامل او بدون توسط او، از دربار مقدس کبریا استفادہ کردہ میتواند چنانچہ شخصی کہ بپادشاہ وقت قربت بسیار داشتہ باشد وغلام خودرا بپادشاہ معرفی کند آن غلام معرفی شدہ میتواند کہ بدون حضور بادار خود بحضور بادشاہ مشرف شود،

وشخصیکہ بحضور بادشاہ آنقدر قریب نداشتہ باشد غلام او بدون حضور او بحضور بادشاہ مشرف شدہ نمیتواند بیت

گر عشق بنودی و غم عشق نبودی چندین سخن لغز کہ گفتی کہ شنیدی

وانچہ میفر ماید کہ ان قابلیت محمدیہ برزخ است میان ذات جلشانہ ومیان این قابلیت یعنی باید کہ محمدی المشربان اول بحقیقت محمدی برسد بعد ازان بذات بلا کیف اوتعالی خواہد رسید۔

marfat.com

سوال: چون حقیقت محمدی شان العلم است وشان امر اعتباری است و وجود خارجی ندارد پس چگونه در بیان حق تعالی وبین اولیاء محمدی المشرب بان برزخ خواهد شد،

جواب: برزخ درین جا بمعنی حائل نیست بلکه عبارت از مرتبه متوسط است یعنی تا عارفان به آن مرتبه نرسند بذات او تعالی نمیرسند اگرچه آن مرتبه قابل حیلولت نبوده باشد: وآنچه میفرماید، مقام قطبیت منشأ دقائق علوم مقام ظلی است، و مقام فردیت واسطه ورود معارف دائرۂ اصل:

تبصره: عارفیکه کمالاتِ نبوت نبی را بانجام برساند، بمقام امامت رسیده باشد اگر از اهل منصب بوده بمنصب امامت سرفراز خواهد شد واگر از اهل منصب نبوده بکمالاتِ مقامِ امامت سرفراز خواهد بود، ومرتبہ امامت بلندترین مراتب ولایت است و عارفیکه کمالات لایت نبی را بانجام رسانیده باشد اگر از اهل منصب است بمنصب خلافت سرفراز خواهد شد والا کمالاتِ خلافت باو حاصل است، منصب خلافت اگرچه از منصب امامت پایان تراست، زیراکه کمالاتِ خلافت، تجلیاتِ صفاتِ او تعالی است و داخل دائرۂ اصل است، امامقام امامت که معارف ذات او تعالی است از ان بلندتر است ومقام قطب ارشاد، وقطب مدار ظل مقام اصل است که بظلال صفاتِ او تعالی مربوط است، وقطب فرد، اگرچه مثل خلیفه نیست لیکن از اصل خبردار است وحصه او در مقام اصل به نسبت قطب ارشاد، و مدار، زیاده تراست۔

تبصره: خدمت قطب مدار، کارهای غیبی است، مثل نجات کشتی از غرق و دفع شیر، واژدها، وغیره، ودر وصولِ ارزاق، ونزول باران، نیز او را دخل است و خدمت قطب ارشاد، ارشاد، وهدایت خلق است، وقطب فرد: چندان نزول ندارد، واکثر درعروج میباشد ازنیجا است که حضرت خواجه محمد پارسا، چندان ارشاد نمیکردند۔ واگر قطب فرد: نزول فرماید فائده ارشاد او از فائدۂ قطب ارشاد بلندتر است،

marfat.com

سوال: قطب ارشاد محمدی المشرب میباشد، و محمدیان از مقام اصل خبردار میباشند، و حالانکہ در سابق تذکار یافت کہ قطب ارشاد در مقام ظلال است

جواب: شاید مرادِ حضرت امام آن باشد کہ معارف اصلی قطب فرد بہ نسبت معارف اصلی قطب ارشاد زیادہ تر است، نہ آنکہ قطب ارشاد از اصل خبری ندارد: انتہی

marfat.com

(مسئلہ حلق شوارب)

بمولوی محقق العصر علامہ عبدالحکیم صاحب قادری ونقشبندیؒ مدرس دارالعلوم جامعہ نظامیہ رضویہ لوھاری منڈی لاہور صدور یافتہ در بیان آنکہ (ذریعہ نامہ ۱۹، ۱۱، ۱۲، ق ھ) نوشتہ بود کہ شخصی، حضرت میاں محمد سیفی صاحب رامکتوب ارسال کردہ است کہ حلق شارب ممنوع وبدعت است لہذا اوراترک باید کرد وبطور استشہاد دو، حوالہ درج کردہ

۱. لیس منا من حلق الشارب (الحدیث) بحوالہ غنیہ طبع مصر
۲. در روح ابیان است والسنتہ تقصیر الشارب فحلقہ بدعتہ ج ا صفحہ ۲۲۲ روح البیان

درین مسئلہ از آنجناب ہدایت وراہنمائی مطلوب است۔

۱۔ مستفتی محقق العصر علامہ مولوی محمد عبدالحکیم صاحب شرف قادری نقشبندیؒ مدرس دارالعلوم جامعہ نظامیہ رضویہ لوہاری منڈی لاہور
۲۔ مجیب: مجدد ماتہ حاضر ۱۴۱۲ھ ق شیخ المشائخ سیف الرحمٰن آخندزادہ پیرارچی خراسانی مقیم منڈی کس کجوری بارہ پشاور

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

الحمدُ لِلّٰہِ و الصلوٰۃُ و السلامُ علیٰ رسولِ اللّٰہ ﷺ

ناصر السنۃ الغراء، وقامع البدعۃ الظلماء، جامع العلوم النقلیۃ والعقلیۃ ۔ مولانا العلامۃ محمد عبدالحکیم صاحب شرف قادری نقشبندی مدرس دار العلوم نظامیہ رضویہ لوہاری منڈی لاہور

عزیز من میاں محمد سنی مخلص من گلزار احمد سنی صاحب السلام علیکم و علی من لدیکم والسلام علیٰ مَنِ اتَّبع الْھُدیٰ خُصُوصًا علیٰ عِبَادِہِ الذین اصْطَفیٰ!

مسئلہ اول بحوالہ غنیۃ کہ در صفحہ ۴ مذکور است مسلم است کہ صاحب ولایت و دارائی منقبیت بزرگست و مقلد مذہب احمد بن حنبلؒ است و در مذہب خود موثوق است و در سنہ راق ھ ولادتِ مسعود اور انشان دادہ اند اما ازانکہ ما مقلدین مذہب امام ابی حنیفۃؒ میباشیم مارا مذہب خود معتبر است منقولست وَ اَما المقلد فمستندہ قول مجتہدہ، مالمقلدین را جائز نیست کہ خلافِ مذہب خود بمذہب دیگری محمل نمائیم چنانچہ دریبارہ در جلد ۲ ص ۳۷۲ ردالمختار فیصلہ شدہ است کہ میگوید:

فاما المقلد فانما ولاہ لیحکم بمذھب ابی حنیفۃؒ فلایملک المخالفۃ فیکون معزولا بالنسبۃ الی ذالک الحکم

ترجمہ پس قاضی مقلد ولایت دارد کہ حکم نماید بمذہب امام ابی حنیفۃؒ و صلاحیت مخالفت ندارد پس اگر مخالفت نمود از آن معزول میگردد از قضاء بہ سبب آن حکم مخالفش، بنابرین ہرگاہ کہ قاضی بمذہب امام مالکؒ و یا دیگر کدام مذہب حکم نماید دران دم معزول میگردد حکم ان نافذ نمی مائد۔ پس ما مقلدین را درین مسئلہ نیز کم است کہ تمسک بمذہب خود داشتہ باشیم۔

علامہ ابن نجیم مصری کہ از لقب ابو حنیفۃؒ ثانی برخودار است در بحر الرائق جلد ۵ صفحہ ۱۶۵ کتاب المفقود مگرید واعجب من المشائخ کیف یختارون خلاف ظاھر المذھب مع

marfat.com

انه واجب الاتباع علی مقلدی ابی حنیفةؒ

ترجمه جای تعجب است از بعضی مشائخ که چگونه خلاف ورزی میلند از ظاہر مذہب و درحالیکه بر پیروانِ مذہب امام ابوحنیفہؒ متابعت ان واجب است، نه غیر آن، از دیگر مذاہب جلد۲ صفحه ۳۳ انقع الرسائل فی متفرقات المسائل) یا صفحه سائل فارسی مسئله دوم که در روح البیان در صفحه ۲۲۲ مذکور است که والسنة تقصیر الشارب فحلقه بدعة)

میدانیم که روح البیان از تالیفاتِ الجامع بین البواطن والظواہرِ منبع جمیع العلوم مولانا و مولی الروم الشیخ اسماعیل حنفی البروسوی قدس سره میباشد و وفات او در سنه ۱۱۳۷ ق ھ است که وی نه از طبقه مجتہدین فی الشرع است، ونه از طبقه مجتہدین فی المذہب است ونه از طبقه مجتہدین فی المسائل است ونه از طبقه اصحاب تخریج است ونه از اصحاب ترجیح است ونه مفتی فی المذہب است، وَقَدْ لابُد للمفتی ان یعلم حال من یفتی بقوله و لا یکفنیه معرفته باسمه و نسبه بل لابد من معرفته فی الروایة و ددجته فی الدرایه و طبقته من طبقات الفقهاء لیکون علی بصیرة فی التمییز بین القاللین المتخالفین و قدرة کافیة فی الترجیع بین القولین المتعارضین جلد ۱ صفحه ۵۶ ددالمختار. علامه سید احمد الطحطاوی الحنفی که از طبقات مجتهدین است در مرتبه از مصنف روح البیان عدالت فوق میباشه وی در مصنفه خود حاشیته الطحطاوی علی الدرالمختار درین باب حینین مینویسد (وقع فی بعض العبارات التعبیر بالقص و فی بعضها التعبیر بالحلق ففی الهندیة ذکر الطحاوی فی شرح الآثار ان قص الشارب حسن و تفسیره ان یوخذ منه حتی ینقص من الاطار وهو الطرف الاعلی من الشفته العلیا. قال والحلق سنة وهو احسن من القص هذا قوله حسه الله تعالی و صاحبیه رحمهما الله تعالی کذافی محیط السرخسی و

marfat.com

عبارة المجتبیٰ و حلق الشارب بدعة و السنة فی القص صح حلقه سنة نسبه الی ابلیخینة و صاحبة جلد ۴ صفحه ۲۰۳ ابوالاسفار علامه علی محمد البلخی در مصنفه خویش (انفع الوسائل فی متفرقاة المسائل) بنقل از کتب معتبره می نویسد که سوال کرده که تراشیدن بروت سنت است یا بدعت،

جواب: نوشته اند که در مرقاة باب السواک ج ۱ صفحه ۳۰۱ طبع بیروت سه قول آورده. اول مکروه[1] - حرام[2] - سنت[3] - حرام از انجبت گفته که دران مثله می اید و مثله حرام است در شرح سفر السعادت صفحه ۴۹۴ و نووی شرح مسلم جلد ۱ صفحه ۱۲۹ مذکور است که مثله مذهب امام مالک کو میباشد شیخ عبدالحق محدث دهلوی در شرح سفر السعادت ص ۴۹۴ میگوید ولیکن بودن مذهب حنفی در (افضلیت حلق شارب محل تردد است با آنکه ظاهر از کتاب الشیان آنست که سنت قص کوتاه کردن است یعنی القدیر تراشیدن انتهی قوله چنانچه در هدایه کتاب الحج باب الجنایات عین شی مذکور است اما این سخن قابل تحقیق است زیرا که در فتح جلد ۲ صفحه ۲۴۶ و عنایه شرح دیگر هدایه بر حاشیه فتح القدیر درهمان صفحه مذکور است که قص آن مذهب بعض متاخرین احناف است.

از ین دو نقل معتمد تصریح میشود که قص آن قول بعض علمای احناف بوده علامه ابن نجیم المعروف به ابوحنیفه ثانی در بحر الرائق جلد ۳ صفحه ۱۱ باب الجنایات میگوید که صاحب هدایه از قول امام محمدؒ در جامع صغیر گمان کرده که سنت کوتاه کردن کردن است و درین قولش رونموده بر امام طحاوی که طرفدار حلق است و ازیں گمان وی (صاحب هدایه) درست نیست زیرا که امام محمدؒ درصدر بیان سنیت ان نبوده بلکه منظور امام محمدؒ اثبات جنایت بوده به دور کردن موے بهر طریقه که باشد علامه شامی که درصدر ایراد اقوال مفتی به است میفرماید (وذکر الطحاوی ان الحلق سنة ونسب ذالک الی العلماء الثلاثة) ردالمحتار کتاب الحظر والاباحة باب الاسراء جلد ۵ صفحه ۲۸۹.

marfat.com

ترجمہ: طحاوی بیان نمودہ کہ تراشیدن بروت سنت است و این قول رانسبت کردہ نمودہ بہ امام ابوحنیفہؒ و امام ابویوسفؒ و امام محمدؒ کہ بہ علمای ثلاثہ مشہورند۔

طحاوی کہ اعراف مذہب حنفی و بگفتہ شیخ عبدالحق قدوۂ علمای متقدمین است علامہ لکھنوی در فوائد البہیہ فی تراجم الحنفیہ صفحہ ۳۳ علاوہ نمودہ میگوید کہ طحاوی مجتہد است و رتبہ ان از امام ابویوسف و امام محمد کم نیست۔

در فتاوی عالمگیری جلد ۵ صفحہ ۳۵۸ کتاب الکراھیۃ باب لونزدھم بنقل از امام طحاوی آوردہ کسمو کفتاہ کردن بروت خوب است، و تراشیدن ان خوبتر، و این قول امام ابوحنیفہؒ صاحبینؒ ایشان است،

علامہ زیلعی در شرح کنز جلد ۲ صفحہ ۵۵ و محدث شہیر احناف علامہ عینی شارح بخاری در رمز الحقائق جلد ا صفحہ ۱۰۲ میگوید کہ امام طحاوی گفتہ است کہ بقول ابوحنیفہؒ سنت تراشیدن بروت است، چنانچہ محشی زیلعی درین موودد حلق آنرا از حدیث ابوھریرۃ و عبداللہ بن عمرؓ بر حدیث قص ترجیح میدہد کہ قابل ملاحظہ و یادداشت است۔

سوال: از ایراد اقوال ماتقدم دانستہ شد کہ بر نزد امام طحاوی حلق اَن بہتر است در حالیکہ در شرح معانی الآثار امام طحاوی مذکور است کہ احفای اَن بہتر است۔

جواب: امام طحاوی در شرح معانی الاثار کتاب الکراھیۃ جلد ۳ صفحہ ۲۷ بابی راعنوان باب حلق الشوارب ترجمہ نمودہ و درین باب احادیث موورود بحث بالفاظ مختلف و روایات متعدد جمع نمودہ و بعد از تحقیق مزید حلق آنرا از حدیث احفاء ثابت نمودہ زیرا کہ احفاء بمعنای استیصال است و استیصال از بیخ و بن بر کندن رامیگویند این معنی وقتی درست میشود کہ در قص ان مبالغہ شود تا اینکہ مانند حلق نمایان شود۔

چنانچہ در منتخب اللغات نوشتہ کہ احفاء بروت رابسیار گرفتن۔ و بسیار معنای مبالغہ آنست در فارسی۔ امام طحاوی نیز دری موروود از فعل عبداللہ بن عمرؓ کہ در بین اصحاب کرامؓ یگانہ پیرو سنت است احفای آنرا بحد شف نقل نمودہ یعنی مردم گمان

marfat.com

میکروند کہ آنرا توسط دست مثل موی زیر بغل کندہ باشد۔

در روایت دیگر آوردہ کہ بیاض جلد اُن دیدہ می شد، ودر روایت سوم اشد احفاء مذکور است کہ درھمہ صورت احفای اُن شبیہ تمام با حلق داشتہ۔ درین صورت درمیان احفا وحلق امتیازی باقی نمی ماند بجز انیکہ احفاء توسط مقراض صورت میگرود وحلق توسط پاکی۔

ودیگر برعلاوہ از ابن عمرؓ از اشخاص ذیل احفای انرا نقل میکنند۔

انس بن مالکؓ، واثلۃ بن الاسقع، ابوھریرۃ، ابوسعید الخذری، ابوسید سعید الساعدی، رافع بن خدیج، جابر بن عبداللہ، مسلمۃ بن الاکوع، سہیل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ بہرصورت قص آن نیز قراریکہ گفتہ شد رواست بلکہ حسن است تنہا در حلق آن نوعی زیادت ثواب است چنانچہ امام طحاوی درآخیر باب حلق الشوارب میگوید وفیہ من اصابۃ الخیر مالیس فی القص۔

درحاشیہ سنن ابی داؤد بعد از تعیین اولویت اصفا بنقل از طبری وسیوطی میگوید کسیکہ ارادہ محافظہ سنت واداشتہ باشد گاہی بہ احفاء حلق عمل نمائید وگاھی بہ قص۔ واللہ اعلم بحقائق الاقائق کلہا ابوداؤد صفحہ ۸ حاشیہ ۳: ۳۸ وصد مسائل ودر کتاب ھدایۃ الابرار الی طریقۃ الاخیار درین باب نیز بحث کافی راندہ است قال۔ ذکر الطحاوی فی شرح الآثار قص الشارب حسن وتفسیرہ اَن یاخذ حتی ینقص من الاطار وھو الطرف الاعلیٰ من الشفۃ العلیا قال الطحاوی (والحلق سنۃ) وھو احسن من القص وھذا قول ابی حنیفۃؒ وصاحبیہ کذا فی محیط السرخسی وفی شرح معانی الآثار لابی جعفر الطحاوی عن عمار بن یاسر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الفطرۃ عشرۃ فذکر قص الشارب۔ وعن عائشۃؓ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ وعن ابی ھریرۃؓ عن رسول اللہ ﷺ انہ قال الفطرۃ خمس ثم ذکر مثلہ۔

وعن المغیرۃ بن شعبۃؓ ان رسول اللہ ﷺ رأی جلا طویل الشارب فدعا بسواک کاشعرہ قص شارب الرجل علی عود السواک۔ قال ابو جعفر مذھب قوم من اھل المدینۃ

marfat.com

الی هذه الآثار و اختار و الها قص الاشارب علی احفائه ۔وخالفهم فی ذالک آخرون فقالوا بل یستحب احفاء الشوارب و نراه افضل من قصها۔ واحتجوا فی ذالک بماروی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما انہ قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یجز شاربه و کان ابرهیم علیه السلام یجز شاربه ۔وعن ابن عمرعن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اَحْفُوا الشَوَارِبَ و اعفوا اللحیٰ۔ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جزوُ الشوارب و ارخوا او اعفوا اللحی فهذا رسول الله صلی الله علیه وسلم قدار باحفاء الشوارب فبثت بذالک الاحفاء علی ماذکرنا فی حدیث ابن عمرؓ و فی حدیث ابن عباسؓ وابی هریرةؓ جزو الشوارب فذاک یحتمل ان یکون جزا معه الاحفاء و یحتمل ان یکون علی ما دون ذالک فقد ثبت مارضة حدیث ابن عمرؓ بحدیث ابی هریرةؓ عمار بن یاسرؓ و عائشةؓ الذی ذکر نا فی اول هذا الباب و اما حدیث مغیرةؓ فلیس فیه دلیل علی شی لانه یجوز ان یکون النبی صلی الله علیه وسلم فعل ولم یکن بحضرته مقروض بقدر علی احفاء الشارب و یحتمل ایضا حدیث عمارؓ و عائشةؓ و ابی هریرةؓ و فی ذالک معنی آخر یحتمل ان تکون الفطرة هی اتی لابدمنها وهی قص الشارب وماسوی ذالک فضل حسن فثبت الاثار کلها التی روینا ها فی هذاالباب ولا تضاد و یجب شیبوتها ان الاحفاء افضل من القص وهذا معنی هذاالباب من طریق الآثار. واما من طریق النظر فان رأینا الحلق قد امربه فی الاحرام و رخص فی التقصیر فکان الحلق افضل من التقصیر و کان التقصیر من شاء فعله ومن شاء زاد علیه الا انه یکون بزیادته علیه اعظم اجراً ممن قص فالنظر علی ذالک ان یکون کذالک حکم الشارب قصه حسن واحفائه اَحْسَنُ وَاَفْضَلُ وهذا مذهب ابی حنیفۃ وابی یوسف و

marfat.com

محمد رحمہم اللہ انتہی صفحہ ۱۳۳۔

فی الحامدیہ۔ وقال الحافظ ابن الحجر فی شرح البخاری ورد الجز بلفظ القص فی اکثر الاحادیث۔ وردالجز بلفظ الحلق فی روایۃ النسائی۔ د بلفظ جزوا عند مسلم۔ بلفظ احفوا و بلفظ انھکوا، وکل ھذہ الالفاظ تدل علی ان المطلوب المبالغۃ فی الازالۃ لانّ الجَزّ بالجیم وازاء الثقیلہ قص الشعر والصوف الی ان یبلغ الجلد۔ والاحفاء بالمھملۃ والفاء الاستقصاء ومنہ حتی احفو و بالمسئلۃ قال ابوعبید الھروی معناہ اَلْزِقو االجز بالبشرۃ قال الخطابی ھو بمعنی الاستقصاء۔ والنھلک المبالغۃ فی الازالۃ۔

قال الطحاوی لم ارعن الشافعیؒ فی ذالک شیئا منصوصاً واصحابہ الذین رأینا ھم کالمزنی والربع کانوا یحفون وما اظنھم اخذوا ذالک الاعینہ۔ وکان ابوحنیفہؒ یقول الاحفاء افضل من القص واغرب ابن العربی فنقل عن الشافعیؒ انہ یستحب حلق الشارب وقال الاثرم کان احمد یحفی شاربہ احفاء شدیداً، ونص علی انہ اولیٰ من القص انتہی صفحہ ۳۶۳۔

وفی العینی شرح صحیح البخاری فی باب قص الشارب فی شرح قولہ وکان ابن عمرؓ یحفی شاربہ حتی ینظر الی بیاض الجلد الخ قولہ یحفی من الاحفاء یقال احفی شعرہ اذا استاصلہ حتی یصیر کالحلق ولکون احفاء الشارب افضل من قصہ عبر الطحاوی بقولہ باب حلق الشارب انتہی جلد ۱۰ صفحہ ۳۸۱ وفیہ ایضاً فی شرح قولہ من الفطرۃ قص الشارب قولہ من الفطرۃ ای من السنۃ قص الشارب، والقص من قصصت الشعر قطعتہ ومنہ طیر مقصوص الجناح وفی ھذا الباب خلاف فقال الطحاوی ذھب قوم من اھل المدینۃ الی ان قص الشارب ھوالمختار علی الاحفاء الی قولہ وقال عیاض ذھب کثیر من السلف الی منع الحلق والاستیصال فی الشارب وھو مذھب مالا ایضاً وکان یریٰ حلقہ مثلۃ ویامر بادب فاعلہ وکان یکرہ ان یأخذ من اعلاہ واستحب ان یوخذ حتی یبدو الاطار وھوطرف الشفتہ۔ وقال الطحاوی وخالفھم فی ذالک آخرون فقالوا بل یستحب احفاء الشوارب ونراہ افضل من قصھا۔ قلت ارادو بقولہ الآخرون جمھور السلف منھم اھلا الکوفۃ ومکحول ومحمد بن عجلان ونافع مولی ابن عمرؓ وابوحنیفہؒ وابویوسفؒ ومحمدؒ فانھم قالوا المستحب احفاء

marfat.com

الشارب وھوافضل من قصہاو رَوَوْا ذالک عن فعل ابن عمروابی سعید الخذری ورافع بن خدیجہ و سلمۃ بن الاکوع وجابر بن عبداللہ وابی السید وعبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم جلد ۱۰ صفحہ ۳۸۳ وفی یعنی علی الہدایۃ فی کتاب الحج فی ذیل شرح قولہ ولقطۃ الاخذ من الشارب تدل علی انہ ھوالسنۃ دون الحلق وفی المختار حلقہ سنۃ وقصہ حسن وفی المحیط الحلق احسن من القص وھو قول ابی حنیفۃ وصاحبہ رحمہا انتہی صفحہ ۱۵۳۲۔

وفی ردالمحتار۔ واختلفوا فی المسنون فی الشارب ھل ھو القص او الحلق والمذھب عند بعض المتاخرین من مشائخنا انہ القص وقال الطحاوی القص حسن والحلق احسن وھو قول علمائنا الثلاثۃ انتہی صفحہ ۲۳۱ وقال الطحاوی لم نجد عن الشافعیؒ شیئا منصوصاً فی ھذا۔ وکان المزنی والربیع یحفیان شاربہما الخ واما ابوحنیفۃ وصاحباہ رحمہم اللہ تعالیٰ فمذھبہم فی شعر الرأس والشارب ان الاحفاء ای الحلق افضل من التقصیر واما الامام احمدؒ فقال الاثرم رأیتہ یحفی شاربہ احفاءً شدیداً انتہی صفحہ ۴۵ وفی الحدیقۃ الندیۃ فی قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام احفوا الشوارب وفی معناہ انہکوا الشوارب فی الروایۃ الاخری۔ وجوباً واما حلقہ بالکلیۃ فمکروہ علی الاصح عند الشافعیۃ وصح مالکؒ بانہ بدعۃ ان اطلاق البدعۃ علی حلق الشارب باطل لان البدعۃ السیئۃ ہی التی لا یکون لہا اصل ولاسند لا من القرآن ولا من السنۃ لا ظاہرا ولا خفیا کما فی مجالس الابرار وغیرہ وحلق الشارب لہ اصل من السنۃ وھو روایۃ النسائی عن ابی ھریرۃؓ قال قال حلقوا الشوارب واعفوا کما فی التنقیح احکام المذاہب ولانہ ای اطلاق البدعۃ مخالف علماح بہ فی الکتب المعتبرۃ من ان الشارب مقصود بالحلق یفعلہ الصوفیۃ غیرھم کما فی الفتح والبحر والکفایۃ والعنایۃ والتخلص فی جنایات الحج روی عنہ لیس منا من الشارب فیہ علی النسخ والتاء ویل اوا الترجح ولا یجوز العمل الآخر، واخذ الحنفیۃ بظاہر الحدیث فسوا حلقہ انتہی جلد ۳ صفحہ ۳۹۶

فان قیل ان ماذکر فی الہندیۃ ناقلا من المحیط ان حلق الشارب سنۃ فی قول ابی حنیفۃ وصاحبہ وفی شرح الآثار من قولہ قصہ حسن واحفاہ احسن وافضل وھذا مذھب ابی حنیفہؒ وابی یوسف ومحمد رحمہم اللہ تعالی

marfat.com

وفی تنقیح الحامدیہ من قولہ وکان ابوحنیفۃؒ یقول ان الاحفاء افضل من القص وفی العینی علی البخاری من قولہ ویکون احفاء الشارب افضل من قصہ عبر الطحی وی الطحی وی یقولہ باب حلق الشارب الی قولہ جمہور السلف قالوا المستحب احفاء الشارب وھو افضل من قصہا لخ وفی العینی علی الہدایۃ من قولہ وفی المختار حلقہ سنۃ وقصہ حسن وفی المحیط الحلق حسن من القص وھو قول ابی حنیفۃؒ وصاحبیہؒ وفی رد المختار من قولہ القص حسن والحلق احسن وھو قول علمائنا الثلاثۃ وفی الحدیقۃ من قولہ واخذ ابی حنیفۃ بظاھر الحدیث مسنوا حلقہ وفی الفتح والبحر والکفایۃ والعنایۃ والمستخلص من قولہم ان الشارب مقصود بالحلق یفعلہ الصوفیۃ وغیرھم وفی البحر من قولہ فبای شیئی حصل الاحفاء حصل المقصود وغیرانہ بالحلق بالموسیٰ ایسر منہ بالمقصۃ الی قولہ وبما قررناہ اندفع ما فی البدائع من ان الصحیح ان السنۃ فیہ القص دون الحلق۔ وفی احکام المذاھب من قولہ واما ابو حنیفۃ وصاحباہ رحمہم اللہ فمذھبہم فی الشعر الرأس والشارب ان الاحفاء ای الحلق افضل من التقصیر صریح فی ان حلق الشارب وقصہ بان یبدو طرف الشفۃ کلاھما مشروعان فی مذھب الحنفیۃ وان حلقہ افضل من قصہ صفحہ ۲۷ھدایۃ الابرار الی طریقۃ الاخیار

محترما ومحققا ھرچند وقت وحال وزمان ومکان تقاضای ان نمیکرد کہ چیزی بنویسد اما چون رغبت شما را بروجہ اتم وکمال دیدم بتکلف خود را برین امر وخدمت اھل اللہ اورد وسطری چند تسوید نمود والباقی عند التلاقی انشاء اللہ احوال واوضاع انجد و رمع لورحق وتوابع مقرون بمعافیت است لیہ سعما الحمد وسبحانہ المنتر علی ذالک بل علی جمیع النعماء والالآء وعلی الخصوص علی نعمۃ الاسلام ومتابعہ سید الانام صلی اللہ علیہ وسلم فانہ ملاک الامر ومدار النجات ومناط الفوز بالسعادات الدنیویۃ والاخرویۃ ثبتنا اللہ سبحانہ وایاکم علی ذالک۔

marfat.com

بسم الله الرحمن الرحیم

بعد حمد و صلوة و تبلیغ دعوات تحریر میگردد

محب محبوب من میان صاحب محمد عابد حسین صاحب السلام علیکم

والسلام علی من اتبع الهدی خصوصا علی عباده الذین اصطفی

بعد از تبلیغ سلام که طریق مسنونه خیر الانام است مطلب اینست که بحث نامه شما حصول شده که آن در ان میان بودہ است الحمد لله تعالی مطالب شما اول بعد ... اسم نوشت و اکنون بحل مطلب آن مکتوب ... که تاریخ نداشت ... طریقه ذکر ... راسخ ترجمه فارسی خواستار شده بودید اینک تحت به ترتیب ترجمه آن ...

لا اله الا الله

نیست هیچ احدی لائق عبادت، مگر یک معبود برحق است

سالک (لسان خویش را به حنک علی الصاق کند لب بلب و دندان بدندان بندد، و نفس را حبس کند و کلمه (لا) از ناف در خیال بدماغ رساند و کلمه (اله) را بخیال بکتف ایمن فرود آرد، و از آنجا کلمه (الا الله) را بخیال بشدت بر قلب زند بحیث که حرارت اثر ذکر در سائر لطائف عالم امر ظاهر گردد،

هرگاه نفس تنگی کرد، به عدد وتر نفس را بر آرد، و بخیال (محمد رسول الله) بگوید، یعنی نفس را رها کند

وبزبان حال این دعا را بخواند،

الٰهی انت مقصودی و رضاک مطلوبی اعطنی محبۃ ذاتک و معرفۃ صفاتک:

وباز بهمین طرز بر سر کار ذکر رود،

لا اله الا الله در، لا، نفی از این چهار معنی یکی را در لحاظ نگه میدارد

اول: لا معبود الا الله تا چند مدت مناسب، که این معنی در دل راسخ شود۔

دوم: لامقصود الا اللہ تا چند مدت مناسب، کہ این معنی در دل راسخ شود۔

سوم: لاموجود الا اللہ تا چند مدت مناسب، کہ این معنی در دل راسخ شود۔

چہارم: لامطلوب الا اللہ تا چند مدت مناسب، کہ این معنی در دل راسخ شود۔

جواب نامہ دیگر شمارا جداگانہ خواہم نوشت منتظر بودہ باشید توصیہ: بہ خلفاء و یاران آنجا تفہیم گردد کہ متبعین و مسترشدین را بہ حفظ امنت باللہ، و شش کلمہ متوجہ و مکلف سازند، امر را مہمل نہ انگارند، یعنی حکم را عبث نہ پندارند و فقیر نیز باقتضای وقت و مصلحت مسئلہ، بہ عون معین حقیقی تعالیٰ خواہم توانست کہ در اسرع اوقات بہ جواب سوالات شما پر دازم انشاء اللہ تعالیٰ دراخیر گلدستہ تسلیمات فقیرانہ خویشرا بخدمت مجمع الفضائل محمد عبدالحکیم صاحب شرف نقشبندی، قادری، و سائر خلفاء و مسترشدین آنجاء میرسانم فقط

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

داذان دسماع پہ وقت کنبی

ددوارو لا سونو دا بهامینو یعنی غتبو گوتو دنکو نو سنبکولول اوپه ستر گو ینبودل په وقت داوريد لود نوم دسروز کائنات صلی الله علیه وسلم مستحب دی په جامع الرموز کی فرمائی اعلم انه یستحب ان یقال عند سماع الاول من الشهادة صلی الله علیک یا رسول الله و عند سماع الثانية قرة عینی بک یا رسول الله ثمه یقال اللهم متعنی بالسمع والبصر و بعده وضع ظفر اليدين على العينين فانه صلی الله علیه وسلم یکون قائداله الی الجنت. هم دادول علامه ابن عابدین شامی صاحب په ردالمحتار کنبی په باب الاذان کی لیکی. یستحب ان یقال عند سماع الاولی من الشهادة صلى الله عليك يا رسول الله وعندالثانية منها قرة عینی بک یا رسول الله ثم یقول اللهم متعنی بالبسمع و البصر بعد وضع ظفری الابهامین علی العینین فانه علیه السلام یکون قائدا له الی الجنة کذافی کنز العباداه قهستانی ونحوه فی الفتاوى الصوفيه وفی کتاب الفردوس من قبل ظفری ابهامیه عند سماع اشهد ان محمد ارسول الله فی الاذان انا قائده و مدخله فی صفوف الجنة و تمامه فی حواشی البحر للرملی عن المقاصد الحسنة للسخاوی و ذکر ذالک الجراحی واطال ثم قال ولم يصح في المرفوع من كل هذا شئی و نقل بعضهم ان القهستانی کتب علی هامش نسخته ان هذا مختص بالاذان و ما فی الاقامة فلم يوجد بعد الاستقصاء التام والتتبع. (ردالمحتار على الدار المختار ص ٢٦٧ جلد نمبر ١) علامه شیخ احمد طحطاوی صاحب په حاشیه الطحطاوی کی لیکلے دے. ذکر القهستانے عن کنز العباد انه یستحب ان یقول عند سماع الاولى من الشهادتین للبنی صلی الله علیه وسلم (صلی الله علیک یا رسول الله) و عند سماع الثانيه (قرة عيني بک یا رسول الله) اللهم متعنی بالسمع والبصر بعد وضع ابهامیه علی غینیه انه علیه صلی الله وسلم یکون قائداله فی الجن و ذکر الیلمی فی الفردوس من حدیث

marfat.com

ابی بکر رضی الله عنه مرفوعا من مسح العین بباطن انملة السبابتین بعد تقبیلهما عند قول الموذن اشهد ان محمدا رسول الله و قال اشهدان محمدا عبده ورسوله رضیت بالله رباو بالاسلام دینا و بمحمد صلی الله علیه وسلم نبیا حلت له شفاعتی (حاشیته الطحطاوے علی مراقی الفلاح ص ۱۱۱) حضرت علامه جلال الدین السیوطی صاحب په خپل کتاب لباب الحدیث کښی په باب فضیلة الاذان ص ۳۲ کښی لیکلے دی. قال صلی الله علیه وسلم من سمع النداء فقبل ابهامیه فوضع علی عینیه و قال مرحبا بذکر الله تعالی قرة اعیننا بک یا رسول الله فان شفیعه یوم القیامته و قائده الی الجنة. مولانه قاضی عالم الدین نقشبندی په مکتوبات امام ربانی جلد اول اردو ترجمه کښی په ص ۲۰ کښی لیکلی دی چه امام ربانی صاحب به کله اذان اوریدولو نو دهغه جواب به ئی ویلو او شهادت ثانیه په وخت به ئی تقبیل دا بهامینو کولو اوویل بئی قرة عینی بک یا رسول الله. نو امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی قدس سره خوهغه عالی شخصیت اولویه هستی وه چه هغه ته (صله بین البحرین) ویلکیبری او خدائے پاک ورلره په علم ظاهِ او علم باطن کښی یولوی شان و رکړی وه نو که چرته دا فعل مستحب نه وائیی نو هغه مبارک به ولی کولو. دمذکوره کتابونو دعبارتو نه داسنبه واضحه او ثابته شوه چه نقبیل دا بهامینو مستحب دی په وقت دا ذان ویلو کښی پر شهادت ثانیه باندی که دمند رجه عبارتو دلو ستلونه پس هم خوک انکار کوی نو (الانکار شوم و المنکر محروم) او که خوک ورته شعار دبریلو یانو وائیی نو داخـره هم مبخ حقیقت نه لری حکه چه دا مذکوره مصنفین تول احناف دی. او که خوک ورته بدعت وائیی نو بیا خطر د کفر دی. وما علینا الاالبلاغ المبین.

شعبه نشر و اشاعت

دارالعلوم سیفیه مندیکس کجهوری باره

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

سلسلہ عالیہ

نقشبندیہ مجددیہ سیفیہ

کی مشہور تصانیف

- ہدایت السالکین
- تفسیر سیفی (جلد اول)
- مجدد عصر حاضر شاہ خراسان کا تقویٰ
- دلائل سالکین
- معمولات سیفیہ
- انوار سیفیہ
- مسائل عمامہ شریف
- افیتاویہ سیفیہ
- جوابات سیفیہ
- آداب شیخ
- کیا دوسرے شیخ کی بیعت جائز ہے
- تشرحات ضیایہ
- ختم شریف کا ثبوت
- مجموعہ رسائل
- الدرالجمیلہ فی جواز الوسیلہ
- اظہار الحقیقہ
- تاریخ اولیاء
- بیان الھدیٰ فی توضیح الاستفتاء
- عدم سایہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم
- مناظرہ وزیرستان
- لطائف کے بارے میں علمی تحقیق
- وجد (سوال وجواب)
- سہ ذی تیتیل سلوک
- فرضیت علم باطن
- تصویر مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ
- مسائل طہارت
- فرضیت علم باطن
- جواب الاستفتاء
- تشہد میں انگلی اٹھانے کا مسئلہ
- سونا یا کھونا
- ولی اللہ کی پرواز
- اثبات علم الغیب
- درۃ البیان فی سیرہ اخندزادہ سیف الرحمن قدس سرہ
- المنہج القدسیہ فی اسباق الطریقہ القادریہ
- جامع الفتاوی فی الھدایۃ لاھل الجباری
- الیس تیل بیعت

مکتبہ محمدیہ سیفیہ

حسین ٹاؤن، راوی ریان شریف 0321-8401546, 0321-6686205